عیدین

کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا

مؤلف: مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی
دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

بیت العمار کراچی

حروف تہجی کی ترتیب کے مطابق
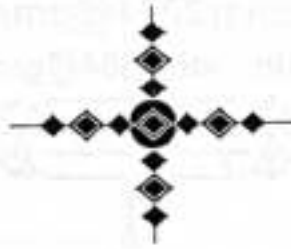
مؤلف
مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی
دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیۃ
علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

نام کتاب: عیدین کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا

مؤلف: مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی

طباعت: طبع اول: ۱۴۳۸-۲۰۱۷

ناشر: بیت العمار کراچی

نورانی مسجد گل پلازہ، مارسٹن روڈ کراچی۔ 74400

فون: 0333-3845224 0302-2205466 ,0333-3136872

ای میل: baitulammar2004@gmail.com
qaasmiesencyclopedia2004@gmail.com
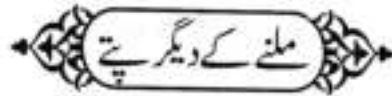
ملنے کے دیگر پتے

کراچی:

الحجاز پبلشرز، بنوری ٹاؤن۔	0314-2139797
اسلامی کتب خانہ، بنوری ٹاؤن۔	021-34727159
دار البشائر، بنوری ٹاؤن۔	0334-2659744
ادارۃ النور، بنوری ٹاؤن۔	0324-2855000
مکتبۃ القرآن، بنوری ٹاؤن۔	021-34856701
زمزم پبلشرز، اردو بازار۔	021-32729089
مکتبہ ندوہ، اردو بازار۔	0321-8936511
مکتبۃ المعارف، دار العلوم کراچی۔	021-35032020

کوئٹہ:

مکتبہ رشیدیہ، سرکی روڈ۔	081-26622631
مکتبہ ماجدیہ۔	0333-7434142

پنجاب:

مکتبہ رحمانیہ۔	042-37224228
الفلاح پبلشرز۔	0333-4101085
مکتبہ عائشہ۔	0321-9233714
دار الناشر۔	0333-8335011

خیبر پختونخواہ (KPK):

مکتبہ عمر فاروق، قصہ خوانی بازار، پشاور۔	0311-8845717
مکتبہ بنوری ٹاؤن، لکی مروت۔	0336-9731158
مکتبہ فاروقیہ، بنو۔	0334-8825488
مکتبہ حقانیہ، اکوڑہ خٹک۔	0337-7445290
مکتبہ محمودیہ، صوابی۔	0312-9430416
مکتبہ الحرمین، اکوڑہ خٹک۔	0313-8680501
مولوی ظہور، مردان۔	0334-8414660

Printed By:
PASSION| QUALITY| INNOVATION
+92-321-428 3199

فہرست

عنوان	صفحہ نمبر
حرف آغاز	٢٩
مقدمہ	٣٣
عید	٣٣
عید کا لفظ قرآن مجید میں	٣٣
عیدین کی ابتداء	٣٦
عید الأضحیٰ بڑی عید ہے	٣٧
خوشی منانے کا انداز	٣٨
اسلام میں صرف دو عیدیں ہیں	٣٩
عید الفطر	٣٩
عیدین کا دن امت مسلمہ کے لئے خوشی کا دن ہے	۴٠
عید کا دن انعام کا دن ہے	۴٢
عید کا پیغام	۴٢
عید اور جوڑ	۴٣
فرشتوں کی عید	۴۵
جنت میں ایمانداروں کی عید	۴۵
دنیا کی عید کے ایام میں جنت میں بھی عید ہوگی	۴٧
دوسری قوموں کی عید	۴٨

	عنوان	صفحہ نمبر
❀	مسلم اور غیر مسلم کی عیدوں میں فرق	۴۹
❀	غلط فہمی	۵۰
❀	عید یا وعید	۵۱
❀	پانچ وقت کی نمازیں عید کی نماز سے زیادہ اہم ہیں	۵۲
❀	کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی وجہ سے صرف ایک دن مبارک	
❀	ہوا؟	۵۳
❀	گناہ کے دس نقصانات	۵۵
❀	حکایت	۵۷
❀	عید کے دن کیا فکر ہونی چاہیے؟	۵۹
❀	رمضان میں کھانا کھلانا	۵۹

آ
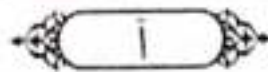
❀	آراستہ کرے	۶۱
❀	آمد و رفت میں راستے کی تبدیلی	۶۲
❀	''آمین'' کہنا خطبۂ ثانیہ میں	۶۲
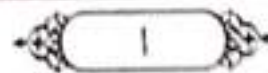
❀	اجرت پر امامت	۶۳
❀	اذان	۶۳
❀	ارواح کا انتظار	۶۴

عنوان	صفحہ نمبر
اشراق کی نماز	۶۴
امام	۶۵
امام بدعتی ہے	۶۶
امامت پر اجرت	۶۶
امامت دو دفعہ کرنا	۶۶
امام تکبیرات زوائد بھول گیا	۶۷
امام تکبیر بھول جائے	۶۸
امام صاحب کا عید کی نماز مکرر پڑھنا	۶۹
امام کے لئے مکروہ ہے	۶۹
امام نے بے وضو عید کی نماز پڑھا دی	۷۰
امام نے دوسری رکعت میں چھٹی ہوئی تکبیر کہی، اس وقت مقتدیوں	۷۰
نے رکوع کرلیا	۷۰
امام نے رکوع سے سر اٹھالیا	۷۰
انتظار کرنا مقتدیوں کا	۷۱
انتظار کرنا نماز شروع کرنے کے لیے	۷۱
انعام کا دن	۷۱
انفرادی طور پر عید کی نماز پڑھنا	۷۲
اونچی چیز پر خطبہ دینا	۷۳

عنوان	صفحہ نمبر
اہل خانہ کے ساتھ عیدگاہ جانا	۷۳
ایک سے زائد جگہ عید کی نماز	۷۴
ایک شہر میں متعدد عیدگاہ	۷۴
ایک ہی امام کا دو جگہ عید کی نماز پڑھانا	۷۴

ب

عنوان	صفحہ نمبر
بارش کی وجہ سے عید کی نماز مؤخر کرنا	۷۵
باہر کا آدمی بھی عید کی نماز پڑھا سکتا ہے	۷۵
بچوں کو شرارت سے روکنا خطبہ کے دوران	۷۵
بچوں کے ساتھ عیدگاہ جانا	۷۵
بچے کہاں کھڑے ہوں	۷۶
بعد میں نماز میں شریک ہوا	۷۶
بقرہ عید سے پہلے کچھ نہ کھائے	۷۶
بقرہ عید کی نماز جلدی پڑھنا	۷۶
بقرہ عید کے دن کے اعمال	۷۸
بقرہ عید میں کچھ کھائے بغیر عیدگاہ جانا	۷۸
بے وضو پڑھا دی	۷۹

عنوان	صفحہ نمبر
پارک میں عید کی نماز پڑھنا	۸۰

	عنوان	صفحہ نمبر
❀	پانی کے جہاز میں عید کی نماز کا حکم	۸۱
❀	پگڑی	۸۱
❀	پہلا کام عید کے دن	۸۱
❀	پہلی رکعت کی تکبیراتِ زوائد چھوٹ گئیں	۸۱
❀	پہلی رکعت کی تکبیر بھول کر قراءت شروع کر دی	۸۲
❀	پہلی رکعت کے شروع میں تکبیرات زوائد بھول جائے تو	۸۳
❀	پیدل جانا	۸۳

❀	تارک عیدین	۸۴
❀	ترجمۂ خطبہ	۸۴
❀	تشہد میں شریک ہوا	۸۴
❀	تکبیرات دوسری رکعت میں قراءت سے پہلے کہہ دیں	۸۴
❀	تکبیرات زوائد بھول جائے	۸۵
❀	تکبیرات زوائد بھول گیا	۸۵
❀	تکبیرات زوائد چھ سے زائد کہہ دیں	۸۶
❀	تکبیرات زوائد چھوڑ دیں	۸۷
❀	تکبیرات زوائد رکوع میں	۸۷
❀	تکبیرات زوائد کہنے کا طریقہ	۸۷
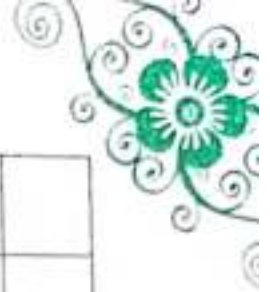
عنوان	صفحہ نمبر
تکبیرات زوائد کے بعد رکوع میں شامل ہوا	۸۸
تکبیرات زوائد کے درمیان کوئی مسنون ذکر نہیں	۸۹
تکبیرات زوائد میں ہاتھ چھوڑنا	۸۹
تکبیرات عیدین	۹۰
تکبیر بھول جائے	۹۲
تکبیر تشریق	۹۲
تکبیر تشریق بلند آواز سے پڑھنا مسنون ہے	۹۳
تکبیر تشریق بلند آواز سے پڑھی جائے یا آہستہ	۹۳
تکبیر تشریق پڑھنا پڑھانا	۹۴
تکبیر تشریق پڑھنا عید کی نماز میں	۹۴
تکبیر تشریق خطبۂ عید میں	۹۴
تکبیر تشریق عید کی نماز کے بعد	۹۴
تکبیر تشریق کن لوگوں پر واجب ہے	۹۴
تکبیر تشریق کہنا بھول گیا عید کی نماز کے بعد	۹۵
تکبیر زائد دوسری رکعت میں بھول جائے	۹۵
تکبیر زائد میں ہاتھ اٹھانا	۹۵
تکبیر زائد کے درمیان وقفہ	۹۶
تکبیر کثرت سے پڑھنا خطبہ میں	۹۶

عنوان	صفحہ نمبر
تکبیر کہتے ہوئے عیدگاہ جانا	۹۶
تکبیر کہنا خطبۂ عید میں	۹۷
تکبیر کے بغیر خطبہ	۹۷
تکبیر میں ہاتھ اٹھانا	۹۸
تکبیروں کے درمیان وقفہ	۹۸

ج

عنوان	صفحہ نمبر
جماعت	۹۹
جمعہ کے دن عید ہو	۹۹
جنازہ گاہ میں عید کی نماز پڑھنا	۱۰۰
جنازے کی نماز پر عید کی نماز مقدم ہے	۱۰۰
جہاد کے لئے چندہ کرنا	۱۰۰
جیل میں عید کی نماز	۱۰۰

چ

عنوان	صفحہ نمبر
چادر	۱۰۱
چندہ کرنا	۱۰۱
چھت ڈالنا عیدگاہ پر	۱۰۲
چھ تکبیرات سے زائد کہیں	۱۰۲

عنوان	صفحہ نمبر
ح	
حجاج کرام کے لئے عید الاضحیٰ کی نماز	۱۰۳
اجرہ کرایہ پر لینا عید کی نماز کے لیے	۱۰۳
حدث لاحق ہو جائے	۱۰۳
حنفی امام، شوافع کو عید کی نماز پڑھا سکتا ہے یا نہیں؟	۱۰۴
حنفی، شافعی امام کے پیچھے عید کی نماز پڑھے	۱۰۴
خ	
خطبوں کے درمیان بیٹھنا	۱۰۵
خطبوں کے درمیان کا جلسہ	۱۰۵
خطبہ بلند آواز سے دینا	۱۰۵
خطبہ پڑھنے کا طریقہ	۱۰۶
خطبۂ ثانیہ میں ہاتھ اٹھا کر ''آمین'' کہنا	۱۰۸
خطبہ دراز کرنا مکروہ ہے	۱۰۸
خطبہ دوسرے شخص نے دیا	۱۰۹
خطبہ سنت ہے	۱۰۹
خطبہ سے پہلے عید کی نماز پڑھے	۱۱۰
خطبہ سے پہلے منبر پر نہ بیٹھے	۱۱۰
خطبۂ عید الاضحیٰ (اولیٰ)	۱۱۱

	عنوان	صفحہ نمبر
❀	خطبہ عید الاضحیٰ (ثانیہ)	۱۱۴
❀	خطبۂ عید الفطر (اولیٰ)	۱۱۴
❀	خطبہ عید الفطر (ثانیہ)	۱۱۵
❀	خطبۂ عید سے پہلے اقامت نہیں	۱۱۶
❀	خطبہ عید کا مختصر ہونا چاہیے	۱۱۶
❀	خطبۂ عید کی تکبیرات	۱۱۶
❀	خطبہ عید کی نماز سے پہلے پڑھ لیا	۱۱۸
❀	خطبۂ عید میں تکبیر پڑھنا	۱۱۸
❀	خطبۂ عید میں عصا لینا	۱۱۸
❀	خطبۂ عید نماز سے پہلے پڑھنا	۱۱۸
❀	خطبۂ عیدین کی ابتداء تکبیر سے کرنا	۱۱۸
❀	خطبہ کا ترجمہ	۱۱۸
❀	خطبہ کسی اونچی چیز پر کھڑے ہو کر دینا	۱۱۹
❀	خطبہ کھڑے ہو کر پڑھنا مسنون ہے	۱۲۰
❀	خطبہ کھڑے ہو کر دے	۱۲۰
❀	خطبہ کے درمیان بچوں کو شرارت کرنے سے روکنا	۱۲۱
❀	خطبہ کے درمیان بیان کرنا	۱۲۲
❀	خطبہ کے دوران بات چیت کرنا	۱۲۲

عنوان	صفحہ نمبر
خطبہ کے دوران حاضرین کا درود شریف پڑھنا	۱۲۳
خطبہ کے دوران خاموش بیٹھے	۱۲۳
خطبہ کے دوران خطیب کو پیسہ دینا	۱۲۴
خطبہ کے دوران سامعین کا تکبیر کہنا	۱۲۴
خطبہ کے دوران سونا	۱۲۵
خطبہ کے دوران صفیں قائم رکھنا	۱۲۵
خطبہ کے دوران لاٹھی ہاتھ میں لینا	۱۲۶
خطبہ کے دوران لوگوں کا تکبیر کہنا	۱۲۶
خطبہ کے دوران نہی عن المنکر کرنا	۱۲۷
خطبہ کے شروع میں دو مرتبہ الحمد اللہ پڑھنا	۱۲۸
خطبہ میں تکبیر پڑھنا بھول گیا	۱۲۸
خطبہ میں عجمی الفاظ استعمال کرنا	۱۲۸
خطبہ میں کثرت سے تکبیر پڑھنا	۱۲۸
خطبہ میں کیا بیان کرے	۱۲۹
خطبہ میں لوگوں کی طرف رخ کرنا	۱۳۰
خطبہ میں نواب کا نام لینا	۱۳۰
خطبہ نہ سننا	۱۳۱
خطیب عصا کس ہاتھ میں پکڑے	۱۳۱

	عنوان	صفحہ نمبر
❀	خطیب کو خطبہ کے دوران پیسہ دینا	۱۳۱
❀	خوشبو	۱۳۱

د
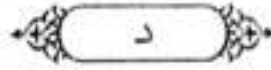
❀	دعا	۱۳۳
❀	دعا خاص عید کی	۱۳۵
❀	دعا نماز کے بعد ہو یا خطبے کے بعد	۱۳۵
❀	دو تکبیروں کے درمیان فاصلہ	۱۳۵
❀	دو خطبوں کے درمیان بیٹھنا	۱۳۶
❀	دو خطبوں کے درمیان خاموش بیٹھے	۱۳۶
❀	دو خطبوں کے درمیان ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا	۱۳۷
❀	دوسری رکعت میں تکبیر بھول کر رکوع میں چلا گیا	۱۳۸
❀	دوسری رکعت میں چھوٹی ہوئی تکبیر کہی	۱۳۸
❀	دوسری رکعت میں قراءت سے پہلے تکبیرات کہہ دیں	۱۳۹
❀	دیہات میں عید کی نماز پڑھنے کے مفاسد	۱۳۹
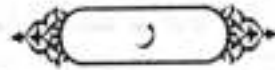
ر

❀	رات عیدین کی	۱۴۲
❀	راستہ	۱۴۲
❀	راستہ پر بلا سترہ عید کی نماز پڑھنا	۱۴۳

عنوان	صفحہ نمبر
رشتہ داروں کے ساتھ عیدگاہ جانا	۱۴۳
رکوع رہ جائے	۱۴۳
رکوع میں تکبیرات عید	۱۴۴
رکوع میں شامل ہوا	۱۴۵
رمضان میں کھانا کھلانا	۱۴۶
رنجش کی بناء پر دوسری عیدگاہ بنانا	۱۴۶
روزہ رکھ کر عید کی نماز پڑھنا	۱۴۶
روزہ رکھنا عید کے دن	۱۴۷

ز

عنوان	صفحہ نمبر
زائد تکبیر کو ''زائد'' کہنے کی وجہ	۱۴۸
زیارت قبور	۱۴۸

س

عنوان	صفحہ نمبر
سترہ	۱۴۸
سرمہ	۱۴۹
سلام پھیر دیا مسبوق نے امام کے ساتھ پھر تکبیر تشریق کہی	۱۴۹
سنتیں عید کے دن کی	۱۵۰
سورۃ	۱۵۰
سونا خطبہ کے دوران	۱۵۱

عنوان	صفحہ نمبر
❀ سوّیاں	۱۵۱
❀ سہو سجدہ کا حکم عیدین میں	۱۵۱

ش

عنوان	صفحہ نمبر
❀ شافعی امام کی اقتداء میں عید کی نماز پڑھنا	۱۵۲
❀ شریک ہوا نماز شروع ہونے کے بعد	۱۵۳
❀ شہر میں متعدد جگہ عید کی نماز	۱۵۳

ص

عنوان	صفحہ نمبر
❀ صدقہ فطر ادا کرنا	۱۵۴
❀ صدقہ کرے	۱۵۴
❀ صدقہ کی تاکید	۱۵۵
❀ صف سیدھی ہوتی ہے	۱۵۶
❀ صفیں سیدھی کرے	۱۵۷

ع

عنوان	صفحہ نمبر
❀ عصا کس ہاتھ میں پکڑے	۱۵۸
❀ عصا لینا خطبۂ عید میں	۱۵۸
❀ عطر	۱۵۹
❀ عمامہ	۱۵۹
❀ عورت عید کے دن کیا کرے	۱۵۹

عنوان	صفحہ نمبر
عورتوں پر تکبیر تشریق	۱۶۰
عورتوں پر عید کی نماز واجب نہیں	۱۶۰
عورتوں کا عیدگاہ میں جانا	۱۶۱
عورتوں کے عید کے احکام	۱۶۳
عورتوں کے لیے عید کی نماز میں شریک ہونا	۱۶۳
عیدالاضحیٰ کی نماز بے وضو پڑھی تو قربانی کا کیا ہوگا	۱۶۵
عیدالاضحیٰ کی نماز جلدی پڑھنا	۱۶۵
عیدالاضحیٰ کی نماز سے پہلے کچھ نہیں کھانا چاہیے	۱۶۶
عیدالاضحیٰ کی نماز سے پہلے نہ کھانا مستحب ہے	۱۶۶
عیدالاضحیٰ کی نماز کب تک مؤخر ہوسکتی ہے	۱۶۶
عیدالاضحیٰ کی نماز کے بعد تکبیر تشریق کہنا بھول گیا	۱۶۶
عیدالاضحیٰ کے دن اولاً نماز پھر خطبہ	۱۶۷
عیدالاضحیٰ میں نماز سے پہلے کھانا	۱۶۷
عیدالضحیٰ کہنا	۱۶۷
عیدالفطر کی نماز تاخیر سے پڑھنا	۱۶۷
عیدالفطر کی نماز سے پہلے کھجور وغیرہ کھا کر جانا	۱۶۸
عیدالفطر کی نماز مؤخر کرنا	۱۶۸
عید کا جوڑا دینا	۱۶۹

	عنوان	صفحہ نمبر
❀	عید کا جھنڈا	۱۶۹
❀	عید کا خطبہ مختصر ہونا چاہیے	۱۶۹
❀	عید کا خطبہ نماز سے پہلے پڑھ لیا	۱۷۰
❀	عید کا معنی	۱۷۱
❀	عید کا وقت	۱۷۱
❀	عید کی پہلی رکعت میں تکبیرات زوائد بھول جائے	۱۷۱
❀	عید کی تکبیرات کو زوائد کہنے کی وجہ	۱۷۲
❀	عید کی تکبیرات کے لئے رکوع سے قیام کی طرف لوٹنا	۱۷۲
❀	عید کی تیاری	۱۷۲
❀	عید کی جماعت کے لئے صرف دو آدمی کافی ہیں	۱۷۳
❀	عید کی خاص دعا	۱۷۳
❀	عید کی دوسری رکعت میں تکبیر زائد بھول جائے	۱۷۴
❀	عید کی رات بڑی رات ہے	۱۷۴
❀	عید کی راتوں میں عورتوں کا مہندی لگانا	۱۷۴
❀	عید کی مشروعیت	۱۷۴
❀	عید کی نماز امام صاحب نے دو دفعہ پڑھا دی	۱۷۶
❀	عید کی نماز انفرادی پڑھنا	۱۷۶
❀	عید کی نماز ایک جگہ متعدد بار پڑھنا	۱۷۶

	عنوان	صفحہ نمبر
❀	عید کی نماز بے وضو پڑھا دی	۱۷۷
❀	عید کی نماز پڑھنا روزہ رکھ کر	۱۷۷
❀	عید کی نماز پڑھنا کہاں جائز ہے؟	۱۷۷
❀	عید کی نماز پڑھے قربانی نہ کرنے والا بھی	۱۷۸
❀	عید کی نماز پہلے پڑھے پھر خطبہ دے	۱۷۸
❀	عید کی نماز ترک کرنا	۱۷۸
❀	عید کی نماز تیسرے دن	۱۷۸
❀	عید کی نماز جنازے کی نماز پر مقدم ہے	۱۷۸
❀	عید کی نماز جیل میں	۱۷۹
❀	عید کی نماز دوبارہ پڑھنا	۱۷۹
❀	عید کی نماز دو جگہ پر پڑھنا	۱۷۹
❀	عید کی نماز دو رکعت ہے	۱۷۹
❀	عید کی نماز دوسرے دن	۱۸۰
❀	عید کی نماز دیہات میں پڑھنے کے مفاسد	۱۸۰
❀	عید کی نماز سے پہلے اذان نہیں	۱۸۰
❀	عید کی نماز سے پہلے اقامت نہیں	۱۸۰
❀	عید کی نماز سے پہلے اور بعد میں کوئی اور نماز نہ پڑھے	۱۸۰
❀	عید کی نماز سے پہلے تکبیر تشریق پڑھانا	۱۸۲

	عنوان	صفحہ نمبر
❀	عید کی نماز سے پہلے خطبہ پڑھنا	۱۸۲
❀	عید کی نماز فوت ہو جائے	۱۸۲
❀	عید کی نماز کا حکم	۱۸۲
❀	عید کی نماز کا رکوع رہ جائے	۱۸۳
❀	عید کی نماز کا وقت	۱۸۳
❀	عید کی نماز کو مؤخر کرنا	۱۸۳
❀	عید کی نماز کی ایک رکعت نہیں ملی	۱۸۵
❀	عید کی نماز کی بجائے نفل کی جماعت کرنا	۱۸۵
❀	عید کی نماز کی جگہ پاک ہو	۱۸۶
❀	عید کی نماز کی دوسری رکعت میں قراءت سے پہلی تکبیر کہے	۱۸۶
❀	عید کی نماز کی قضا نہیں	۱۸۷
❀	عید کی نماز کی نیت	۱۸۷
❀	عید کی نماز کے بعد تکبیرات تشریق	۱۸۸
❀	عید کی نماز کے بعد دعا	۱۸۸
❀	عید کی نماز کے بعد دعا مانگے یا خطبہ کے بعد	۱۸۹
❀	عید کی نماز کے لیے جانے والوں کو نماز سے روکنا	۱۸۹
❀	عید کی نماز کے لیے جماعت شرط ہے	۱۸۹
❀	عید کی نماز کے لیے حجرہ کرایہ پر لینا	۱۹۰

عنوان	صفحہ نمبر
عید کی نماز کیلئے کس وقت نکلنا چاہیے	۱۹۰
عید کی نماز کے لئے منبر عید گاہ لے جانا	۱۹۱
عید کی نماز کے واجبات	۱۹۱
عید کی نماز متعدد جگہوں پر	۱۹۱
عید کی نماز مسبوق کس طرح پوری کرے	۱۹۱
عید کی نماز میں تین دفعہ تکبیر کہہ کر ہاتھ چھوڑنا	۱۹۱
عید کی نماز میں حدث لاحق ہونا	۱۹۲
عید کی نماز میں سہو سجدہ نہیں	۱۹۲
عید کی نماز میں قعدہ میں شریک ہوا	۱۹۲
عید کی نماز میں کونسی سورت پڑھے	۱۹۲
عید کی نماز میں وضو ٹوٹ گیا	۱۹۲
عید کی نماز نفل کی نیت سے پڑھنا	۱۹۳
عید کی نماز نہیں ملی	۱۹۴
عید کی نماز نہیں ہوئی	۱۹۵
عید کے خطبہ سے پہلے منبر پر بیٹھنا	۱۹۶
عید کے دن خوشی کا اظہار کرنا	۱۹۶
عید کے دن روزہ رکھنا	۱۹۷
عید کے دن زیارت قبور	۱۹۷

عنوان	صفحہ نمبر
عید کے دن سب سے پہلا کام	۱۹۸
عید کے دن کیا فکر ہونی چاہیے؟	۱۹۸
عید کے دن کھانا کھلانا	۱۹۸
عید کے دن قبر کی زیارت کرنا	۱۹۹
عید کے دن کی سنتیں	۱۹۹
عید کے دن میت کی ارواح انتظار نہیں کرتیں	۲۰۰
عید کے دن نوافل	۲۰۱
عید کے لیے جانے کی فضیلت	۲۰۱
عید مبارک کہنا	۲۰۲
عید میلاد النبی	۲۰۲
عیدگاہ آبادی میں آجائے	۲۰۳
عیدگاہ بنانا قبرستان میں	۲۰۳
عیدگاہ پر چھت ڈالنا	۲۰۳
عیدگاہ پیدل جانا	۲۰۳
عیدگاہ تکبیر کہتے ہوئے جانا	۲۰۴
عیدگاہ جانے سے قبل صدقۂ فطر ادا کرنا	۲۰۴
عیدگاہ جانے سے قبل مسنون عمل	۲۰۴
عیدگاہ سے پیدل آنا	۲۰۴

عنوان	صفحہ نمبر
عیدگاہ سے لوٹتے وقت تکبیر تشریق	۲۰۵
عیدگاہ شہر سے کتنی دور ہو	۲۰۵
عیدگاہ کا وقف ہونا	۲۰۵
عیدگاہ مشترکہ زمین پر	۲۰۶
عیدگاہ میں آواز ملا کر تکبیر کہنا	۲۰۶
عیدگاہ میں تکبیر تشریق پڑھنا پڑھانا	۲۰۷
عیدگاہ میں دوبارہ جماعت کرنا	۲۰۸
عیدگاہ میں دوبارہ عید کی نماز پڑھنا	۲۰۸
عیدگاہ میں سترہ	۲۰۸
عیدگاہ میں عید کی نماز پڑھنا	۲۰۸
عیدگاہ میں غیر مقلد پہلے نماز پڑھ لیں	۲۰۹
عیدگاہ میں کھیلنا	۲۱۰
عیدگاہ میں نماز شروع کرنے کے لیے لوگوں کا انتظار کرنا	۲۱۰
عید میں دوسرا خطبہ چھوڑ دیا	۲۱۰
عیدی	۲۱۰
عیدی دینا	۲۱۱
عیدین کا خطبہ	۲۱۱
عیدین کا خطبہ نماز کے بعد ہے	۲۱۱

عنوان	صفحہ نمبر
عیدین کا وقت	۲۱۱
عیدین کی چھ تکبیروں کا ثبوت	۲۱۲
عیدین کی رات	۲۱۳
عیدین کی شرائط	۲۱۴
عیدین کی نماز کا طریقہ	۲۱۵
عیدین کے دن غسل کرنا	۲۱۸
عیدین میں خطبہ کہاں کھڑے ہو کر دے	۲۱۹

غ

عنوان	صفحہ نمبر
غسل کرنا	۲۲۰
غیر مقلدین عیدگاہ میں پہلے نماز پڑھ لیں	۲۲۰

ف

عنوان	صفحہ نمبر
فاتحہ پڑھنے کے بعد تکبیرات یاد آئیں	۲۲۱
فجر کی قضا	۲۲۱
فجر کی نماز نہیں پڑھی عید کی نماز پڑھ لی	۲۲۲

ق

عنوان	صفحہ نمبر
قبرستان	۲۲۳
قبرستان میں عید کی نماز پڑھنا	۲۲۳
قبر کی زیارت	۲۲۴

	عنوان	صفحہ نمبر
❀	قراءت بلند آواز سے پڑھے	۲۲۴
❀	قربانی کی عید میں نماز سے پہلے کھانا	۲۲۴
❀	قربانی کے گوشت سے کھانا	۲۲۵
❀	قربانی نہ کرنے والا عید کی نماز پڑھ سکتا ہے یا نہیں	۲۲۵
❀	قعدہ میں شریک ہوا	۲۲۷
❀	قیام کی طرف لوٹنا	۲۲۷
❀	قیدیوں کے لیے عید کی نماز کا حکم	۲۲۸

ک

❀	کلیجی	۲۲۹
❀	کھانا کھانا عید الاضحیٰ کی نماز سے پہلے	۲۲۹
❀	کھجور	۲۲۹

گ

❀	گوشت	۲۳۰

ل

❀	لاٹھی ہاتھ میں رکھنا خطبہ میں	۲۳۱
❀	لباس	۲۳۱

م

❀	مبارک باد دینا	۲۳۲

	عنوان	صفحہ نمبر
❀	مبارک باد کے الفاظ	۲۳۳
❀	متعدد جگہوں پر عید کی نماز	۲۳۳
❀	مختلف مسجدوں میں عید کی نماز	۲۳۳
❀	مسبوق پر تکبیر تشریق واجب ہے	۲۳۴
❀	مسبوق عید کی نماز کس طرح پوری کرے	۲۳۴
❀	مسبوق نے بھول سے امام کے ساتھ سلام پھیر دیا پھر تکبیر تشریق کہی	۲۳۵
❀	مسجد کا فرش	۲۳۵
❀	مسجد میں عید کی نماز پڑھنا	۲۳۶
❀	مسنون عمل عیدگاہ جانے سے قبل	۲۳۶
❀	مصافحہ	۲۳۶
❀	معانقہ	۲۳۷
❀	مفسدات	۲۳۷
❀	مقتدی نماز میں اس وقت شامل ہوا جب امام تکبیراتِ زوائد کہہ چکا تھا	۲۳۸
❀	مقتدی نے ابھی تک تکبیر نہیں کہی اور امام رکوع میں چلا گیا	۲۳۸
❀	مقتدیوں کا انتظار کرنا	۲۳۹
❀	ملاقات	۲۴۰
❀	منبر عیدگاہ لے جانا	۲۴۰
❀	مہندی لگانا	۲۴۰

	عنوان	صفحہ نمبر
❀	میٹھی چیز	۲۴۱
❀	میدان میں عید کی نماز پڑھنا	۲۴۱

ن

	عنوان	صفحہ نمبر
❀	نشہ کی حالت میں عیدگاہ میں آئے	۲۴۲
❀	نفل نماز عید کے دن	۲۴۲
❀	نماز شروع کرنے کے لیے انتظار کرنا	۲۴۲
❀	نماز عید اور جنازہ جمع ہو جائیں	۲۴۲
❀	نماز عید دوبارہ پڑھنا	۲۴۲
❀	نماز عید دو جگہ پر پڑھنا	۲۴۳
❀	نماز عید دوسرے دن	۲۴۴
❀	نماز عید سے پہلے تکبیر تشریق پڑھانا	۲۴۴
❀	نماز عید کا وقت	۲۴۴
❀	نماز عید کا وقت مقرر کرنے کا معیار	۲۴۴
❀	نماز عید کو مؤخر کرنا	۲۴۴
❀	نماز عید کے بعد تکبیرات تشریق	۲۴۴
❀	نماز عید کے بعد دعا مانگنا	۲۴۵
❀	نماز عید متعدد جگہوں پر	۲۴۵
❀	نماز عید میں بعد میں شریک ہوا	۲۴۵

عنوان	صفحہ نمبر
نمازِ عید میں سہو کا حکم	۲۴۶
نمازِ عید نہیں ملی	۲۴۶
نمازِ عید واجب کی نیت سے پڑھے	۲۴۶
نمازِ عیدین کے واجبات	۲۴۶
نمازی خطبہ کے دوران بلند آواز سے تکبیر نہ کہیں	۲۴۶
نمازیوں کا انتظار کرنا	۲۴۷
نمکین اشیاء	۲۴۷
نواب کا نام لینا خطبہ میں	۲۴۸
نہی عن المنکر کرنا خطبہ کے دوران	۲۴۸
نیا جوڑا	۲۴۸

و
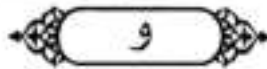
عنوان	صفحہ نمبر
واجبات	۲۴۹
وضو کے بغیر عید الاضحیٰ کی نماز پڑھی قربانی کا کیا ہوگا؟	۲۴۹
وضو کے بغیر عید کی نماز پڑھا دی	۲۵۰
وضو نہیں اور عید کی نماز شروع ہوگئی	۲۵۱
وقفہ عیدین کی تکبیروں کے درمیان	۲۵۱
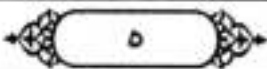
ه

عنوان	صفحہ نمبر
ہاتھ اٹھانا تکبیر زوائد میں	۲۵۲

	عنوان	صفحہ نمبر
❀	ہر محلہ میں الگ الگ عید کی نماز	۲۵۲
❀	ہوائی جہاز میں عید کی نماز کا حکم	۲۵۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حرف آغاز

عید الفطر:

رمضان المبارک کا برکت والا مہینہ آتا ہے، اللہ تعالیٰ ہمیں نیک اعمال کی توفیق عطا فرماتے ہیں، اور نیک اعمال کا جذبہ اور شوق عطا فرماتے ہیں پورا مہینہ ہم روزے رکھتے ہیں، قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہیں، پانچ وقت کی نمازیں اور بیس رکعات تراویح کی نماز جماعت سے اخلاص کے ساتھ ثواب کی نیت سے پڑھتے ہیں، تہجد کی نماز بھی آسانی کے ساتھ ادا کرتے ہیں، اور صدقہ خیرات بھی دل کھول کر کرتے ہیں، زکوۃ اور صدقہ فطر بھی ادا کرتے ہیں، غریبوں کا تعاون بھی کرتے ہیں، اس پر ہم اللہ تعالیٰ کی شکر بھی ادا کرتے ہیں، اور گزری ہوئی زندگی میں ہم سے جو کچھ کوتاہیاں ہوئی ہیں اس سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ استغفار کرتے ہیں، اور اللہ تعالیٰ سے معافی کی درخواست کرتے ہیں، اور رحمت، مغفرت اور جہنم سے خلاصی کا پروانہ لے کر اللہ تعالیٰ کو راضی کرتے ہیں اور جنت جیسی عظیم نعمت والی جگہ میں داخل ہونے کی سعادت حاصل کرتے ہیں، یہ ساری ایسی نعمتیں ہین جن کی کوئی مثال اور متبادل نہیں ہے، اور یہ اتنی بڑی خوشی ہے اس سے بڑھ کر خوشی دنیا میں کہیں بھی نہیں ہے تو یہ عید ہے، اس لئے رمضان کا مبارک مہینہ گزر جانے کے بعد شوال کا پہلا دن عید کا دن ہوتا ہے، اور اس میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے لئے تکبیر کہتے ہوئے عید گاہ میں حاضر ہوتے ہیں، اور عید کی نماز کی نیت سے دو رکعت نماز شکرانہ کے طور پر ادا کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا: "ولتکبروا اللہ علی ماھداکم

ولعلکم تشکرون" (اور تا کہ تم اللہ کی بڑائی بیان کرو اس بات پر کہ اس نے تمہیں ہدایت کا راستہ دکھایا، اور تا کہ تم شکر ادا کرو)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے "ولتکبروا اللہ" سے عید کی تکبیرات زوائد اور "لعلکم تشکرون" سے عید کی نماز کے حکم کو نکالا ہے، پھر تکبیرات زوائد کو عید کی نماز میں شامل فرمایا، اور عملی طور پر سمجھایا کہ رمضان المبارک کے ختم پر دو رکعت شکرانہ کی نماز ادا کرنا لازم ہے، اور اس نماز میں خاص طور پر اللہ اکبر کا اضافہ کیا، پہلی رکعت میں تین تکبیرات اور دوسری رکعت میں تین تکبیرات کا اضافہ کیا، یہ چھ زائد تکبیریں واجب ہیں، اور جب گھر سے عید کی نماز کے لئے آئے تو بھی تکبیر کہتا ہوا آئے، یہ تکبیر کہنا سنت ہے۔

عید الاضحی:

عرفات کے میدان میں اسلام کا عظیم رکن حج کا نچوڑ وقوف عرفہ مکمل ہوتا ہے، عرفات کے میدان میں اتنے لوگوں کی مغفرت ہوتی ہے کہ پورے سال میں کسی اور دن اتنے لوگوں کی مغفرت نہیں ہوتی۔

عرفات کے دن اللہ کا دشمن، اللہ کے رسول کا دشمن، تمام ایماندار مسلمانوں کا دشمن، جنت کا دشمن، نیکیوں کا دشمن، گمراہوں کا سربراہ دجال کا دوست، فتنہ وفساد کی جڑ، قتل وقتال کا بازار گرم کرنے والا، میاں بیوی کے درمیان اختلاف اور جھگڑا کرانے والا، بے پردگی عریانی، انارکی فحاشی، مادر پدر آزادی، روشن خیالی، سود، رشوت دھوکہ فریب اور جھوٹ وغیرہ کو فروغ دینے والا، بنی آدم کو جہنم کی آگ میں ڈال کر جلانے کی فکر اور سازش کرنے والا بدنام زمانہ شیطان ابلیس ملعون اتنا ذلیل و خوار ہوتا ہے اس جیسا ذلیل وخوار پورے سال میں کسی اور دن نہیں ہوتا ہے، وہ روتا

ہے، پریشان ہوتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالی کی عام مغفرت اور پورے سال کی محنت کو ضائع ہوتا دیکھ کر غم کے مارے پگھل کر بالکل کمزور مریل ہو جاتا ہے، جس دن اللہ تعالی کی رحمت کی اتنی عام بارش ہوتی ہے، اس دن کی عبادت مکمل ہونے کے بعد شکرانہ کے طور پر اجتماعی طور پر دو رکعت نماز ادا کرنے کے بعد اللہ تعالی نے قربانی کا حکم دیا ہے، جیسا کہ قرآن مجید میں ہے: "فصل لربک وانحر" البتہ حجاج کرام پر عید کی نماز واجب نہیں ہے تاکہ حج کا بقیہ کام انجام دینے میں مشقت نہ ہو۔

حضرت شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مسلمانوں کی خوشی اور مسرت کا دن جاہلیت کے زمانہ کی طرح صرف لہولعب، کھیل کود نہیں بن سکتا تھا بلکہ ملت ابراہیمی کے شعائر اور مذہبی نشانوں کو زندہ رکھنے، اور اللہ کے دین کی سربلندی اور اطاعت وفرمانبرداری کے جذبہ کو پروان چڑھانے کے لئے مسلمانوں کے خوشی کے دن میں دو رکعت عید کی نماز مقرر کی گئی، جس میں اس حقیقت کو واضح کرنا ہے کہ خوشی کی انتہا یہی ہے کہ بندہ کی پیشانی اپنے خالق و مالک کے سامنے سجدہ ریز ہو جائے، اور وہ صدقۂ فطر اور قربانی جیسے احکام کے ذریعے اپنے مسلمان بھائیوں سے اپنی محبت اور ہمدردی کا اظہار کرے۔ (حجۃ اللہ البالغہ، ج:۲،ص:۳۰)

غرض کہ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی نماز شہر، فنائے شہر، قصبہ اور بڑے گاؤں میں رہنے والے عاقل وبالغ مردوں پر واجب ہے، اور یہ عید الفطر چونکہ سال میں صرف ایک دفعہ آتی ہے اس لئے اس کے مسائل عام طور پر ذہن میں موجود نہیں ہوتے، اور ضروری مسائل یکجا موجود نہ ہونے کی وجہ سے فوری طور پر مراجعت کرنا اتنا آسان بھی نہیں ہوتا اس لئے بندہ نے عیدین کے ضروری مسائل کو حروف تہجی کی ترتیب سے مرتب کیا ہے تاکہ مراجعت میں آسانی ہو، اور کم وقت میں مطلوبہ مسئلہ تک پہنچنا آسان ہو۔

آخر میں ان تمام حضرات کا شکر گزار ہوں جن کی محنت اور تعاون اس کتاب کی تیاری میں شامل رہا ہے، خاص طور پر مفتی نجم الاسلام صاحب، اور مفتی یوسف انور صاحب اور مفتی ولی اللہ حسین صاحب کا جو تخریج کے کام میں شامل رہے، اور مفتی ذوالقرنین صاحب کا جنہوں نے کمپوزنگ کا کام انجام دیا، اور عزیزم مولوی محمد مرزوق انعام کا جنہوں نے پوری کتاب کی سیٹنگ کی، اور مفتی حمزہ منصور کا جو پروف ریڈنگ کے کام میں شریک رہے۔

اللہ تعالی ان تمام حضرات کی کوشش اور خدمات کو قبول فرمائے اور سب کو اجر عظیم عطا فرمائے، اور آخرت میں نجات اور عید کا ذریعہ بنائے اور یہ کتاب اللہ تعالی کے دربار میں قبول ہو، دنیا میں ہدایت کا وسیلہ ہو اور آخرت میں صدقہ جاریہ اور کامیابی کا ذریعہ ہو۔

آمین بحرمة سید المرسلین صلی الله علیه و آله و اصحابه اجمعین.

کتبہ

محمد انعام الحق قاسمی

دار الافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ

علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

۱۴۳۸/۵/۲۵ھ

۲۰۱۷/۲/۲۳ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدمہ

عید

ہر قوم کے کچھ خاص تہوار اور جشن کے دن ہوتے ہیں، جن میں اس قوم کے لوگ اپنی اپنی حیثیت اور استطاعت کے مطابق اچھا اور عمدہ لباس پہنتے ہیں اور عمدہ سے عمدہ اور لذیذ کھانے پکا کر کھاتے ہیں، اس کے علاوہ دوسرے طریقوں سے بھی اپنی خوشی کا اظہار کرتے ہیں، اور یہ ایک قسم کی انسانی فطرت کا تقاضہ ہے، اس لئے بنی نوع انسان کا کوئی طبقہ کوئی فرقہ، کوئی مذہب ایسا نہیں ہے جس کے ہاں تہوار، جشن اور خوشی کے اظہار کے کچھ خاص دن نہ ہوں۔

دین اسلام میں بھی ایسے دو دن رکھے گئے ہیں: ایک عید الفطر اور دوسرا عید الاضحٰی، یہی مسلمانوں کے اصلی مذہبی عید کے دن ہیں۔

عید کا لفظ قرآن مجید میں

اللہ تبارک وتعالیٰ نے "عید" کا لفظ قرآن مجید میں صرف ایک جگہ پر ذکر کیا ہے، اور وہ سورۂ مائدہ کی آیت: ۱۱۴، میں ہے، اور وہ آیت یہ ہے:

قال عيسى ابن مريم اللّٰهم ربّنا أنزل علينا مائدةً من السّماء تكون لنا عيدًا لأوّلنا وآخرنا وآية منك، وارزقنا وأنت خير الرّٰزقين.

[المائدة: ۱۱۴]

ترجمہ: اور یاد کرو اس وقت کو جب عیسیٰ علیہ السلام کے شاگرد حواریین نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے درخواست کی کہ اے عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کیا

یہ ہوسکتا ہے کہ آپ کا پروردگار ہمارے لئے آسمان سے نعمتوں سے بھرا ہوا ایک دسترخوان اتارے؟ کیونکہ ایمان اور اسلام باطنی رزق اور اخروی نعمت ہے، اور مائدہ ظاہری رزق اور دنیوی نعمت ہے۔

اس درخواست کا مطلب یہ ہے کہ ہم تو اس قابل نہیں کہ ہمارے لئے آسمان سے دسترخوان اتارا جائے ہاں یہ ممکن ہے کہ آپ علیہ السلام جیسی برگزیدہ ذات اللہ کے دربار میں یہ سوال کرے اور قبول ہوجائے تو آپ کے طفیل میں آپ کے خادموں اور غلاموں کے لئے اپنے عام دستور و عادت کے خلاف آسمان سے مختلف نعمتوں سے بھرا ہوا کوئی دسترخوان اتار سکتا ہے، اس طرح ہماری یہ آرزو پوری ہوجائے گی۔

حضرت عیسی علیہ السلام نے ان کی درخواست کے جواب میں کہا: اللہ سے ڈرو، اگر تم میری نبوت و رسالت پر یقین رکھتے ہو، یعنی تمہارا یہ سوال، اول تو ادب کے خلاف ہے، عادت کے خلاف چیزوں کی فرمائش کرنا بھی ادب کے خلاف ہے، اس قسم کی فرمائشیں مخالفین اور دشمنوں کا طریقہ ہے۔

مزید یہ کہ اس سوال سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ تمہیں میری نبوت اور رسالت میں شک ہے، جب ہی تو تم نے مجھ سے اس معجزہ اور خارق عادت کام کی فرمائش کی، اس سوال سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ تم اپنے ایمان کو معجزات اور قدرتی قانون کے خلاف خوارق عادات کے مشاہدہ پر موقوف رکھنا چاہتے ہو، یہ شک اور تردد کی علامت ہے، نیز مجھ کو یہ ڈر ہے کہ وہ دسترخوان تمہارے لئے فتنہ کا سامان نہ بن جائے، لہٰذا تم اللہ سے ڈرو اور ایسی چیز کا سوال نہ کرو جو تمہارے لئے فتنہ کا سبب بنے، اور میری نسبت شک میں پڑ کر اپنے ایمان کو متزلزل نہ کرو، حواریین بولے ہم آپ پر پورا ایمان رکھتے ہیں اور ہمیں ذرہ برابر شک نہیں لیکن ہم یہ چاہتے ہیں کہ اس دسترخوان میں سے کھائیں جو آسمان سے نازل ہو، کیونکہ جو رزق آسمان سے نازل ہوگا وہ سراسر

مبارک ہوگا، اور اس کے کھانے سے ظاہری اور باطنی شفاء اور صحت حاصل ہوگی، اور اللہ کی عبادت اور اطاعت میں قوت کا ذریعہ بنے گا، دنیا کے رزق سے بعض مرتبہ دل میں معصیت اور گناہ کا داعیہ پیدا ہوتا ہے، مگر جو رزق آسمان سے نازل ہوگا وہ دل میں تیری اطاعت اور بندگی کا ایسا جوش اور ولولہ پیدا کرے گا کہ ہم کو عبادت اور بندگی میں ملائکہ کا ہمرنگ بنادے گا، اور ہم یہ چاہتے ہیں کہ اس آسمانی دسترخوان سے کھا کر ہمارے دل مطمئن ہوجائیں، یعنی ہمارے دل ایمان وسکون سے ایسے لبریز ہوجائیں کہ ہمارے ایمان میں شک اور تردد کا امکان ہی ختم ہوجائے، اور آنکھوں سے دیکھ کر حسی طور پر یہ جان لیں کہ آپ نے جنت کی نعمتوں کے بارے میں جو خبریں دی ہیں اس میں آپ نے ہم سے سچ بولا ہے، کہ جنت اور اس کی نعمتیں حق ہیں اور یہ آسمانی دسترخوان جنت کی نعمتوں کا ایک نمونہ ہے، اگرچہ استدلالی اور برہانی طریقہ پر ہمیں آپ کی صداقت کا پہلے ہی سے علم حاصل ہے، مگر ہم یہ چاہتے ہیں کہ اس میں علم استدلالی کے ساتھ علم شہودی اور آنکھوں دیکھا علم بھی حاصل ہوجائے تاکہ کفر، نفاق اور مرتد ہونے کے خطرہ سے ہم نکل جائیں اور ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہم اس معجزہ پر گواہی دینے والوں میں سے ہوجائیں کہ ہم بنی اسرائیل کے سامنے گواہی دیں کہ ہم نے یہ معجزہ اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے تاکہ جن لوگوں نے یہ معجزہ نہیں دیکھا ان کے سامنے گواہی دیں اور آپ کی نبوت ورسالت کو ثابت کرسکیں، ہمیں تبلیغ اور دعوت کا اجر ملے، اوان کو ہدایت ملے، عیسی علیہ السلام نے جب دیکھا کہ اس درخواست سے ان کی غرض صحیح ہے تو بولے اور یہ دعا کی: بار خدایا! اے ہمارے پروردگار، ہماری ظاہری اور باطنی تربیت کے لئے آسمان سے ایک دسترخوان اتار جو ہمارے اگلے اور پچھلوں کے لئے عید بنے یعنی جو لوگ اس وقت موجود ہیں اور جو لوگ بعد کے زمانے میں آئیں گے سب کے لئے خوشی کا سامان ہو، اور تیرا یہ انعام

سلف سے لے کر خلف تک جاری رہے، اور تیری طرف سے ایک نشانی ہو کہ جنت کی نعمتوں میں شک اور شبہ نہ کر سکیں۔

ترمذی وغیرہ میں عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً اور موقوفاً مروی ہے کہ وہ مائدہ آسمان سے اترا اور اس میں گوشت تھا اور روٹی تھی، اور اس کے متعلق یہ حکم دیا گیا کہ اس میں خیانت نہ کریں، اور چھپا کر نہ رکھیں اور دوسرے دن کے لئے ذخیرہ نہ کریں، پس جن لوگوں نے اس حکم کی خلاف ورزی کی وہ بندر اور سور کی صورت اور شکل بنا دیئے گئے اور تین دن کے بعد وہ ہلاک ہو گئے۔

(تفسیر قرطبی، تفسیر ابن کثیر: (معارف القرآن کاندھلوی: ۲/۴۷۹،۲،۲/۲۸۱)

36 عیدین کی ابتداء

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ سے ہجرت فرما کر مدینہ منورہ تشریف لائے، تو مدینے والے دو تہوار منایا کرتے تھے اور ان میں کھیل تماشے کیا کرتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا کہ یہ دو دن جو تم مناتے ہو ان کی حقیقت کیا ہے؟ (یعنی تمہارے ان تہواروں کہ اصلیت اور تاریخ کیا ہے؟) انہوں نے عرض کیا کہ ہم جاہلیت میں اسلام سے پہلے یہ تہوار اسی طرح منایا کرتے تھے (بس وہی رواج اب تک چل رہا ہے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إن الله قد أبدلكم بهما خيرا منهما يوم الأضحى و يوم الفطر

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے تمہارے ان دو تہواروں کے بدلہ میں ان سے بہتر دو دن تمہارے لئے مقرر کر دئے ہیں، عیدالاضحیٰ اور عیدالفطر کے دن (اب یہی تمہارے قومی اور مذہبی عید کے دن ہیں) (سنن ابی داود: ۱/۱۴۴۱)

اس طرح دین اسلام میں عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کی ابتداء ہوئی، نبی کریم ﷺ،

صحابۂ کرام، تابعین، تبع تابعین اور آئمہ مجتہدین کے دور میں یہی دو عیدیں تھیں، تیسری اور چوتھی کوئی عید نہیں تھی، قیامت تک مسلمانوں کی عیدیں دو ہی رہیں گی، عید الفطر اور عید الاضحیٰ۔ (۱)

عید الاضحیٰ بڑی عید ہے

بقرہ عید بڑی عید ہے، عید الفطر سے بڑی اور افضل ہے اس میں حجاج کرام کے لئے مکان اور زمان کی شرافت جمع ہوجاتی ہے، ۱۰؍ذی الحجہ سے پہلے ۹؍ذی الحجہ کو عرفہ کے دن حاجیوں کے لئے عید ہے، اور ۱۰؍ذی الحجہ کے بعد ایام تشریق بھی عید میں شامل ہیں۔ حاجیوں کے لئے یہ تمام ایام عید کے ایام ہیں جیسا کہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان موجود ہے:

قال: يوم عرفة ويوم النحر وأيام التشريق عيدنا أهل الإسلام وهي أيام أكل و شرب.

چونکہ عرفہ کا دن حاجیوں کے لئے عید کا پہلا دن ہے اور دنیا کا سب سے بڑا مجمع ہے اس لئے حجاج کرام کے لئے اس دن روزہ رکھنا منع ہے خاص طور پر حجاج کرام میدان عرفات میں اللہ کے مہمان اور اللہ سے ملاقات کرنے والے ہیں، سخی اور کریم کے لئے اپنے مہمان کو بھوکا رکھنا مناسب نہیں ہے، یہ وجہ عیدین اور ایام تشریق میں بھی موجود ہے، چونکہ ان ایام میں دنیا کے تمام لوگ اللہ تعالیٰ کے مہمان ہیں خاص طور پر بقرہ عید میں اللہ کے مہمان ہیں، اپنی قربانی کے گوشت سے کھاتے ہیں، حجاج کرام ہوں یا نہ ہوں دنیا کے کسی بھی کونے میں ہوں، قربانی کے گوشت

(۱) عن حميد عن أنس قال قدم رسول الله صلى الله عليه وسلم المدينة ولهم يومان يلعبون فيهما فقال: ماهذا اليوم؟ قالوا: كنا نلعب فيهما في الجاهلية، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: إن الله قد أبدلكم بهما خيرًا منهما يوم الأضحى، ويوم الفطر. (سنن ابی داود: ۱/ ۱۶۱) كتاب الصلاة، باب صلاة العيدين، ط: سعيد)

سے کھاتے ہیں، اور ایام تشریق بھی عید میں شامل ہیں، اس لئے ان ایام میں بھی روزہ رکھنا منع ہے۔[1]

خوشی منانے کا انداز

اسلام نے عید کے دن دو رکعت عید کی نماز واجب کر کے مسلمانوں کو واضح طور پر بتا دیا کہ خوشی منانے کا طریقہ کیا ہے، مسلمانوں کے خوشی منانے کا انداز تمام غیر مسلموں سے انوکھا، اور سب سے نرالا ہے، مسلمان خوشی سے بے قابو ہو کر غفلت، معصیت، اور مستی کا راستہ اختیار نہیں کرتا، بلکہ خوشی میں اپنے رب کی کبریائی کی صدائیں بلند کرتا ہے۔

---

(۱) ولما كان عيد النحر أكبر العيدين وأفضلهما، ويجتمع فيه شرف المكان والزمان لأهل الموسم كانت لهم فيه أعياد قبله و بعده ، فقبله يوم عرفة وبعده أيام التشريق ، و كل هذه الأعياد أعياد لأهل الإسلام كما في حديث عقبة بن عامر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: يوم عرفة و يوم النحر وأيام التشريق عيدنا أهل الإسلام ، وهي أيام أكل و شرب . خرجه أهل السنن وصححه الترمذي . ولهذا لايشرع لأهل الموسم صوم يوم عرفة ؛ لأنه أوّل أعيادهم وأكبر مجامعهم . وقد أفطره صلى الله عليه وسلم بعرفة والنّاس ينظرون إليه . وروى أنّه نهى عن صوم يوم عرفة بعرفة وروى عن سفيان بن عيينة أنّه سئل عن النّهي عن صوم يوم عرفة بعرفة ، فقال : لأنّهم زوار الله وأضيافه ولاينبغي للكريم أن يجوع أضيافه.

وهذا المعنى يوجد في العيدين وأيام التشريق أيضا فإنّ النّاس كلهم فيها في ضيافة الله عزّ وجلّ ، لاسيّما عيد النحر ، فإنّ النّاس يأكلون من لحوم نسكهم ، أهل الموقف وغيرهم ، وأيام التشريق الثلاثة هي أيام عيد أيضا ولهذا بعث النّبي صلى الله عليه وسلم من ينادى بمكة : إنّها أيام أكل و شرب و ذكر الله عزّ وجلّ فلايصومنّ أحد . (لطائف المعارف فيما لمواسم العام من الوظائف لابن رجب الحنبلي : (ص: ٣٤٣، ٣٤٤) الفصل الثاني ، المجلس الثاني : في يوم عرفة مع عيد النحر ، أعياد المؤمنين في الجنة ، ط: دار الحديث ، القاهرة)

عن عقبة بن عامر قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : يوم عرفة و يوم النحر وأيام التشريق عيدنا أهل الإسلام ، وهي أيام أكل و شرب . (سنن الترمذي : (١ / ١٦٠) أبواب الصوم، باب ماجاء في كراهية الصوم أيام التشريق ، ط: الميزان ، لاهور)

اسلام میں صرف دو عیدیں ہیں

اسلام میں صرف دو عیدیں ہیں، عید الفطر اور عید الاضحیٰ ،ان دو دنوں کے علاوہ کسی اور دن کو اپنی طرف سے عید منانے کے لئے مقرر کرنا جائز نہیں۔امام عبد الرحمٰن بن احمد بن رجب حنبلی رحمہ اللہ اپنی کتاب "لطائف المعارف فیما لمواسم العام من الوظائف" میں تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت طاؤس رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

> تم کسی مہینے کو عید نہ بناؤ، اور نہ کسی دن کو عید بناؤ، اصل بات یہ ہے کہ شریعت نے جس دین کو عید کا دن بنانے کا حکم دیا ہے، اس دن کے علاوہ کسی اور دن کو عید بنانا شریعت میں جائز نہیں ہے، چنانچہ ان دنوں میں یوم الفطر، یوم الاضحیٰ ، اور ایام تشریق ہیں، یہ سالانہ عیدین ہیں، جبکہ جمعہ کا دن، ہفتہ وار عید کا دن ہے، ان کے علاوہ باقی کسی دن کو عید یا کوئی جشن کا موسم بنانا بدعت ہے، اس کی شریعت میں کوئی اصل اور بنیاد نہیں۔ (۱)

عید الفطر

پورے سال میں رمضان المبارک کا مہینہ سب سے افضل اور بہتر ہے، اور یہ

(۱) وعن معمر عن ابن طاوس عن ابیه قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : لاتتخذوا شهرا عيدًا ولا تتخذوا يومًا عيدًا . (مصنف عبد الرزاق : (۲۹۱/۴)

وأصل هذا : أنه لايشرع ان يتخذ المسلمون عيدًا إلاّ ماجاء ت الشريعة باتخاذه عيدًا وهو يوم الفطر ويوم الأضحى وآيام التشريق وهي أعياد العام ويوم الجمعة وهو عيد الأسبوع وما عدا ذلك فاتخاذه عيدًا و موسمًا بدعة لا أصل له في الشريعة . (لطائف المعارف فيما لمواسم العام من الوظائف للإمام الحافظ ابن رجب الحنبلي : (ص: ۱۶۵) وظيفة شهر رجب ، أحكام شهر رجب ، قبيل : ماجاء في صلاة الرغائب ، ط: دار الحديث القاهرة)

عن ابن طاوس عن أبيه قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : لاتتخذوا شهرًا عيدا، ولاتتخذوا يومًا عيدًا . (مصنف عبد الرزاق : (۲۹۱/۴) كتاب الصيام ، باب صيام أشهر الحرم، رقم الحديث : ۷۸۵۳ ، ط: مجلس علمي)

ایک بہت بڑی اور عظیم نعمت ہے، بلکہ بہت ساری نعمتوں کا مجموعہ ہے، اور اس مہینہ میں سب سے زیادہ رحمتیں نازل ہوتی ہیں، اللہ تعالیٰ کے نیک اور مقبول بندے اس مہینے میں اپنے مالک کو راضی کرنے کے لئے رات دن عبادت کرتے ہیں، دن کو روزہ رکھتے ہیں، رات کو اضافی عبادت تراویح پڑھتے ہیں، اور ذکر واذکار، تلاوت، تسبیح کلمہ اور درود شریف وغیرہ کا ورد کرتے ہیں، اس لئے روزہ دار کو روزہ پورا کرنے کی بہت ہی خوشی ہوتی ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ روزہ دار کو دو خوشیاں نصیب ہوتی ہیں، ایک خوشی جو اس کو افطار کے وقت ہوتی ہے اور دوسری خوشی جو اسے اپنے رب سے ملاقات کے وقت ہوگی۔ (۱)

یہی وجہ ہے کہ رمضان المبارک ختم ہوتے ہی اگلے دن عید الفطر کا دن ہوتا ہے، رمضان المبارک میں ہر دن ایک ایک روزہ کا افطار ہوتا ہے، اور اس کی خوشی ہوتی ہے، مگر عید الفطر کے دن پورے مہینے کا افطار ہوتا ہے، اور پورے مہینے کے افطار کی اکٹھی خوشی ہوتی ہے، اس لئے اس کو "عید الفطر" کہتے ہیں۔

عیدین کا دن امت مسلمہ کے لئے خوشی کا دن ہے

عید الفطر کا دن تمام امت مسلمہ کے لئے عید اور خوشی کا دن ہوتا ہے، کیونکہ اس دن روزہ داروں میں سے جو کبیرہ گناہ کے مرتکب تھے ان کو جہنم سے آزاد کر کے نیک لوگوں میں اور اللہ تعالیٰ کے خاص بندوں میں شامل کیا جاتا ہے، اس سے بڑھ کر خوشی کا دن اور کیا ہو سکتا ہے، اس لئے رمضان المبارک کے روزے مکمل ہونے کے بعد عید الفطر کا دن آتا ہے۔

---

(۱) عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: للصائم فرحتان: فرحة حين يفطر و فرحة حين يلقى ربه. (سنن الترمذي: (۱/۱۵۹) أبواب الصوم، باب ماجاء في فضل الصوم، ط: مكتبة الميزان، لاهور)

اسی طرح بقرہ عید بڑی عید ہے اس سے پہلے ۹/ذی الحج عرفہ کے دن عالم اسلام کے مسلمان ایک عظیم الشان اجتماعی عبادت یعنی حج کی تکمیل کر رہے ہوتے ہیں، اس لئے عرفہ کا دن بہت ہی عظیم دن ہے، اس جیسا دن دنیا والوں نے دیکھا ہی نہیں، اس دن سب سے زیادہ لوگوں کو جہنم سے آزاد کیا جاتا ہے، عید کے ان دو دنوں میں جن لوگوں کو جہنم سے آزاد کیا جاتا ہے واقعی ان کے لئے عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن عید کے دن ہیں، اور جو لوگ بدقسمتی اور بدنصیبی سے ان دونوں دنوں میں اپنے آپ کو جہنم سے آزاد نہ کر سکے ان کے لئے یہ دو دن عید اور خوشی کے دن نہیں، بلکہ وعید اور غمی کے دن ہیں۔ (۱)

لیس عید المحب قصد المصلی

وانتظار الأمیر والسلطان

انما العید ان تکون لدی اللّٰہ

کریمًا مقربًا في أمان

ترجمہ: عاشق کی عید، عیدگاہ کا قصد کرنا اور امیر اور بادشاہ کا انتظار کرنا نہیں، عید تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک عزت والا، مقرب بندہ ہو اور امن میں ہو، ناکامی کا ڈر نہ ہو۔

---

(۱) وانّما كان يوم الفطر من رمضان عيدًا لجميع الأمة ؛ لأنّه تعتق فيه أهل الكبائر من الصائمين من النّار ، فيلتحق فيه المذنبون بالأبرار ، كما أنّ يوم النحر هو العيد الأكبر ؛ لأنّ قبله يوم عرفة وهو اليوم الّذي لايرى فيه يوم من الدنيا أكثر عتقاء من النّار منه ، فمن اعتق من النّار في اليومين فله يوم عيد ، ومن فاته العتق في اليومين فله يوم وعيد الخ . (لطائف المعارف فيما لمواسم العام من الوظائف للإمام الحافظ ابن رجب الحنبلي : (ص: ۲۸۹) المجلس السادس في وداع رمضان ، حديث المنبر ، ط: دار الحديث القاهرة)

عید کا دن انعام کا دن ہے

عید خود آتی ہے اور خود جاتی ہے، لوگ عید کریں یا نہ کریں، عید منائیں یا نہ منائیں رمضان المبارک کا مہینہ ختم ہوتے ہی شوال کی پہلی تاریخ کو عید الفطر آجاتی ہے، اپنے ساتھ خیر، خیریت، خوشی، خوشخبری، رحمتیں اور برکتیں لاتی ہے۔ عید نئے کپڑے، نئے زیورات، نئے پردے، نئے قالین، نئے صوفے، نئے جوتے، نئی گاڑی، نیا مکان، خاص پکوان، ہلا گلا، شور شرابہ، اور کھیل کود وغیرہ کا نام نہیں ہے، عید کا دن، رمضان المبارک کے مہینہ کو اچھی طرح نماز تلاوت، روزہ، تراویح، عبادت اور صدقہ خیرات کر کے اچھی طرح گزارنے والے خوش قسمت مسلمانوں کے لئے انعام کا دن ہے، عید کی صبح اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان سب کی مغفرت کردی جاتی ہے، اور انہیں اجر وثواب عطا فرمایا جاتا ہے، یوں ان لوگوں کے لئے عید کا دن عید ہو جاتی ہے، اور زمین سے آسمان تک بلکہ آسمان سے عرش تک ان کی عید چمکتی ہے اور اللہ کی معصوم مخلوق فرشتوں میں ان کے تذکرے ہوتے ہیں۔

اور جو لوگ عید کے دن غلط رسومات، کھیل کود اور گناہوں کے کام میں مبتلا ہو کر اللہ اور اس کے رسول کو ناراض کرتے ہیں، ان کے لئے عید کا دن انعام کا دن نہیں ہے، بلکہ حسرت اور افسوس کا دن ہے، اللہ تعالیٰ سب کو عبادت اور نیک کام کرنے کی توفیق عطا فرمائیں آمین۔

عید کا پیغام

عید کے بہت سارے پیغامات ہیں، ان میں سے چند یہ ہیں:

۱۔ ہر آدمی عید کے دن اپنا محاسبہ کرے، ایک سال کے اپنے اعمال کا جائزہ لے اگر اعمال اچھے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے قرب اور رضا مندی کا سبب ہیں تو اللہ تعالیٰ کا

شکر ادا کرے، اور مزید توفیق کا طلب گار بنے، اور اگر خدانخواستہ اعمال برے ہیں، اللہ تعالیٰ کو ناراض کرنے کا سبب ہیں، تو اللہ کے دربار میں عاجزی، انکساری، ندامت اور گریہ وزاری کے ساتھ جھک جائے، معافی مانگے، اور رحمت کا خواستگار بنے، برے اعمال سے بچنے کا عہد کرے اور آئندہ کے لئے نیک اعمال کی توفیق مانگے۔

۲۔ عید کا ایک پیغام یہ بھی ہے کہ خوشی میں نئے لباس، اچھے کھانے، زیب و زینت، دوست احباب اور رشتہ داروں کے میل ملاقات میں اس قدر مست اور دیوانہ نہ ہو کہ دین و شریعت سب کچھ بھول جائے، اللہ و رسول یاد ہی نہ رہیں، اور ایسے ضرورت مند بھائی وغیرہ یاد ہی نہ رہیں جو اپنی ضرورت، غربت اور مجبوری کی وجہ سے عید کی خوشیوں میں شریک نہیں ہو سکتے، اپنے رب کو یاد رکھیں، اور اپنے بھائیوں کو بھی یاد رکھیں۔

۳۔ عید کے دن ہر آدمی خود نیند سے اٹھتا ہے خود غسل کرتا ہے خود کپڑے بدلتا ہے، اور خود خوشبو لگاتا ہے اور خود چل کر عید گاہ جاتا ہے اور اپنی نماز خود پڑھتا ہے، عنقریب سب پر ایک دن ایسا آ رہا ہے کہ نہ خود غسل کر پائے گا نہ خود کپڑے بدل سکے گا، نہ خوشبو لگا سکے گا، نہ خود چل کر جنازہ گاہ تک جا سکے گا، بلکہ سب کچھ زندہ لوگوں پر انجام دینا لازم ہوگا، عید کے دن اس دن کو بھی یاد رکھیں۔

عید اور جوڑ

اسلام عبادت، اطاعت، وحدت، اخوت بھائی چارگی اور ہمدردی کا مذہب ہے وہ انسانیت کے لئے نجات کا پیغام ہے، دنیا اور آخرت کی کامیابی اور کامرانی کا ضامن ہے، اسلام کی خاص خصوصیت یہ ہے کہ وہ مساوات اور انصاف کا علمبردار ہے، عرب عجم میں، کالے گورے میں، امیر اور فقیر میں، آقا اور غلام میں امتیاز اور فرق کا قائل نہیں ہے، البتہ جو سب سے زیادہ متقی اور پرہیزگار ہوگا اس کا مقام اللہ کے

نزدیک زیادہ ہوگا۔

اسلام نے دنیا کے تمام رنگ ونسل کے مسلمانوں کو جوڑ کر ایک جسم کے مانند کردیا، جس طرح پانچ مختلف قسم کی انگلیوں کو ہتھیلی نے جوڑ کر ایک کردیا چھوٹی، بڑی، لمبی اور مختصر میں کوئی فرق نہیں رکھا سب کو ایک جیسا ہی جوڑا ہے، اسی طرح اسلام نے بھی مشرق ومغرب، جنوب وشمال کے مسلمانوں کو ایک ہی دین پر جوڑا ہے، اب جوڑ کا اندازہ اس سے لگا سکتے ہیں، کہ محلّہ کے لوگوں کو جوڑنے کے لئے پانچ وقت کی نمازوں کو جماعت کے ساتھ ادا کرنے کا حکم دیا، پھر چند محلّوں اور مختلف علاقوں کو آپس میں جوڑنے کے لئے جمعہ کی نماز کے اجتماع کو لازم کیا اور مسلسل تین جمعہ تک جمعہ کی نماز میں شرکت نہ کرنے کو نفاق کی علامت کہا، اور اس میں جلد از جلد شرکت کرنے والوں کی بڑی فضیلت بیان کی، اور بہت سارے علاقوں اور محلوں کے لوگوں کو جمع کرنے کے لئے سال میں دو دفعہ عید کی نماز مقرر کی تاکہ سب اس میں اکٹھے ہوجائیں پھر ہر سال پوری دنیا کے مسلمانوں کو جوڑنے کے لئے حج مبارک کے اجتماع کو لازم کردیا، چنانچہ جب ان اجتماعات میں مسلمان عبادت کرنے کے لئے اللہ کے سامنے کھڑے ہوتے ہیں، تو بادشاہ اور عوام مالک ومملوک، بندہ اور آقا، امیر وغریب، عربی عجمی، کالے گورے، عالم اور جاہل، بچے اور بوڑھے کی تمام تر تمیزیں اور فرق ختم ہوجاتے ہیں۔

شاعر مشرق علامہ اقبال فرماتے ہیں:

آگیا عین لڑائی میں اگر وقت نماز

قبلہ رو ہو کے زمیں بوس ہوئی قوم حجاز

ایک ہی صف میں کھڑے ہوگئے محمود و ایاز

نہ کوئی بندہ رہا اور نہ کوئی بندہ نواز

یاد رہے کہ جب مسلمان اللہ تعالیٰ کو منانے کے لئے پانچ وقت کی نماز کی

جماعت یا جمعہ یا عید یا حج وغیرہ میں اجتماعی طور پر اکٹھے ہوتے ہیں، تو اس وقت اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت نازل ہوتی ہے، گناہ معاف ہوتے ہیں، اور دعائیں قبول ہوتی ہیں۔

غرض کہ عید کا اجتماع مسلمانوں کے اتحاد کا مظہر ہے، رحمت نازل ہونے کا ذریعہ ہے، اور خیر و برکت سے مالا مال ہونے کا وسیلہ ہے۔ (۱)

فرشتوں کی عید

روایت میں آتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نصف شعبان کی رات ہوتی ہے، تو اللہ اپنی مخلوق کو جھانکتا ہے، مومنوں کو تو بخش دیتا ہے، کافروں کو ڈھیل دیتا ہے، اور کینہ رکھنے والوں کو اس وقت تک چھوڑے رکھتا ہے کہ وہ کینہ کو ترک کردیں، یہ بھی کہا گیا ہے کہ جس طرح زمین پر مسلمانوں کے لئے عید کے دو دن ہیں اسی طرح آسمان پر فرشتوں کے لئے دو راتیں ہیں، شب برأت اور شب قدر اور مسلمانوں کے لئے دو دن عید الفطر اور عید الاضحیٰ ہیں۔ مسلمانوں کی عید دن میں ہوتی ہے اور ملائکہ کی عید رات میں، فرشتے سوتے نہیں ہیں، اس لئے ان کی عید رات کو ہوتی ہے، اہل ایمان سوتے ہیں اس لئے ان کی عید دن میں ہوتی ہے۔ (۲)

جنت میں ایمانداروں کی عید

عام طور پر لوگ سمجھتے ہیں کہ عید صرف دنیا میں ہے، اور دنیا ختم ہونے کے بعد

(۱) حکمۃ التشریع وفلسفتہ (۱/ ۱۳۷۔ ۱۳۹) الحکمۃ فی صلاۃ العیدین، ط: انصاری کتب خانہ، کابل۔

(۲) وقد روی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم أنہ قال: إذا کان لیلۃ النصف من شعبان اطلع اللہ علی خلقہ اطلاعۃ، فیغفر للمؤمنین ویمھل للکافرین، ویدع أھل الحقد بحقدھم حتی یدعوہ، قیل: إنّ للملائکۃ لیلتي عید في السماء کما أنّ للمسلمین یومي عید في الأرض، فعید الملائکۃ لیلۃ البراءۃ ولیلۃ القدر، وعید المؤمنین یوم الفطر ویوم الأضحی، وعید الملائکۃ باللیل؛ لأنھم لاینامون، وعید المؤمنین بالنھار؛ لأنھم ینامون. (الغنیۃ لطالبی طریق الحق: (۱/ ۱۹۲) فصل في لیلۃ البراءۃ وما خصت بہ من الرحمۃ والکرامۃ والفضائل، و فیہ فصل في سبب تسمیتھا لیلۃ البراءۃ، ط: مکتبہ خاور لاھور)

یہ سلسلہ ختم ہوجائے گا، پھر کبھی عید کا موقعہ نہیں آئے گا، حالانکہ ایسا نہیں ہے بلکہ دنیا ختم ہونے کے بعد آخرت کی زندگی شروع ہوجائے گی، اور میدان حشر میں بالغ ہونے سے لے کر موت تک کے ایک ایک لمحہ اور ایک ایک منٹ کا حساب وکتاب دنیا دینا پڑے گا، اور حساب وکتاب میں جو کامیاب ہوں گے ان کو جنت ملے گی، اور جنت میں صرف ایماندار جائیں گے، غیر مسلم، کفار، منافق جنت میں نہیں جائیں گے، غیر مسلموں کے ساتھ جنت کا کوئی تعلق نہیں، نہ جنت غیر مسلموں کے لئے ہے، نہ غیر مسلم جنت کے لئے ہے جنت صرف اور صرف مسلمان ایمانداروں کے لئے خاص ہے، اور غیر مسلم دوزخ کے لئے اور دوزخ غیر مسلموں کے لئے ہے۔

اور جنت کی نعمتوں کا اندازہ لگانا کسی کے بس کی بات نہیں ہے، دل جو چاہے گا وہ حاضر ہوجائے گا، اس کے لئے محنت مشقت اور انتظار، صف بندی اور ٹکٹ ٹوکن کی ضرورت نہیں ہوگی، دل میں خیال آتے ہی وہ چیز حاضر ہوجائے گی کوئی نعمت ایسی نہیں ہوگی جو جنت میں نہیں ہوگی، کوئی خواہش ایسی نہیں ہوگی جو اس میں پوری نہیں ہوگی، لیکن ان تمام نعمتوں میں سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کا دیدار ہوگا، ایمانداروں کو جنت میں جس دن اللہ تعالیٰ کا دیدار ہوگا اور زیارت ہوگی، اس دن اللہ تعالیٰ ایمانداروں کا انتہائی درجہ اکرام کریں گے، اپنی تجلّی سے نوازیں گے اور رضامندی اور خوشنودی کا پروانہ بھی دیں گے، اور یہ دیدار صرف اور صرف اپنے فضل وکرم سے کرائیں گے، اس لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے دیدار اور زیارت کو ''زیادۃ'' کے لفظ سے تعبیر کیا ہے: ﴿ للّذین أحسنوا الحسنیٰ وزیادۃ ﴾

اللہ تعالیٰ سے ملاقات اور دیدار کا دن جنت میں ایمانداروں کے لئے عید کا دن ہے، عاشق کو جس دن اپنے محبوب کا قرب حاصل ہوتا ہے، وہ دن اس کے لئے عید کا دن ہوتا ہے۔

شاعر کہتا ہے:

ان یومًا جامعًا شملی بھم   ذاک عید لیس لی عید سواہ

ترجمہ: جو دن مجھے ان کے ساتھ کردیگا، وہ دن میرے لئے عید کا دن ہوگا، اس دن کے علاوہ کوئی اور دن میرے لئے عید نہیں ہے (کیونکہ وہ دن محبوب کے قریب ہونے کا دن ہے)[1]

دنیا کی عید کے ایام میں جنت میں بھی عید ہوگی

مسلمانوں کے لئے دنیا میں جس دن عید ہوتی ہے جنت میں بھی انہی ایام میں مسلمانوں کے لئے عید ہوگی، جس طرح عید کے دن عید کی نماز پڑھنے کے لئے عیدگاہ میں مسلمان جمع ہوتے تھے، اسی طرح ان ایام میں مسلمان اللہ تعالیٰ کے دیدار کے لئے ایک جگہ پر جمع ہوں گے اور اللہ تعالیٰ سب کے سامنے ظاہر ہوں گے، اور سب اللہ تعالیٰ کی زیارت کریں گے، دنیا کے جمعہ کے دن کو جنت میں یوم المزید کہتے ہیں، دنیا کے عید الفطر اور عید الاضحٰی کے دن جنت والے جنت میں اللہ تعالیٰ کی زیارت کے لئے جمع ہوں گے، اور سب اللہ تعالیٰ کی زیارت کر کے عید منائیں گے، اور ان دونوں دنوں میں مردوں کے ساتھ خواتین بھی شریک ہوں گی، یہ دونوں عیدیں عام جنت والوں کے

---

(۱) أعياد المؤمنين في الجنة:

وأمّا أعياد المؤمنين في الجنة فهي أيّام زيارتهم لربّهم عزّوجلّ فيزورونه، ويكرمهم غاية الكرامة، ويتجلّى لهم وينظرون إليه، فما أعطاهم شيئًا هو أحب إليهم من ذلك، وهو الزيادة الّتي قال الله تعالىٰ فيها: ﴿ للّذين أحسنوا الحسنىٰ وزيادة ﴾ ليس للمحب عيد سوى قرب محبوبة.

ان يومًا جامعًا شملي بهم   ذاک عيد ليس لي عيد سواه

(لطائف المعارف فيما لمواسم العام من الوظائف للإمام الحافظ ابن رجب الحنبلي: (ص: ۳۷۲) الفصل الثاني: في فضل عشر ذي الحجة الخ، المجلس الثاني في يوم عرفة مع عيد النحر، أعياد المؤمنين في الجنّة، ط: دار الحديث القاهرة)

لئے ہیں، البتہ خاص جنت والوں کی عید ہر روز ہوگی، اور ہر روز صبح شام دومرتبہ اللہ تعالیٰ کی زیارت کریں گے، خاص اور مقرب لوگوں کے لئے دنیا میں ہر روز عید تھی جنت میں بھی ہر روز عید ہوگی۔

حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا کہ جن دنوں میں بندہ اللہ کی نافرمانی نہیں کرتا ہے، وہ تمام ایام اس کے لئے عید ہیں، مؤمن جس دن کو مولیٰ کی عبادت، ذکر اور شکر میں گزار دیتا ہے، وہ دن اس کے لئے عید ہے۔ (۱)

دوسری قوموں کی عید

غیر مسلم قومیں اپنے تہوار اور جشن کے دن کھیل کود، فضول بات اور گناہ کے کام میں گزار دیتی ہیں، مگر مسلمانوں پر اللہ تعالیٰ کا خاص انعام ہے کہ ان کی خوشی کے دن کو بھی عبادت کا دن بنادیا، چنانچہ رمضان المبارک عبادت میں خیر وخوبی کے ساتھ گزارنے کی خوشی منانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے مزید عبادتیں مقرر فرمائیں، ایک تو عید کی نماز، دوسرے صدقہ فطر، نماز سے اللہ کو راضی کیا اور صدقۂ فطر سے غریبوں کی دعائیں لیں، روزے کی کمی کی تلافی بھی ہوگئی، اور غریبوں کو خوشی میں شریک بھی کرلیا، یہ فرق ہے مسلمانوں اور دوسری قوموں کی عید میں۔

---

(۱) كل يوم كان للمسلمين عيدًا في الدنيا فإنّه عيد لهم في الجنة، يجتمعون فيه على زيارة ربهم، ويتجلى لهم فيه، ويوم الجمعة يدعى في الجنة يوم المزيد، ويوم الفطر والأضحى، يجتمع أهل الجنة فيهما للزيارة، وروى أنّه يشارك النّساء الرجال فيهما كما كن يشهدن العيدين مع الرجال دون الجمعة، فهذا لعموم أهل الجنة، فأمّا خواصهم فكل يوم لهم عيد، يزورون ربّهم كل يوم مرتين بكرة وعشيا.

الخواص كانت أيّام الدنيا كلها لهم أعيادًا، فصارت أيّامهم في الآخرة كلها أعيادًا.

قال الحسن: كل يوم لا يعصى الله فيه فهو عيد، كل يوم يقطعه المؤمن في طاعة مولاه وذكره وشكره فهو له عيد. (لطائف المعارف لابن رجب الحنبلي: (ص: ٣٤٢) الفصل الثاني في يوم عرفة مع عيد النحر، أعياد المؤمنين في الجنة، ط: دار الحديث القاهرة، و: (ص: ٣١٧) المجلس الثاني في يوم عرفة مع عيد النحر، ط: دار الكتب العلمية، بيروت)

مسلم اور غیر مسلم کی عیدوں میں فرق

ایک مرتبہ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں چند یہودی علماء حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ آپ کے قرآن میں ایک ایسی آیت ہے جو اگر یہودیوں پر نازل ہوتی تو وہ اس آیت کے نازل ہونے پر اس دن عید کا ایک جشن مناتے، آپ نے پوچھا وہ کونسی آیت ہے؟ تو انہوں نے جواب میں سورۂ مائدہ کی آیت: ﴿الیوم اکملت لکم دینکم﴾ تلاوت کی، آپ نے فرمایا: ہاں ہم جانتے ہیں کہ یہ آیت کس جگہ اور کس دن نازل ہوئی اس میں اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ وہ دن ہمارے لئے دوہری عید کا دن تھا، ایک عرفہ، دوسرے جمعہ۔

مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ نے اپنی تفسیر ''معارف القرآن'' میں لکھا ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے اس جواب میں ایک اسلامی اصول کی طرف بھی اشارہ ہے، جو تمام دنیا کے اقوام و مذاہب میں اسلام ہی کی طرۂ امتیاز ہے، وہ یہ کہ ہر قوم اور مذہب و ملت کے لوگ اپنے خاص خاص تاریخی واقعات کے دنوں کی یادگاریں مناتے ہیں، اور ان ایام کو ان کے یہاں ایک عید یا تہوار کی حیثیت حاصل ہوتی ہے، لیکن اسلام نے ان تمام رسوم جاہلیت اور شخصی یادگاروں کو چھوڑ کر اصول و مقاصد کی یادگاریں قائم کرنے کا اصول بنادیا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خلیل اللہ کا خطاب دیا گیا اور قرآن میں ان کے امتحانات اور ان سب میں مکمل کامیابی کو سراہا گیا ہے، لیکن نہ ان کی، نہ ہی ان کے صاحبزادے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی پیدائش یا موت کا دن منایا گیا، مگر ان کے اعمال میں جو چیزیں دین کے مقاصد سے متعلق تھیں ان کی یادگاروں کو نہ صرف محفوظ رکھا گیا، بلکہ آئندہ آنے والی نسلوں کے دین و مذہب کا جز اور فرض و واجب قرار دیا گیا، جیسے قربانی، ختنہ، صفا مروہ کی سعی وغیرہ۔

یہ ان بزرگوں کے ایسے افعال کی یادگاریں ہیں، جو انہوں نے اپنے نفسیاتی جذبات اور طبعی تقاضوں کو اللہ کی رضا جوئی کے مقابلے میں کچلتے ہوئے ادا کئے، جس میں ہمارے لئے یہ سبق ہے کہ اپنی محبوب سے محبوب چیز کو اللہ کی رضا کے لئے قربان کر دینا چاہیے۔

خلاصہ یہ ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے اس جواب نے یہ بتلا دیا کہ یہود و نصاریٰ کی طرح ہماری عیدیں تاریخی واقعات کے تابع نہیں ہیں۔

غلط فہمی

موجودہ زمانے میں بعض لوگ عید کے مقدس اور مبارک دن کو کرسمس، ہولی، دیوالی اور بسنت جیسا کوئی تہوار سمجھے بیٹھے ہیں، ایک مسلمان اور کافر کے درمیان عید کے دن اور بڑے دن منانے میں واضح فرق ہوتا ہے، غیر مسلم کافروں کے خیال میں تہوار کا مطلب شہوت، لذت، آزادی، بے راہ روی، انارکی، مادر پدر آزادی، غفلت، چھٹی، فخر، نمائش اور درندگی ہے، وہ اس دن شراب کباب میں اور دل بھر کے گناہ میں مبتلا ہوتے ہیں، اور اپنے نامۂ اعمال کو سیاہ کاری سے بھرتے ہیں، اور ان کے مالدار لوگ اپنے مال و دولت کی نمائش کر کے غریبوں کا دل دکھاتے ہیں اور اپنی مصنوعی شان بڑھانے کی کوشش کرتے ہیں۔

غیر مسلم کے ہاں تہوار کے دن عقل، اخلاق اور ہر ضابطے سے آزادی ہوتی ہے اور وہ اشرف المخلوقات ہونے کے باوجود اس دن ایک ایسے جنگلی اور وحشی جانور کی طرح ہو جاتے ہیں، جسے پنجرے سے باہر نکال دیا گیا ہو۔

آج کل اکثر لوگوں پر کافروں کے ساتھ دوستی اور صحبت کی وجہ سے اتنا برا اثر ہوا ہے کہ انہوں نے مسلمانوں کے پاکیزہ، برکت اور رحمت والے عید کے دن کو

کافروں کے تہوار جیسا سمجھ لیا ہے، اور وہ عید کے دن مسلمان ہونے کے باوجود ان تمام کاموں کی نقل اتارنے کی کوشش کرتے ہیں جو کافر اپنے تہوار میں کرتے ہیں، حالانکہ یہ بہت بڑی غلط فہمی ہے۔

عید یا وعید

عید ایک پر لطف اور مبارک دن ہے، مگر ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ واقعی عید کا دن ہمارے لئے عید ہی کا دن ہے یا وعید کا دن ہے۔

جو لوگ رمضان المبارک میں اللہ تعالیٰ کے سراپا اطاعت گزار بنے رہے، دن میں روزے رکھے اور رات میں تراویح وغیرہ عبادات کرتے رہے، قرآن مجید کی تلاوت، ذکر واذکار، درود شریف اور استغفار کرتے رہے اور اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوگئے، اور ان کے گناہوں کو معاف کردیا، اور ہر قسم کی روحانی بیماریوں سے دل کو صاف کردیا، ان کے لئے عید کا دن واقعی عید کا دن ہے۔

اور جو لوگ رمضان المبارک جیسا رحمت اور مغفرت کا عظیم مہینہ ملنے کے باوجود اپنے رب کو راضی نہیں کرتے، توبہ اور گریہ زاری کرکے اپنے گناہوں سے چھٹکارا حاصل نہیں کرتے، اور جہنم جیسے خطرناک جیل خانہ سے آزادی کا پروانہ حاصل کرنے کی کوشش نہیں کرتے اور انتہائی درجہ کی بے حیائی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے احکامات کو توڑتے ہیں، اور ازلی دشمن شیطان ملعون کی پیروی کرتے ہیں، اور اس کے آلہ کار اور نمائندے بنے رہتے ہیں ان کے لئے عید کا دن عید اور خوشی کا دن نہیں ہے، بلکہ وعید کا دن ہے، ہاں اگر یہ لوگ موت سے پہلے پہلے اپنے گناہ اور نافرمانیوں پر نادم اور شرمندہ ہوکر اللہ تعالیٰ سے معافی مانگیں گے اور اپنے عمل کو درست کرلیں گے تو اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا ہے وہ بے انتہا مہربان اور نہایت رحم والا ہے۔

پانچ وقت کی نمازیں عید کی نماز سے زیادہ اہم ہیں

عید کی نماز واجب ہے، اور سال میں صرف دومرتبہ عید کی نماز پڑھنے کا موقع آتا ہے، اور روزانہ پانچ وقت کی نمازیں فرض ہیں، اور فرض کی اہمیت واجب سے بہت زیادہ ہے، اس لئے روزانہ کی پانچ وقت کی نمازوں کی اہمیت عید کی نماز سے بہت ہی زیادہ ہے، قیامت کے دن تمام عبادات میں سب سے پہلے نماز کا حساب ہوگا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن آدمی سے سب سے پہلے نماز کا حساب لیا جائے گا، اگر نماز درست ہوگئی تو سارے اعمال درست ہو جائیں گے اور اگر نماز خراب ہوگئی تو سارے اعمال خراب ہو جائیں گے۔ (۱)

ایک اور حدیث میں ہے کہ قیامت کے دن سب سے پہلے بندے کی نماز کا حساب لیا جائے گا، اگر نماز درست ہوگی تو وہ کامیاب ہوگا اور نجات مل جائے گی، اور اگر نماز خراب ہوگی تو وہ برباد ہوگا اور نقصان اٹھائے گا۔ (۲)

نماز مومن کی معراج ہے، نماز قبر کی تاریکی دور کرنے کے لئے روشنی ہے، اور آخرت میں کامیاب ہونے کی حجت اور گواہ ہے، بے نمازی کا حشر فرعون، ہامان، قارون اور منافقوں کے سردار ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔

نماز کسی حال میں بھی معاف نہیں ہے، آدمی خواہ سفر میں ہو خواہ گھر میں ہو،

---

(۱) عن أنس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم أوّل ما یحاسب به العبد یوم القیمة الصلاة، فإن صلحت صلح له سائر عمله، وإن فسدت فسد سائر عمله. (المعجم الأوسط: (۲/ ۵۱۲) باب الألف، من اسمه أحمد، رقم الحدیث: ۱۸۸۰، مکتبة المعارف، ریاض، الأولى: ۱۴۰۶ھ، ۱۹۸۶ء)

(۲) ان اول مایحاسب به العبد یوم القیمة من عمله صلاته، فإن صلحت فقد أفلح وأنجح، وإن فسدت فقد خاب و خسر. (سنن الترمذي: (۱/ ۹۴) أبواب الصلاة، باب ماجاء إنّ أوّل ما یحاسب به العبد یوم القیامة الصلاة، المیزان، لاهور)

خواہ زمین پر ہو، خواہ فضاء اور خلاء میں، خواہ گاڑی میں ہو، خواہ جہاز میں، خواہ چاند پر ہو، خواہ مریخ پر، خواہ خشکی میں ہو خواہ سمندر میں، بیمار ہو یا تندرست ہو، ہر حال میں نماز فرض ہے، یہاں تک کہ مجاہدین جو کافروں سے آمنے سامنے لڑتے ہیں، اس حال میں بھی نماز معاف نہیں ہے، اور لڑائی کے دوران نماز ادا کرنے کا کیا طریقہ ہے، اس کو صلاۃ الخوف کے نام سے پوری تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے، اگر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کی قدرت نہیں تو بیٹھ کر پڑھے، اور اگر بیٹھ کر بھی نماز پڑھنے کی قدرت نہیں تو لیٹ کر اشارہ سے پڑھے، تب بھی نماز معاف نہیں، اس لئے اس بات کو اچھی طرح سمجھنا چاہیے، اور اس بات پر خوب غور کرنا چاہیے کہ سال میں صرف دو مرتبہ عید کی نماز پڑھنے سے کام نہیں بنے گا، اور آخرت میں کامیابی حاصل نہیں ہوگی، بلکہ پانچ وقت کی نمازوں کو اپنے اپنے وقتوں پر پابندی سے ادا کرنا ضروری ہے، جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین، ائمہ مجتہدین اور تمام اولیاء کرام نے ادا کی، اگر بالغ ہونے کے بعد نماز ادا نہیں کی تو وہ نمازیں ذمہ میں رہ گئی ہیں، جب تک ان نمازوں کی قضا ادا نہیں کریں گے اور تاخیر سے ادا کرنے پر توبہ واستغفار نہیں کریں گے تب تک گناہ معاف نہیں ہوگا، اور دنیا اور آخرت میں کامیابی حاصل نہیں ہوگی، نقصان اور خسارہ ہوگا، اس لئے آج زندگی میں تلافی کا وقت ہے تلافی کرلیں، کل موت کے بعد تلافی کی کوئی صورت نہیں ہوگی، کوئی موقع نہیں ملے گا، اور کوئی ساتھ دینے والا نہیں ہوگا، دنیا کی تجارت، کاروبار، کارخانہ کام نہیں آئے گا۔

کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی وجہ سے صرف ایک دن مبارک ہوا؟

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کا تذکرہ رحمت اور برکت کا باعث ہے، اس سے کوئی مسلمان انکار نہیں کرسکتا، بلکہ یہ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق ومحبت اور الفت میں زیادتی اور ترقی کا ذریعہ ہے، لیکن سوچنے کی بات یہ

ہے کہ امام الانبیا، فخر رسل تاجدار مدینہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد سے پورے سال میں صرف ایک دن مبارک ہوا؟ کہ اس میں تو جشنِ عید منایا جائے باقی ایام میں نہ منایا جائے، حالانکہ اہلسنت والجماعت کا عقیدہ ہے کہ جس دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے صرف وہی دن نہیں بلکہ وہ ہفتہ، وہ مہینہ، وہ سال وہ صدی وہ زمانہ سب مبارک ہیں، لیکن دن منانے کا طریقہ صرف ان قوموں میں بڑی بات ہوگی، جن میں حیرت انگیز کارناموں کے اعتبار سے باکمال افراد گنتی کے چند آدمی ہوں، اسلام میں اگر دن منانے کا سلسلہ شروع کیا جائے تو کوئی دن، دن منانے سے خالی نہیں ہوگا، ایک لاکھ چوبیس ہزار یا دو لاکھ سے زائد تو صرف انبیاء کرام ہیں، جن میں سے ہر ایک نبی کی پیدائش بلکہ ان کے حیرت انگیز کارناموں کی ایک لمبی چوڑی فہرست ہے، پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک زندگی کو دیکھا جائے تو آپ کی زندگی کا کوئی دن بھی ایسے کارناموں سے خالی نہیں ہے، بچپن سے جوانی تک کے وہ تمام کمالات جو سیرت، تاریخ اور حدیث کی کتابوں میں موجود ہیں وہ بے مثال ہیں، یہاں تک کہ پورے عرب نے آپ کو "امین اور صدوق" کا لقب دیا، کیا یہ واقعات اور کمالات ایسے نہیں کہ مسلمان ان کی یادگار منائیں، اسی طرح آپ کے ہزاروں معجزات یادگار منانے کی چیزیں ہیں، اگر عقیدت اور بصیرت کے ساتھ آپ کی زندگی پر نظر ڈالیں تو آپ کی مبارک زندگی کا ہر دن، ہر گھنٹہ، ہر لمحہ یادگار منانے کے قابل ہے، اس لئے صرف ایک دن کو یادگار یا عید منانے کے لئے خاص کرنا اور باقی ایام کو چھوڑ دینا یہ صرف ایک دن کو مبارک سمجھنے اور باقی ایام کو مبارک نہ سمجھنے کے مترادف ہے، اور یہ بہت ہی بڑی زیادتی اور ناانصافی ہے۔

پھر اس کے بعد لاکھ سے زیادہ صحابۂ کرام ہیں، اور ہر صحابی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ایک زندہ معجزہ ہے، ان کی ولادت اور ان کے کارنامے اور یادگاروں کا

دن بھی منانا چاہیے، ورنہ ناانصافی ہوگی۔

اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے بڑے بڑے علماء مشائخ اولیاء اللہ، محدثین، مفسرین، مجتہدین، فقہاء کرام، لاکھوں نہیں، بلکہ کروڑوں کی تعداد میں ہیں، اور سب کے بڑے بڑے کارنامے اور یادگاریں ہیں، ان کے دن کو بطور یادگار نہ منانا ناانصافی اور ناقدری ہونی چاہیے۔

اور اگر سب کے یادگار دن منائیں جائیں تو پورے سال میں ایک دن بھی یادگار منانے سے خالی نہیں ہوگا، بلکہ عجیب بات یہ ہے کہ ہر دن کے ہر گھنٹے میں ایک سے زائد یادگاریں اور ایک سے زائد عیدیں منانی پڑیں گی، تو یہ امت نہ عبادت کر سکے گی اور نہ کوئی ضروری کام کر سکے گی، صرف یادگار اور عیدیں مناتے ہوئے پوری زندگی گزر جائے گی، تو زندگی کا اصل مقصد حاصل نہیں ہوگا، اور موت آجائے گی، اور موت کی تیاری کا بھی وقت نہیں ملے گا، اس لئے دن منانے میں کیا قباحت ہے، اور کیا نقصان ہے، اچھی طرح سمجھ لینا چاہیے۔

گناہ کے دس نقصانات

اللہ تبارک وتعالیٰ نے رمضان المبارک کا مہینہ، جمعہ کا دن، اور عرفہ کے روز اور ان کی راتیں، شب قدر اور عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن اور ان کی راتوں کو بڑی فضیلت بخشی ہے، ان اوقات کو خاص خاص عبادتوں سے مخصوص فرمایا ہے، اور عبادات کا ثواب، رحمت کا نزول بھی زیادہ مقرر فرمایا ہے، اور زیادہ سے زیادہ لوگوں کے گناہوں کو معاف کرنے کا اعلان فرمایا ہے، اس لئے ان اوقات کو زیادہ سے زیادہ اللہ کی عبادت اور اطاعت میں گزارنے کی کوشش کرنی چاہیے، اور ان اوقات کی حرمت اور اہمیت کو اچھی طرح پہچاننا چاہیے، ان مبارک دنوں اور راتوں کو طرح طرح کے گناہ معصیت اور نافرمانیوں میں گزار کر ضائع اور برباد کر دینا یقیناً بہت بڑا

نقصان ہے، ایسے لوگ سخت سزا اور دردناک عذاب کے مستحق ہوتے ہیں۔

اس لیے ایمانداروں پر لازم ہے کہ ان عظمت اور رحمت والے اوقات کی تعظیم کریں تاکہ اللہ کے نزدیک عزت والے بنیں، اور ان اوقات کی تعظیم یہ ہے کہ ان میں نیک اعمال کی زیادتی کی جائے، اور اگر نیک اعمال کرنے سے عاجز ہیں تو کم از کم حرام اور مکروہ کاموں سے احتراز کریں، بدعات، تمام خرافات، تمام نازیبا اور ممنوعات اور بری باتوں کو ترک کردیں، لیکن موجودہ دور کے اکثر لوگوں نے ان بڑے بڑے دن اور بڑی بڑی راتوں کی قدر نہیں کی اور ان سے فائدہ نہیں اٹھایا، جنت کے حصول کو یقینی نہیں بنایا بلکہ عیدین کے ایام اور ان کی راتوں میں لہو لعب، ناچ گانے، موسیقی، مجرے وغیرہ طرح طرح کے گناہوں سے تھوڑی دیر کے لئے لذت حاصل کرتے ہیں، بعض تو خود یہ گناہ کرتے ہیں، اور بعض صرف تماشائی ہوتے ہیں۔ حالانکہ گناہ کے بعد گناہ کی لذت ختم ہوجاتی ہے، لیکن گناہ ساتھ رہتا ہے، قبر میں بھی عذاب کا سبب بنتا ہے، اور میدانِ حشر میں بھی سختی کا، یہاں تک کہ گناہ، گناہگار کو جہنم میں لے جا کر دم لیتا ہے، اور عبادت میں مشقت ہوتی ہے، لیکن عبادت کے بعد مشقت ختم ہوجاتی ہے، اور عبادت کا ثواب ساتھ باقی رہتا ہے، قبر میں بھی، میدانِ حشر میں بھی، یہاں تک کہ ثواب نیک عمل کرنے والے کو جنت میں داخل کر کے دم لیتا ہے۔

علامہ فقیہ ابو اللیث سمرقندی رحمہ اللہ نے تنبیہ الغافلین میں لکھا ہے کہ ایک گناہ کے دس نقصانات ہیں:

۱۔ اپنے خالق کو اس کے حکم کے خلاف کر کے ناراض کرنا۔

۲۔ ابلیس کو خوش کرنا جو خود اس کا اور اللہ کا دشمن ہے۔

۳۔ جنت سے دور ہوجانا۔

۴۔ جہنم کے قریب اور نزدیک ہو جانا۔

۵۔ اپنی جان پر ظلم کرنا جو اپنے جسم میں سب سے زیادہ محبوب ہے۔

۶۔ اپنی جان کو ناپاک کرنا جس کو اللہ تعالیٰ نے پاک پیدا کیا ہے۔

۷۔ محافظ فرشتوں کو ایذاء دینا جو اس کی حفاظت کرتے ہیں، ایذا نہیں دیتے۔

۸۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو قبر مبارک میں غمگین اور پریشان کرنا۔

۹۔ زمین اور رات دن کو اپنے گناہ اور برائی پر گواہ بنانا۔

۱۰۔ تمام مخلوق کے ساتھ خیانت کرنا، کیونکہ گناہوں کی شامت کی وجہ سے بارش کم ہوتی ہے۔

جب صرف ایک گناہ کرنے والے کا یہ حال ہے تو اس شخص کا کیا حال ہوگا جو خاص طور پر عید کے ان مبارک دنوں میں طرح طرح کے گناہ کرتا رہتا ہے، حالانکہ واعظ حضرات منبروں پر وعظ کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ:

عید اس کی نہیں ہے جو نئے کپڑے پہن لے، عید تو اس کی ہے جو وعید سے امن میں رہے، عید اس کی نہیں جو خوشبو میں بسے، عید تو اس کی ہے جو توبہ کر کے دوبارہ گناہ کی طرف نہ لوٹے، عید اس کی نہیں جو دنیا کی زینت سے آراستہ ہو، بلکہ عید تو اسی کی ہے جو توشۂ تقویٰ کو اپنے ساتھ لے لے، عید اس کی نہیں جو اونٹنیوں پر سوار ہو، بلکہ عید تو اسی کی ہے جس نے گناہ چھوڑ دیا، عید اس کی نہیں جو فرش پر بہترین چادر بچھائے، بلکہ عید تو اسی کی ہے جو پلِ صراط سے صحیح سلامت گزر جائے۔[1]

حکایت

بعض عارفوں سے حکایت ہے کہ عید کے دن ایک قوم پر ان کا گزر ہوا جو کھیل

(۱) ان للسيئة الواحدة عشر اشياء من الضرر على ما ذكره الفقيه أبو الليث في تنبيه الغافلين: الأول: اسخاطه خالقه بمخالفة امره، الثاني: تفريح إبليس الّذي هو عدوه و عدو الله تعالىٰ: الثالث: بعده من الجنة، والرابع: قربه من جهنم، والخامس: جفاء من هو أحب إليه وهو نفسه، =

رہے تھے اور ہنس رہے تھے، تو اس عارف نے کہا کہ اگر ان کی عید مقبول ہوئی تو ان پر شکر ادا کرنا لازم ہے اور یہ کھیل کود مذاق مستی شکر گزاروں کا کام نہیں۔

اور اگر ان کی عید قبول نہیں ہوئی تو ان پر اللہ سے ڈرنا اور خوف کرنا لازم ہے، اور یہ کھیل کود اور مذاق مستی اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والوں کا کام نہیں۔ (۱)

= والسادس: تنجيس نفسه التي جعلها اللّٰه تعالىٰ طاهرة، والسابع: إيذاء الحفظة الّذين لايؤذونه، والثامن: إحزان النّبي صلى اللّٰه عليه وسلم في قبره، والتاسع: إشهاد الأرض والليل والنّهار على نفسه، والعاشر: خيانته لجميع الخلائق؛ لأنّ المطر يقل بالذنب. فإذا كان حال من فعل سيئة واحدة هٰذا فماذا يكون حال من يفعل فنونًا من السيئات؟ لاسيما في هٰذه الأيّام المباركات مع ان الخطباء ينادون على المنابر ويقولون:

ليس العيد لمن لبس الجديد	إنّما العيد لمن أمِن الوعيد
ليس العيد لمن تبخر بالعود	إنّما العيد للتائب الّذي لايعود
ليس العيد لمن تزين بزينة الدنيا	إنّما العيد لمن تزود بزاد التقوىٰ
ليس العيد لمن ركب المطايا	إنّما العيد لمن ترك الخطايا
ليس العيد لمن يبسط البساط	إنّما العيد لمن جاوز الصراط

(مجالس الأبرار ومسالك الأخيار للشيخ أحمد بن محمد الرومي الحنفي، المتوفى ۱۰۴۳: (ص: ۲۶۱، ۲۶۲) المجلس الثاني والثلاثون في بيان صدقة الفطر وأحكام العيدين، وبيان البدع فيه، ط: سهيل اكيڈمي لاهور)

وان السيئة واحدة، ولكن لها عشر من العيوب أوّلها: ان العبد إذا عمل سيئة فقد اسخط خالقه على نفسه، وهو قادر عليه في كل وقت، والثاني: انه فرّح من هو أبغض إليه، وهو إبليس عدو اللّٰه وعدوه، والثالث: تباعده من أحسن المواضع وهو الجنة، والرابع: تقربه إلى شر المواضع وهو جهنم، والخامس: انه جفاء من هو أحب إليه وهي نفسه، والسادس: نجس نفسه وقد خلقها اللّٰه طاهرة، والسابع: آذى أصحابه الّذين لايؤذونه وهم الحفظة، والثامن: أحزن النّبي صلى اللّٰه عليه وسلم في قبره، والتاسع: أشهد على نفسه الليل والنهار وآذاهم بذلك وأحزنهم، والعاشر: أنّه خان جميع الخلائق من الآدميين وغيرهم.

فأمّا خيانة الآدميين فإنّه لو كان لأحد عنده شهادة، فإنّه لاتقبل شهادته لأجل ذنبه فيبطل حق صاحبه لأجل ذنبه وأمّا الخيانة لجميع الخلائق، فإنّه يقل المطر إذا أذنب فكان في ذلك خيانة لجميع الخلائق، فإيّاك والذنب فإن في الذنب هٰذه العيوب وفي ذلك كله ظلم نفسه بمعصية. (تنبيه الغافلين بأحاديث الأنبياء والمرسلين للسمرقندي: (ص: ۲۰۱) ۴۷- باب ماجاء في الذنوب، ط: مكتبة رشيديه كوئٹه)

(۱) وقد حكى عن بعض العارفين انه مرّ يوم العيد بقوم يلعبون ويضحكون: =

عید کے دن کیا فکر ہونی چاہیے؟

عید کے دن یہ فکر ہونی چاہیے کہ ہمارے رمضان المبارک کے روزے، تراویح، تلاوت، عبادات اور صدقہ خیرات قبول ہوجائے، ہماری کمی کوتاہی کی وجہ سے رد نہ ہوجائے، حضرت جبیر بن نفیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرات صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم جب عید کے دن آپس میں ملتے تو ایک دوسرے کو یہ دعا دیتے "تقبل اللہ منا ومنکم" اللہ تعالیٰ ہمارے اور آپ کے اعمال قبول فرمائے۔(۱)

رمضان میں کھانا کھلانا

حضرت امام حماد رمضان المبارک کے مہینے میں ہر روز پانچ سو افراد کو کھانا کھلاتے تھے، اور عید کے دن ان میں سے ہر ایک کو ایک ایک جوڑا کپڑا اور ایک ایک سو درہم عنایت کرتے۔(۲)

کتبہ

محمد انعام الحق قاسمی

دارالافتاء جامعہ علوم اسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن

= فقال: ان کان قد تقبل من هؤلاء لزمهم ان یشکروا و لیس هذا فعل الشاکرین، وان کان لم تقبل منهم لزمهم ان یخافوا ولیس هذا فعل الخائفین. (مجالس الأبرار: (ص: ۲۶۳) المجلس الثاني والثلاثون في بيان صدقة الفطر وأحكام العيدين، وبيان البدع فيه، ط: سهيل اكيڈمی لاهور)

(۱) قال الحافظ في الفتح: وروينا في المحامليات بإسناد حسن عن جبير بن نفير قال: كان أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا التقوا يوم العيد يقول بعضهم لبعض تقبل الله منا ومنك. (فتح الباري: (۲/۴۴۶) باب سنة العيدين لأهل الإسلام، ط: دار المعرفة، بيروت)

(۲) وقال أحمد ابن عبد الله العجلي: كان أفقه أصحاب إبراهيم، وكانت ربّما تعتريه موتة وهو يحدّث. وبلغنا: أنّ حمادا كان ذا دنيا متّسعة، وأنّه كان يفطّر في شهر رمضان خمس مائة إنسان، وأنّه كان يعطيهم بعد العيد لكل واحد مائة درهم. (سير أعلام النبلاء: (۵/۲۳۴) حماد بن ابی سليمان مسلم الكوفي، الطبقة الثالثة، ط: مؤسّسة الرسالة، الطبعة الثالثة)

وعن الصلت بن بسطام، قال: وكان يفطر كل يوم في رمضان خمسين إنسانًا، فإذا كان ليلة الفطر، كساهم ثوبًا ثوبًا. (سير أعلام النبلاء: (۵/۲۳۴) حماد بن ابی سليمان مسلم الكوفي، الطبقة الثالثة، ط: مؤسّسة الرسالة، الطبعة الثالثة)

آراستہ کرے

عیدالفطر میں عید کی نماز سے پہلے ناخن کاٹ کر اور بال وغیرہ بنا کر، اور میل کچیل دور کر کے اپنے آپ کو آراستہ پیراستہ کریں۔

اور عیدالاضحیٰ میں ناخن اور بال وغیرہ قربانی کے جانور کو ذبح کرنے کے بعد کاٹیں۔ (۱)

---

(۱) فيستحب التنظيف وإظهار النعمة والمسارعة ، و ذكر السروجی عن الجواهر قال يغتسل بعد الفجر فإن فعل قبله أجزأه ويتطيب بإزالة الشعر وقلم الاظفار ومس الطيب . (حلبی کبیر : (ص:٥٦٦) فصل : فی صلوة العيد ، ط: سهيل اكيڈمی لاهور)

الدر مع الرد : (۲/۱٦۸) كتاب الصلاة ، باب العيدين ، ط: سعيد .

البحر الرائق ، (۲/۱٥۸) كتاب الصلاة ، باب العيدين، ط: سعيد .

وفی المضمرات عن ابن المبارک فی تقليم الاظفار وحلق الرأس فی العشر قال : لاتؤخر السنة ، وقد ورد ذلک فلايجب التأخير ومما ورد فی صحيح مسلم قال رسول الله ﷺ إذا دخل العشر و أراد بعضكم أن يضحى فلاياخذن شعرا ولايقلمن ظفرا فهذا محمول على الندب دون الوجوب . (حلبی كبير : (ص: ٥٧٣) ط: سهيل اكيڈمی لاهور)

عن أم سلمة عن النّبی صلى الله عليه وسلم قال : من رآى هلال ذى الحجة وأراد أن يضحي فلا يأخذ من شعره ولا من أظفاره . (جامع الترمذي : (۱/۲۷۸) ، أبواب الأضاحي ، باب ترک أخذ الشعر لمن أراد أن يضحي ، ط: سعيد)

ومسألة حديث الباب مستحبة والغرض التشاكل بالحجاج . (العرف الشذي على جامع الترمذي : (۱/۲۷۸) ، أيضا ، ط: سعيد)

الصحيح لمسلم : (۲/۱٦۰) باب نهي من دخل عليه عشر ذى الحجة وهو مريد التضحية، ط: قديمی .

آمد و رفت میں راستے کی تبدیلی

نبی کریم ﷺ عید کی نماز کے لیے جس راستے سے عید گاہ تشریف لے جاتے تھے، واپسی میں اس کو چھوڑ کر دوسرے راستے سے تشریف لاتے تھے اس لیے عید گاہ کی آمد و رفت میں راستہ کی تبدیلی سنت ہے۔[1]

"آمین" کہنا خطبۂ ثانیہ میں

"خطبۂ ثانیہ میں ہاتھ اٹھا کر "آمین" کہنا" عنوان کے تحت دیکھیں۔(ص:۱۰۸)

---

(۱) قوله ، وندب يوم الفطر ان يطعم ويغتسل ...... و زاد فى القنية استحباب التختم والتكبير ...... والخروج إلى المصلى ماشيا والرجوع فى طريق آخر . (البحر الرائق : (ص: ۱۵۸) باب العيدين ، ط: سعيد)

ويذهب من طريق ويرجع من طريق آخر هكذا روى عن النبىّ ﷺ . (التاتارخانية : (۹۹/۲) ، كتاب الصلاة ، الفصل السادس والعشرون، في صلاة العيدين، ط: إدارة القرآن)

الدر مع الرد : (۱۶۹/۲) ط: كتاب الصلاة ، باب العيدين ، ط: سعيد.

اجرت پر امامت

اجرت پر امامت کرنا جائز ہے۔ (۱)

اذان

عید کی نماز سے پہلے اذان اور اقامت نہیں ہے، اس لیے عیدین کی نماز سے پہلے اذان نہیں دی جائے گی، اور عیدین کی جماعت سے پہلے یا نماز کے بعد خطبہ سے پہلے اقامت نہیں کہی جائے گی۔ (۲)

(۱) ولا لأجل الطاعات مثل الاذان والحج والإمامة...... ويفتى اليوم بصحتها لتعليم القرآن والفقه والإمامة والأذان. قال في الهداية: وبعض مشايخنا استحسنوا الاستئجار على تعليم القرآن اليوم لظهور التواني في الأمور الدينية ففي الامتناع تضييع حفظ القرآن وعليه الفتوىٰ. فهٰذا مجموع ما أفتىٰ به المتأخرون من مشايخنا وهم البلخيون. (رد المحتار: (۶/۵۵) كتاب الإجارة، باب الإجارة الفاسدة، مطلب: تحرير مهم في عدم جواز الاستئجار على التلاوة والتهليل، ط: سعيد)

البحر الرائق: (۸/۱۹، ۲۰) كتاب الإجارة، باب الإجارة الفاسدة، ط: سعيد.

طحطاوي علی الدر: (۴/۳۰) كتاب الإجارة، باب الإجارة الفاسدة، ط: رشيديه.

(۲) عن جابر رضي الله عنه قال: صلى بنا رسول الله ﷺ في عيد قبل الخطبة بغير أذان ولا إقامة. (سنن النسائي: (۱/۲۳۲) كتاب العيدين، باب ترک الأذان للعيدين، ط: قديمی)

لايسن (أي الأذان) لغيرها كعيد الخ. (الدر مع الرد: (۱/۳۸۵) كتاب الصلاة، باب الأذان، ط: سعيد)

الهندية: (۱/۵۳) كتاب الصلاة، الباب الثاني في الأذان، ط: رشيديه.

حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح: (ص: ۱۹۴) كتاب الصلاة، باب الأذان، ط: قديمی.

أخبرنا ابن جريج قال: أخبرني عطاء عن ابن عباس وعن جابر بن عبد الله۔ رضي الله تعالىٰ عنهما۔ قالا: لم يكن يؤذن يوم الفطر ولا يوم الاضحى، ثم سالته بعد حين عن ذٰلک فأخبرني قال: أخبرني جابر بن عبد الله رضي الله تعالىٰ عنهما أن لا أذان للصلاة يوم الفطر حين يخرج الإمام، ولا بعد مايخرج، ولا إقامة، ولانداء، ولا شيئ، لا نداء يومئذٍ ولا إقامة. (الصحيح لمسلم: (۱/۲۹۰) كتاب الصلاة، كتاب صلاة العيدين، ط: قديمی) =

ارواح کا انتظار

بعض لوگوں کا یہ عقیدہ ہے کہ عید کے دن مردوں کی ارواح رشتہ داروں کا انتظار کرتی ہیں، یہ بات کسی روایت سے ثابت نہ ہونے کی وجہ سے درست نہیں اس لئے اس قسم کا عقیدہ رکھنا درست نہیں ہے۔ (۱)

اشراق کی نماز

عید اور بقرہ عید کی نماز سے پہلے گھر، مسجد اور عیدگاہ میں اشراق کی نماز پڑھنا منع ہے۔ (۲)

= عن ابن عباس رضی اللہ عنهما: أنّ رسول اللہ ﷺ صلّی العید بلا اذان ولا إقامة، وأبابکر و عمر وعثمان. (سنن أبی داؤد: (۱/۱۶۹، ۱۷۰) کتاب الصلاة، باب ترک الاذان فی العید، ط: إمدادیة)

وعن سمرة ابن جندب رضی اللہ عنه قال: صلیت مع النّبیّ ﷺ العیدین غیر مرّة ولا مرّتین بغیر اذان ولا إقامة. (جامع الترمذی: (۱/۱۱۹) کتاب الصلاة، باب صلاة العیدین بغیر أذان الخ، ط: سعید)

(۱) ان مقر أرواح المؤمنین فی علیین أو في السماء السابعة و نحو ذلک کمامرّ، ومقر أرواح الکفار في سجین، ومع ذلک لکل روح منها اتصال لجسده في قبره. (التفسیر المظهری: (۱۰/۲۲۵) سورة التطفیف، ط: حافظ کتب خانه)

اشرف الجواب: (۱/۱۶۳)، ط: رحمانیه لاهور،

کتاب الروح: (ص: ۱۲۱) المسألة الخامسة عشر: أین مستقر الأرواح مابین الموت إلی یوم القیامة، ط: فاروقیه پشاور.

(۲) عن ابن عباس ان النّبي صلی اللہ علیه وسلم " خرج یوم الفطر فصلی رکعتین لم یصل قبلها ولا بعدها ومعه بلال ...... الصلاة قبلها مکروهة حتی الإشراق أیضًا، وأمّا بعدها فجازت في البیت دون المصلی. (فیض الباري: (۲/۴۷۹) تحت رقم الحدیث: ۹۸۹، کتاب العیدین، باب الصلاة قبل العید و بعدها، ط: دار الکتب العلمیة)

ولا یتنفل قبلها مطلقًا ...... (الدر مع الرد: (۲/۱۶۹) کتاب الصلاة، باب العیدین، ط: سعید)

إعلاء السنن: (۸/۱۲۰، ۱۲۱) رقم الحدیث: ۲۱۱۷، أبواب العیدین، باب کراهة النافلة في العیدین قبل الصلاة، مطلقًا وبعدها في المصلي خاصة، ط: إدارة القرآن.

امام

۱۔ امامت کے لیے عالم فاضل، شرعی مسائل سے واقف، شریعت کا پابند، سنت کی اتباع کرنے والا، متقی پرہیزگار آدمی منتخب کریں، تاکہ نماز کی ادائیگی شریعت کے مطابق ہو، اور ثواب پورا پورا ملے۔

۲۔ ہر دنیوی کام کے لیے ماہر سے ماہر آدمی تلاش کیا جاتا ہے، یہاں تک کہ لوہار، معمار، نجار بلکہ گانے والا بھی ماہر تلاش کیا جاتا ہے، اللہ کے سامنے جو تمام نمازیوں کی طرف سے وکیل بن کر کھڑا ہوگا اس کے بارے میں اس طرح ماہر تلاش نہیں کیا جاتا، یہ کتنی بڑی افسوس کی بات ہے، کل قیامت کے دن ہمارے پاس کیا جواب ہوگا، اس لیے امامت کے لیے اچھے سے اچھے عالم دین، تجوید کے مطابق درست اور عمدہ قراءت کرنے والے، شرعی مسائل جاننے والے، شریعت کی پابندی کرنے والے اور سنت کی اتباع کرنے والے متقی پرہیزگار آدمی کو مقرر کیا جائے۔

۳۔ لوگوں پر ضروری ہے کہ امام کی ضروریات کا خیال رکھیں تاکہ وہ معاشی طور پر بے فکر ہو کر دین کا کام انجام دے سکے، جو کام ضروری ہے اس کی فکر نہیں اور جو کام ضروری نہیں اس کی بڑی فکر ہے، مثلاً شادی بیاہ، بسم اللہ، ولیمہ وغیرہ میں لمبی چوڑی فہرستیں بنتی ہیں، مگر ان میں امام صاحب اور مؤذن صاحب کا نام کہیں نہیں آتا۔ (۱)

---

(۱) (والأحق بالإمامة) تقديمًا بل نصبًا ...... (الأعلم بأحكام الصلاة) فقط صحة وفسادًا بشرط اجتنابه للفواحش الظاهرة، وحفظه قدر فرض، وقيل: واجب، وقيل سنة ...... (قوله: بشرط اجتنابه الخ) ...... الأعلم بالسنة أولىٰ، إلّا أن يطعن عليه في دينه؛ لأنّ النّاس من لا يرغبون في الاقتداء به. (الدر مع الرد: (۱/۵۵۷) كتاب الصلاة، باب الإمامة، ط: رشيديه)

طحطاوي على الدر: (۱/۲۴۳) كتاب الصلاة، باب الإمامة، ط: رشيديه.

البحر الرائق، (۱/۳۴۷) كتاب الصلاة، باب الإمامة، ط: سعيد.

امام بدعتی ہے

اگر عید گاہ کا امام بدعتی ہے تو ایسی جگہ جا کر عید کی نماز پڑھنے کی کوشش کریں جہاں امام بدعتی نہیں بلکہ سنت کا پابند ہے۔ [1]

امامت پر اجرت

عید کی نماز پڑھا کر اجرت لینا جائز ہے، اسی طرح جمعہ اور پانچ وقت کی نماز پڑھا کر بھی اجرت لینا جائز ہے۔ [2]

امامت دو دفعہ کرنا

☆......عیدین، جمعہ اور دوسری نمازوں میں ایک آدمی کے لیے دو دفعہ امامت کرنا جائز نہیں ہے، اگر کسی آدمی نے ایسا کیا تو دوسری دفعہ جن لوگوں نے اس کی اقتداء میں نماز پڑھی ان کی نماز نہیں ہوئی، کیونکہ امام کی دوسری نماز نفل ہوئی اور نفل پڑھنے والے کے پیچھے فرض یا واجب پڑھنے والے کی نماز نہیں ہوتی۔ [3]

---

(۱) ویکره تنزیها إمامة عبد ...... ومبتدع أي صاحب بدعة وهي اعتقاد خلاف المعروف عن الرسول. (الدر مع الرد: (۱/ ۵۵۹) كتاب الصلاة، باب الإمامة، ط: سعيد)

ولو صلى خلف مبتدع أو فاسق فهو محرز ثواب الجماعة لكن لاينال مثل ما ينال خلف تقي. (الهندية: (۱/ ۸۴) كتاب الصلاة، ، الباب الخامس: في الإمامة، الفصل الثالث: في من يصلح إماما لغيره، ط: رشيديه)

البحر الرائق: (۱/ ۳۴۸) كتاب الصلاة، باب الإمامة، ط: سعيد.

(۲) ويفتى اليوم بصحتها لتعليم القرآن والفقه والإمامة والأذان. قال في الهداية وبعض مشايخنا استحسنوا الاستئجار على تعليم القرآن اليوم لظهور التواني في الأمور الدينية ففي الامتناع تضييع حفظ القرآن، وعليه الفتوى. (شامي: (۶/ ۵۵) باب الإجارة الفاسدة، ط: سعيد)

البحر الرائق، (۸/ ۱۹، ۲۰) كتاب الإجارة، باب الإجارة الفاسدة، ط: سعيد.

طحطاوي على الدر: (۴/ ۳۰) كتاب الإجارة، باب الإجارة الفاسدة، ط: رشيديه.

(۳) ولايصح اقتداء المفترض بالمتنفل. (الهندية: (۱/ ۸۶)، كتاب الصلاة، الباب الخامس: في الإمامة، الفصل الثالث: في بيان من يصلح إماما لغيره، ط: رشيديه) =

☆...... ایک آدمی ایک ہی وقت کی نماز میں دو دفعہ امام نہیں بن سکتا، مثلاً ایک آدمی نے ایک دفعہ امام بن کر ظہر کی نماز پڑھائی تو وہ آدمی اسی دن دوبارہ اسی جگہ یا کسی اور جگہ دوسرے لوگوں کا امام بن کر ظہر کی نماز نہیں پڑھا سکتا، کیونکہ پہلی دفعہ جب اس نے ظہر کی نماز ادا کی ہے تو فرض ادا ہو گیا، بعد میں جو نماز پڑھائی ہے وہ نفل ہے اس لیے دوسرے مقتدیوں کی نماز نہیں ہوگی، کیونکہ امام کی دوسری نماز نفل ہوئی اور نفل پڑھنے والے کے پیچھے فرض یا واجب پڑھنے والے کی نماز نہیں ہوتی، اس لیے عید کی نماز ایک امام ایک دن یا ایک سال میں دو دفعہ نہیں پڑھا سکتا۔ (1)

امام تکبیرات زوائد بھول گیا

اگر امام عید کی نماز کی دوسری رکعت میں تکبیرات زوائد بھول کر رکوع میں چلا گیا اور مقتدی بھی، تو سب کی نماز ہوگئی، البتہ ایسی صورت میں رکوع میں ہاتھ اٹھائے بغیر تکبیر کہے، تکبیر کہنے کے لیے قیام کی طرف نہ لوٹے، اور اگر مقتدی کھڑے

= شامی : (۱/۵۷۹) کتاب الصلاۃ، باب الإمامة، ط: سعید.

طحطاوي علی الدر : (۱/۲۵۰) کتاب الصلاۃ، باب الإمامة، ط: رشیدیه.

مزید اگلا حاشیہ ملاحظہ ہو۔

(۱) وعلی هذا یخرج اقتداء المفترض بالمتنفل أنه لایجوز عندنا خلافا شافعي ...... ولنا ماروي ان النبي ﷺ صلی بالناس صلاة الخوف، وجعل الناس طائفتین وصلی بکل طائفة شطر الصلاة لینال کل فریق فضیلة الصلاة خلفه. ولو جاز اقتداء المفترض بالمتنفل لأتم الصلاة بالطائفة الأولیٰ، ثم نوی النفل، وصلی بالطائفة الثانية لینال کل طائفة فضیلة الصلاة خلفه من غیر الحاجة إلی المشي وافعال کثیرة لیست من الصلاة. (بدائع : (۱/۵۸) کتاب الصلاۃ، فصل : وأما شرائط الأرکان، ...... بیان شرائط الاقتداء، ط: رشیدیه، و: (۱/۱۴۳)، ط: سعید)

ولایصح اقتداء المفترض بالمتنفل. (الهندیة : (۱/۸۶) کتاب الصلاۃ، الباب الخامس في الإمامة، الفصل الثالث : في بیان من یصلح إمامًا لغیره، ط: رشیدیه)

الدر مع الرد: (۱/۵۷۱ـ۵۸۰) کتاب الصلاۃ، باب الإمامة، ط: سعید.

البحر الرائق : (۱/۲۳۱) کتاب الصلاۃ، باب الإمامة، ط: رشیدیه.

رہے اور رکوع کے بغیر سجدے میں چلے گئے تو ان کی نماز نہیں ہوئی۔[1]

اور اگر مقتدی کھڑے رہے، اور امام رکوع سے فارغ ہو کر سجدے میں چلا گیا اور مقتدی اب تک کھڑے رہے تو جو مقتدی خود رکوع کر کے سجدے میں جائیں گے ان کی نماز ہو جائے گی، اور جو رکوع کے بغیر سجدے میں جائیں گے ان کی نماز نہیں ہوگی۔

امام تکبیر بھول جائے

اگر امام تکبیر کہنا بھول گیا تو مقتدی حضرات تکبیر کہیں، البتہ مقتدی امام کا اس وقت تک انتظار کریں کہ امام سے کوئی ایسی حرکت واقع ہو کہ جس سے تکبیرات منقطع ہو جائیں اور وہ ایسی چیزیں ہیں جن کے بعد نماز کی بناء جائز نہیں رہتی مثلاً مسجد سے چلا جانا یا قصداً وضو توڑنا اور کلام کرنا، اگر امام کا سلام کے بعد تکبیرات سے

---

(۱) كما لو ركع الإمام قبل أن يكبر فإن الإمام يكبر في الركوع و لايعود إلى القيام ليكبر في ظاهر الرواية ...... فلايرفع يديه على المختار . (الدر مع الرد : (۲/ ۱۷۳) كتاب الصلاة ، باب العيدين ، ط: سعيد)

▭ منحة الخالق على الدر : (۱/ ۲۵۰) كتاب الصلاة ، باب الإمامة ، ط: رشيديه .

▭ واللاحق وهو الذي أدرك أولها وفاته الباقي لنوم أو حدث أو بقي قائمًا للزحام أو الطائفة الأولى في صلاة الخوف كأنه خلف الإمام ، لايقرأ ولا يسجد للسهو ...... اللاحق إذا عاد بعد الوضوء ينبغي له أن يشتغل أوّلاً بقضاء ماسبقه الإمام بغير قراءة يقوم مقدار قيام الإمام وركوعه وسجوده ولو زاد أو نقص فلايضره ، ...... ولو لم يشتغل بقضاء ماسبقه الإمام بعد تسليم الإمام جازت صلاته عندنا .... (الهندية : (۱/ ۹۲) كتاب الصلاة ، الباب الخامس : في الإمامة ، الفصل السابع : في المسبوق واللاحق ، ط: رشيديه)

▭ الدر مع الرد : (۱/ ۵۹۴،۵۹۵) كتاب الصلاة ، باب الإمامة ، مطلب فيما لو أتى بالركوع أو السجود ، ...... قبيل : باب الاستخلاف ، ط: سعيد .

▭ مراقي الفلاح : (ص: ۲۶۵) كتاب الصلاة ، باب سجود السهو ، ط: قديمي .

▭ ولايرفع يديه إذا أتى بتكبيرات العيد في الركوع . (الهندية : (۱/ ۱۵۱) كتاب الصلاة ، الباب السابع عشر : في صلاة العيدين ، ط: رشيديه)

پہلے وضو ختم ہو گیا تو وہ تکبیرات کہے، پھر وضو کے لیے جائے۔ (۱)

امام صاحب کا عید کی نماز مکرر پڑھنا

اگر امام صاحب نے عید کی نماز ایک دفعہ پڑھادی، پھر اس کے بعد کچھ لوگ آئے اور انہوں نے کہا کہ ہمیں بھی نماز پڑھادیں، اور امام صاحب نے ان کو بھی عید کی نماز پڑھادی، تو یہ دوسری نماز صحیح نہیں ہوئی۔ (۲)

امام کے لئے مکروہ ہے

امام کو نماز میں زیادہ بڑی سورتیں پڑھنا جو مسنون مقدار سے بھی زیادہ ہوں یا رکوع سجدے وغیرہ میں بہت زیادہ دیر تک رہنا مکروہ تحریمی ہے، بلکہ امام کو چاہیے کہ اپنے مقتدیوں کی حاجت اور ضرورت اور ضعف وغیرہ کا خیال رکھے جو تمام نمازیوں میں سب سے زیادہ ضرورت مند ہو، اس کی رعایت کر کے قراءت وغیرہ کرے، بلکہ زیادہ ضرورت کے وقت مسنون مقدار سے بھی کم قراءت کرنا بہتر ہے تا کہ لوگوں کو حرج نہ ہو اور دیر ہونے کی وجہ سے جماعت میں لوگ کم ہونے کا سبب نہ ہو۔ (۳)

(۱) ثم يسلم عن يمينه و يساره حتى يرى بياض خده ...... ولو نسي اليسار أتى به مالم يستدبر القبلة في الأصح ...... و لايخرج المؤتم بنحو سلام الإمام بل بقهقهة و حدثه عمدًا لانتفاء حرمتها فلايسلم ...... فلو عرض مناف تفسد صلاة الإمام فقط ...... (قوله : عمدًا) أمّا لو كان بلاصنعه فله أن يبني فيتوضأ ثم يسلم ويتبعه المؤتم .... (الدر مع الرد : (۱/ ۵۲۳ ، ۵۲۵) كتاب الصلاة ، فصل : وإذا أراد الشروع في الصلاة ، ط: سعيد)

وإذا نسي الإمام تكبيرات العيد حتى قرأ فإنّه يكبر بعد القراءة أو في الركوع مالم يرفع رأسه. (الهندية: (۱/ ۱۵۱) كتاب الصلاة ، الباب السابع عشر في صلاة العيدين ، ط: رشيديه)

(۲) تخریج "امامت دو دفعہ کرنا" عنوان کے تحت دیکھیں۔

(۳) ولايزيد على القراءة المستحبة ولا يثقل على القوم ولكنّ يخفف بعد أن يكون على التمام والاستحباب . (الهندية : (۱/ ۷۸) كتاب الصلاة ، الباب الرابع في صفة الصلاة ، الفصل الرابع: في القراءة ، ط : رشيديه)

البحر الرائق : (۱/ ۳۵۱) كتاب الصلاة ، باب الإمامة ، ط: سعيد. =

امام نے بے وضو عید کی نماز پڑھادی

''وضو کے بغیر عید کی نماز پڑھادی'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(ص:۲۵۰)

امام نے دوسری رکعت میں چھوٹی ہوئی تکبیر کہی، اس وقت مقتدیوں نے رکوع کرلیا

''دوسری رکعت میں چھوٹی ہوئی تکبیر کہی'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(ص:۱۳۸)

امام نے رکوع سے سر اٹھالیا

اگر امام نے عید کی نماز میں پہلی رکعت کے رکوع سے سر اٹھالیا اور اس وقت کوئی شخص عید کی نماز میں شامل ہوا تو نیت باندھنے کے بعد تکبیراتِ زوائد نہ کہے بلکہ امام کی نماز ختم ہونے کے بعد جب فوت شدہ رکعت کی ادائیگی کے لیے کھڑا ہو تو اس میں پہلے قراءت کرے، پھر قراءت کے بعد تکبیراتِ زوائد کہے، اور اس کے بعد رکوع میں جائے۔(۱)

= وکره تطويل الصلاة ...... وينبغي للإمام أن لايطول بهم الصلاة بعد القدر المسنون وينبغي له أن يراعي حال الجماعة . (الهندية : (۸۷/۱) كتاب الصلاة ، الباب الخامس : في الإمامة ، الفصل الثالث في بيان من يصلح إمامًا لغيره ، ط: رشيديه)

(۱) ولو أنّ رجلا فاته ركعة من صلاة العيد مع الإمام ...... فلما سلم يتكلم الإمام وقد قام الرجل يقضي مافاته فإنه يبدأ بالقراء ة ثم بالتكبير هكذا ذكره في عامة الروايات . (التاتارخانية : (۲/ ۹۵) كتاب الصلاة ، الفصل السادس والعشرون : في صلاة العيدين ، نوع يتعلق بتكبيرات العيد، ط: إدارة القرآن)

ولو أدركه في القومة لايقضي فيها لأنّه يقضي الركعة الأولىٰ مع التكبيرات . (الهندية : (۱۵۱/۱)كتاب الصلاة ، الباب السابع عشر في صلاة العيدين ، ط: رشيديه)

البحر الرائق : (۱۶۱/۲) كتاب الصلاة ، باب العيدين ، ط: سعيد .

انتظار کرنا مقتدیوں کا

''مقتدیوں کا انتظار کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(ص:۲۳۹)

انتظار کرنا نماز شروع کرنے کے لیے

آج کل تقریباً ہر جگہ عید کی نماز کا وقت پہلے سے مقرر کر کے اعلان کر دیا جاتا ہے، لہٰذا لوگوں کو چاہیے کہ مقررہ وقت سے پہلے پہلے حاضر ہو جائیں تاکہ نماز شروع کرنے میں کوئی دشواری نہ ہو، تاہم یہ دیکھا گیا ہے کہ جب وقت ہو جاتا ہے تب بھی قریب و بعید سے لوگ آتے ہوئے نظر آتے ہیں، بعض لوگ آواز دیتے ہیں کہ امام صاحب نماز شروع کریں، وقت ہو چکا ہے اور بعض کہتے ہیں تھوڑی دیر انتظار کریں، تاکہ باقی لوگ شامل ہو سکیں، ایسی صورت میں اگر کچھ دیر انتظار کرنا چاہیں تو کر سکتے ہیں تاکہ پیچھے رہ جانے والوں کی رعایت ہو جائے۔

سال میں دو دفعہ یہ موقع آتا ہے کہ بے نمازی بھی شرکت کرتے ہیں، ضعیف، بیمار اور معذورین بھی ہوتے ہیں، نماز فوت ہو گئی تو بڑی برکتوں سے محروم رہیں گے، اس لیے حاضرین کو ایسے موقع پر ذرا ضبط اور صبر سے کام لینا چاہیے۔[1]

انعام کا دن

عید کا دن اصل میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندوں پر رحم و کرم اور انعام کا دن ہے اس دن اللہ تعالیٰ فرشتوں کے ذریعہ بندوں کی مغفرت کا اعلان فرماتے ہیں،

(۱) وفي المنتقى : ان تأخير المؤذن و تطويل القراء ة لإدراک بعض النّاس حرام ، هذا إذا مال لأهل الدنيا تطويلاً وتأخيرًا يشق على النّاس ، فالحاصل ان التاخير القليل لإعانة أهل الخير غير مكروه . (شامي : (۴۹۵/۱) كتاب الصلاة ، باب صفة الصلاة ، مطلب فى إطالة الركوع للجائي ، ط: سعيد)

طحطاوي على الدر : (۲۲۰/۱) كتاب الصلاة ، باب صفة الصلاة ، ط: رشيديه .

البحر الرائق ، (۳۵۱/۱) كتاب الصلاة ، باب الإمامة ، ط: سعيد .

چنانچہ ایک روایت میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

جب عید الفطر کا دن ہوتا ہے تو فرشتے راستوں کے دروازوں پر کھڑے ہو کر یہ آواز لگاتے ہیں کہ اے مسلمانوں کی جماعت! اس رب کریم کی طرف چلو جو بھلائی کے ساتھ احسان کرتا ہے، پھر اس پر بہت ثواب دیتا ہے (یعنی خود ہی عبادت کی توفیق دیتا ہے پھر خود ہی عظیم الشان بدلہ عطا فرماتا ہے) تمہیں راتوں میں عبادت کا حکم ہوا، چنانچہ تم نے عبادت کی، اور تمہیں دن کے روزوں کا حکم ہوا تو تم نے روزے رکھے اور اپنے پروردگار کی اطاعت کی، پس تم اپنے انعامات لے لو، پھر وہ لوگ جب نماز سے فارغ ہوتے ہیں تو ایک منادی اعلان کرتا ہے کہ خبردار ہو جاؤ! بے شک تمہارے رب نے تمہیں بخش دیا ہے اس لئے رشد و ہدایت کے ساتھ اپنے گھروں کو واپس لوٹو، پس یہ انعام کا دن ہے، اور آسمان میں اسے انعام ہی کے دن سے یاد کیا جاتا ہے۔[1]

انفرادی طور پر عید کی نماز پڑھنا

عید کی نماز جماعت سے پڑھنا شرط ہے، انفرادی طور پر عید کی نماز پڑھنا جائز

---

(۱) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: إذا کان یوم الفطر وقفت الملائکة علی أبواب الطرق فنادوا: أغدوا یا معشر المسلمین إلی رب الکریم یمنُّ بالخیر ثم یثیب علیه الجزیل، لقد أُمرتم بقیام اللیل، فقمتم، وأُمرتم بصیام النهار فصمتم واطعتم ربکم فاقبضوا جوائزکم فإذا صلوا نادی منادٍ ألا أنّ ربکم قد غفر لکم فارجعوا راشدین إلی رحالکم فهو یوم الجائزة ویسمی ذلک الیوم فی السماء یوم الجائزة. (المعجم الکبیر للطبرانی: (۲۲۶/۱) رقم الحدیث: ۶۱۷، باب فیما أعد اللہ عزّ وجلّ للمؤمنین یوم الفطر من الکرامة، ط: مکتبه ابن تیمیه)

الترغیب والترهیب: (۹۸/۲) رقم الحدیث: ۱۶۵۹، کتاب العیدین، الترغیب فی التکبیر فی العید وذکر فضله، ط: دار الکتب العلمیة.

مجمع الزوائد ومنبع الفوائد: (۲۰۱/۲) رقم الحدیث: ۳۲۲۲، کتاب الصلاة، أبواب العیدین، باب فضل یوم العید، ط: مکتبه ابن کثیر، و دار ابن حزم.

نہیں۔ [1]

اونچی چیز پر خطبہ دینا

''خطبہ کسی اونچی چیز پر کھڑے ہو کر دینا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص:۱۱۹)

اہل خانہ کے ساتھ عیدگاہ جانا

عید کی نماز کے لئے جاتے وقت گھر کے افراد بچوں وغیرہ کو ساتھ لیکر جانا مستحب ہے، اور اگر چچازاد، تایازاد بھائی، پوتے اور نواسے ہیں یا دوسرے رشتہ دار بھی ہیں تو سب کو ساتھ لے کر عیدگاہ جانا مستحب ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عید کے لئے فضل ابن عباس، عبداللہ بن عباس، حضرت علی، جعفر، حسن، حسین، اسامہ بن زید بن حارثہ، ایمن بن ام ایمن رضی اللہ عنہم کے ساتھ تشریف لاتے، راستہ میں بلند آواز سے تکبیر کہتے جاتے، یہاں تک کہ عیدگاہ پہنچ جاتے۔ [2]

---

(۱) قوله : (ولم تقض ان فاتت مع الإمام) لأنّ الصلاة بهذه الصفة لم تعرف قربة الا بشرائط ، لاتتم بالمنفرد ، فمراده نفى صلاتها واحدة . (البحر الرائق : (۱۶۲/۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة العيدين ، ط: سعيد)

الدر مع الرد : (۱۷۵/۲) كتاب الصلاة ، باب العيدين ، ط: سعيد .

فتح القدير : (۷۷،۷٦/۲) كتاب الصلاة ، باب العيدين ، ط: رشيديه .

(۲) عن نافع عن عبد الله أنّ رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يخرج في العيدين مع الفضل بن عباس وعبد الله والعباس، وعلى و جعفر و الحسن والحسين وأسامة بن زيد و زيد بن حارثة وأيمن بن ام ايمن رضى الله عنهم رافعًا صوته بالتهليل والتكبير فيأخذ طريق الحدادين حتى يأتي المصلى وإذا فرغ رجع على الحذائين حتى يأتي منزله. (السنن الكبرى للبيهقي: (۲۷۹/۳) رقم الحديث: ٦۳۳۹، كتاب صلاة العيدين، باب التكبير ليلة الفطر ويوم الفطر، ط: دائرة المعارف النظاميه حيدر آباد هند)

السنن الصغرى : (۲۵۵/۱) رقم الحديث ، ٥۱۰ ، باب السنة في العيدين ، ط: جامعه الدراسات الاسلامية .

صحيح ابن خزيمة : (۳۴۳/۲) رقم الحديث : ۱۷۶۳ ، جامع أبواب صلاة العيدين ، باب التكبير والتهليل في الغدو إلى المصلى في العيدين ، ط: المكتب الإسلامي.

ایک سے زائد جگہ عید کی نماز

''نماز عید دو جگہ پر پڑھنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص:۲٤۳)

ایک شہر میں متعدد عیدگاہ

ایک شہر میں ایک سے زائد عیدگاہ ہونے میں کوئی حرج نہیں ہے۔[1]

ایک ہی امام کا دوجگہ عید کی نماز پڑھانا

''امامت دو دفعہ کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص:٦٦)

---

(۱) وتجوز إقامة صلاة العيد فی موضعين وأمّا إقامتها فی ثلاثة مواضع فعند محمد تجوز. (الهندية: (۱/۱۵۰) كتاب الصلاة، الباب السابع عشر في صلاة العيدين، ط: رشيديه)

شامی: (۲/۱٦۹) كتاب الصلاة باب العيدين، مطلب: يطلق المستحب على السنة وبالعكس، ط: سعيد)

وتؤدى فی مصر فی مواضع أی يصحّ أداء الجمعة فی مصر واحد بمواضع كثيرة وهو قول أبی حنيفة و محمد وهو الأصح؛ لأنّ فی الاجتماع فی موضع واحد فی مدينة كبيرة حرجا بينا وهو مدفوع كذا ذكر الشارح و ذكر الإمام السرخسی ان الصحيح من مذهب أبی حنيفة جواز إقامتها فی مصر واحد فی مسجدين واكثر وبه نأخذ. (البحر الرائق: (۲/۱۴۲) كتاب الصلاة، باب صلاة الجمعة، ط: سعيد)

الهندية: (۱/۱۴۵) كتاب الصلاة، الباب السادس عشر في صلاة الجمعة، ط: رشيديه.

ب

بارش کی وجہ سے عید کی نماز مؤخر کرنا

اگر کسی عذر مثلاً بارش وغیرہ کی وجہ سے عید الفطر کی نماز ایک دن مؤخر کر کے دوسرے دن پڑھی جائے تو جائز ہے۔ (۱)

باہر کا آدمی بھی عید کی نماز پڑھا سکتا ہے

اگر علاقے یا ملک کے باہر کا آدمی عید کی نماز پڑھانا چاہے تو پڑھا سکتا ہے، عید کی نماز پڑھانے کے لیے علاقے کا آدمی ہونا شرط نہیں ہے۔ (۲)

بچوں کو شرارت سے روکنا خطبہ کے دوران

''خطبہ کے درمیان بچوں کو شرارت کرنے سے روکنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔

بچوں کے ساتھ عیدگاہ جانا

''اہل خانہ کے ساتھ عیدگاہ جانا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص:۷۳)

(۱) وتؤخر بعذر كمطر إلى الزوال من الغد فقط . (الدر مع الرد : (۱۷۶/۲) كتاب الصلاة ، باب العيدين ، ط: سعيد)

البحر الرائق : (۱۶۲/۲) كتاب الصلاة ، باب العيدين ، ط: سعيد .

فتح القدير : (۷۷/۲) كتاب الصلاة ، باب العيدين ، ط: رشيديه .

(۲) عن عبد الله يعني ابن مسعود رضى الله عنه قال : ماكان لنا عيد الا فى صدر النّهار ، ولقد رأيتنا نجمع مع رسول الله ﷺ فى ظل الحطيم .

قال المؤلف : دلالة الأثر على الباب ظاهرة من حيث أنّهم كانوا فى مكّة سفرًا على الظاهر ، ويقاس على المسافر غيره من المعذورين . (إعلاء السنن : (۸۷/۸) أبواب الجمعة ، وقد صلاها أجزأه عن الظهر ، باب من لم تجب عليه الجمعة ، ط: إدارة القرآن)

ويصلح للإمامة فيها من صلح لغيرها فجاز لمسافر و عبد و مريض (وتنعقد الجمعة (بهم) أى بحضورهم بالطريق الأولىٰ. (الدر مع الرد: (۱۵۵/۲) كتاب الصلاة، باب الجمعة، ط: سعيد)

الهندية : (۱۴۸/۱) كتاب الصلاة ، الباب السادس عشر فى صلاة الجمعة ، ط: رشيديه .

بچے کہاں کھڑے ہوں

نابالغ بچوں کے لیے یہ حکم ہے کہ اگر وہ جماعت میں شامل ہوں تو پیچھے کھڑے ہوں، ہاں اگر بچوں کے گم ہونے کا خطرہ ہوتو بچوں کو مردوں کی صفوں کے اندر کھڑا کرنا بھی جائز ہوگا۔ (۱)

بعد میں نماز میں شریک ہوا

''نماز عید میں بعد میں شریک ہوا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(ص:۲٤٥)

بقرہ عید سے پہلے کچھ نہ کھائے

''کلیجی'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(ص:۲۲۹)

بقرہ عید کی نماز جلدی پڑھنا

☆جب سورج طلوع ہوکر ذرا بلند ہوجائے تو عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی نماز کا وقت شروع ہوجاتا ہے، عید الاضحیٰ میں ذرا جلدی بہتر ہے تاکہ لوگوں کو قربانی میں سہولت ہو، اور قربانی کا گوشت پکا کر کھانے میں بھی دیر نہ ہو، اور عید الفطر میں ذرا

ب

(۱) قال الرحمتي : ربما يتعين في زماننا ادخال الصبيان في صفوف الرجال لأنّ المعهود منهم إذا اجتمع صبيان فأكثر تبطل صلاة بعضهم ببعض وربما تعدى ضررهم إلى إفساد صلاة الرجال. (تقريرات الرافعي على حاشية ابن عابدين : (۱/۷۳) كتاب الصلاة ، باب الإمامة ، ط: سعيد)

▭ (قوله : ويصف الرجال ثم الصبيان ثم النّساء) لقوله عليه الصلاة والسلام : ليلني منكم اولو الاحلام والنهى ...... والترتيب الحاضر لها ان يقدم الاحرار البالغون ثم الاحرار الصبيان ...... وظاهر كلامهم تقديم الرجال على الصبيان مطلقا . (البحر الرائق : (۱/۳۵۳) كتاب الصلاة، باب الإمامة ، ط: سعيد)

▭ الهندية : (۱/۸۹) كتاب الصلاة ، الباب الخامس في الإمامة ، الفصل الخامس : في بيان مقام الإمام والمأموم ، ط: رشيديه .

▭ شامي : (۱/۵۷۱) كتاب الصلاة ، باب الإمامة ، ط: سعيد .

موقع دیا جائے تا کہ غسل وغیرہ کر کے کچھ کھا کر عید کی نماز کے لئے آنے میں سہولت ہو، اس لئے عید الفطر میں تاخیر سے عید کی نماز پڑھنا مستحب ہے۔ (۱)

☆ عید اور بقرہ عید دونوں نمازوں کا وقت سورج طلوع ہونے سے شروع ہو کر زوال سے قبل تک رہتا ہے، مگر سنت یہ ہے کہ بقرہ عید کی نماز جلدی پڑھ لی جائے، یعنی اشراق کا وقت ہونے کے بعد سورج میں تیزی آنے سے پہلے پڑھ لی جائے تا کہ نماز سے فارغ ہو کر قربانی کا جانور ذبح کر کے اس کا گوشت اور کلیجی وغیرہ پکا کر کھانے کی سنت ادا کرنا آسان ہو۔ (۲)

واضح رہے کہ بقرہ عید کا مسنون وقت سورج طلوع ہونے کے وقت سے دو گھنٹہ قبل ہے اور اس وقت تک سورج میں تیزی نہیں آتی۔ (۳)

اور عید الفطر کی نماز میں ذرا تاخیر کرنا مستحب ہے۔ (۴)

حضرت ابو الحویرث سے منقول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر بن حزم کو نجران میں یہ حکم لکھ کر بھیجا کہ بقرہ عید کی نماز میں ذرا جلدی کریں اور عید الفطر کی

---

(۱) (و وقتها من الارتفاع) قدر رمح فلا تصح قبله بل تكون نفلا محرمًا (إلى الزوال) قوله (قدر رمح) ...... (تنبيه) يندب تعجيل الاضحى لتعجيل الأضاحي وتأخير الفطر ليؤدى الفطرة .
(الدر مع الرد : (۱۷۱/۲) كتاب الصلاة ، باب العيدين ، ط: سعيد)
البحر الرائق : (۱٦۰/۲) كتاب الصلاة ، باب العيدين ، ط: سعيد .
فتح القدير : (۱۷/۲) كتاب الصلاة ، باب العيدين ، ط: رشيديه .

(۲،۳،۴) (و وقتها من ارتفاع الشمس إلى زوالها) ...... ويستحب تعجيل صلاة الاضحى لتعجيل الأضاحي ...... وفي عيد الفطر يؤخر الخروج قليلاً . كتب النبي صلى الله عليه وسلم إلى عمرو بن حزم : عجل الأضحى وأخر الفطر " قيل ليؤدى الفطرة ويعجل الأضحية .
(البحر الرائق : (۱٦۰/۲) كتاب الصلاة ، باب العيدين ، ط: سعيد)
إعلاء السنن : (۱۲۳/۸) أبواب العيدين ، باب ماجاء في وقت صلاة العيدين ، ط: إدارة القرآن .
الدر مع الرد : (۱۷۱/۲) كتاب الصلاة ، باب العيدين ، ط: سعيد .
فتح القدير : (۷۱/۲) كتاب الصلاة ، باب العيدين ، ط: رشيديه .

نماز میں ذرا تاخیر کریں۔[1]

بقرہ عید کے دن کے اعمال

بقرہ عید کے دن پہلے عید کی نماز پڑھے، پھر خطبہ، پھر اس کے بعد قربانی کرے، حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بقرہ عید کے دن خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ سب سے پہلا عمل جو آج کے دن ہمارا ہے، وہ اولاً نماز پڑھنا ہے، پھر ہم عید گاہ سے واپس جائیں گے تو قربانی کریں گے، جس نے ایسا کیا اس نے ہماری سنت کو ادا کیا، اور جس نے عید کی نماز سے پہلے جانور ذبح کرلیا گویا اس نے اپنے گھر والوں کے لئے بکری کا گوشت جلد حاصل کرلیا، اس کی قربانی ادا نہ ہوئی۔[2]

بقرہ عید میں کچھ کھائے بغیر عید گاہ جانا

عید الفطر میں کچھ کھا کر جانا اور بقرہ عید میں نماز کے بعد قربانی کا گوشت پکا کر

---

(۱) أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كتب إلى عمرو بن حزم وهو بنجران أن عجل الأضحى وأخر الفطر. (السنن الكبرى للبيهقي: (۳/ ۲۸۲) كتاب صلاة العيدين، باب الغدو إلى العيدين، ط: مجلس دائرة المعارف العثمانية، حيدر آباد، هند)

تلخيص الحبير: (۲/ ۱۹۵) رقم الحديث: ۶۸۳، كتاب صلاة العيدين، ط: دار الكتب العلمية.

المجموع شرح المهذب: (۵/ ۳، ۴) كتاب الصلاة، باب صلاة العيدين، ط: دار الفكر.

(۲) عن البراء قال خطبنا النبي صلى الله عليه وسلم يوم النحر فقال إن أوّل ما نبدأ به في يومنا هذا أن نصلّي ثم نرجع فننحر فمن فعل ذلك فقد أصاب سنتنا ومن ذبح قبل أن نصلي فإنّما هو شاة لحم عجله لأهله، ليس من النسك في الشيء. متفق عليه (مشكوة المصابيح: (ص: ۱۲۶) كتاب الصلاة، باب صلاة العيدين، الفصل الأوّل، ط: قديمي)

صحيح البخاري: (۱/ ۱۳۳) كتاب الصلاة، باب استقبال الإمام النّاس في خطبة العيد، ط: قديمي.

سنن النسائي: (۱/ ۲۳۲) كتاب العيدين، الخطبة يوم العيد، ط: قديمي.

کھانا سنت ہے۔[۱] حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بقرہ عید میں کچھ نہ کھاتے یہاں تک کہ نماز پڑھ کر واپس تشریف لاتے، پھر اپنی قربانی سے کھاتے۔[۲]

بے وضو پڑھادی

اگر بقرہ عید کے دن زوال سے پہلے معلوم ہوا کہ نماز بلا وضو پڑھادی تو دوبارہ عید کی نماز پڑھنے کے لئے لوگوں میں اعلان کرانا چاہیے، اب جس شخص نے معلوم ہونے سے پہلے قربانی کرلی اس کی قربانی جائز ہے، اور معلوم ہونے کے بعد زوال تک قربانی جائز نہیں ہے۔[۳]

(۲،۱) قال: (وأكلوا إن كان فطرًا) السنة أن يأكل في الفطر قبل الصلاة ، ولايأكل في الأضحى حتى يصلي وهٰذا قول أكثر أهل العلم ...... وروى عن بريدة قال : كان النّبي صلى اللّٰه عليه وسلم لايخرج يوم الفطر حتى يفطر ولايطعم يوم الأضحى حتى يصلي " .... (المغنى لابن قدامة : ۲/۲۷۵) كتاب الصلاة ، باب صلاة العيدين ، مسألة : السنة أن يأكل في الفطر ...... ، ط: مكتبه القاهرة)

جامع الترمذي : (۱/۱۲۰) أبواب العيدين ، باب في الأكل يوم الفطر قبل خروج ، ط: قديمي.

الدر مع الرد : (۲/۱۶۸، ۱۷۶) كتاب الصلاة ، باب العيدين ، مطلب : يطلق المستحب على السنة وبالعكس ، ط: سعيد .

(۳) امام صلى بالنّاس صلاة العيد يوم الفطر على غير وضوء وعلم بذلك قبل الزوال أعاد الصلاة ...... وإن كان ذٰلك في عيد الاضحى فعلم بعد الزوال وقد ذبح النّاس جاز ذبح من ذبح ويخرج من الغد ويصلي ...... فإن علم يوم النحر قبل الزوال نادى في النّاس بالصلاة وجاز ذبح من ذبح قبل العلم ومن ذبح بعد العلم لايجوز ذبحه حتى تزول الشمس . (الهندية : (۱/۱۵۲) كتاب الصلاة ، الباب السابع عشر في صلاة العيدين ، ط : رشيديه)

التاتارخانية : (۲/۹۹) كتاب الأضحية ، الفصل السادس والعشرون في صلاة العيدين ، نوع آخر من هذا الفصل : في المتفرقات ، ط: إدارة القرآن .

الدر مع الرد : (۶/۳۱۹) كتاب الأضحية ، ط: سعيد .

پارک میں عید کی نماز پڑھنا

سرکاری پارک، فیلڈ، میدان وغیرہ میں حکومت کی اجازت سے عید کی نماز پڑھنا جائز ہے اور اگر کسی کی شخصی جائیداد ہے تو اس کی اجازت سے عید کی نماز پڑھنا جائز ہے۔(۱)

(۱) ویشترط لصحتها سبعة أشياء ...... والسابع : (الاذن العام) من الإمام . (الدر مع الرد : (۲/ ۱۵۱) كتاب الصلاة، باب الجمعة، ط: سعيد)

وتكره في أرض الغير بلا رضاه . (حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح : (ص: ۳۵۸) كتاب الصلاة ، فصل في المكروهات ، ط: قديمي)

وكذا تكره في أماكن : كفوق كعبة ...... وأرض مغصوبة أو للغير الخ . (الدر مع الرد : (۱/ ۳۸۱) كتاب الصلاة مطلب في الصلاة في الأرض المغصوبة ودخول البساتين وبناء المسجد في أرض الغصب ، ط: سعيد)

عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه قال كان رسول الله ﷺ يخرج يوم الفطر والاضحى إلى المصلى ، فأوّل شيء يبدأ به الصلاة ، ثم ينصرف فيقوم مقابل النّاس والنّاس جلوس على صفوفهم فيعظهم ويوصيهم ويأمرهم .... (صحيح البخاري: (۱/ ۱۳۱) (۹۵٦) كتاب العيدين، باب الخروج إلى المصلى بغير منبر ، ط: قديمي)

ان البروز إلى المصلى والخروج إليه ، ولا يصلى في المسجد الا عن ضرورة وروى ابن الزياد عن مالك رحمه الله تعالىٰ قال : السنة الخروج إلى الجبانة الا لأهل مكة ، ففي المسجد، وقال الشافعي رحمه الله تعالىٰ في الأم : بلغنا أنّ رسول الله ﷺ كان يخرج في العيدين إلى المصلى بالمدينة وكذا من بعده الامن من عذر مطر و نحوه ، وكذا عامة أهل البلدان الامكة ، شرفها الله تعالىٰ. (عمدة القاري شرح صحيح البخاري : (۵/ ۱۷۱) كتاب العيدين ، باب الخروج إلى المصلى، ط: دار الحديث، ملتان)

عن ابن عمر رضي الله عنهما أنّ رسول الله ﷺ كان يغدو إلى المصلى في يوم العيد والعنزة تحمل بين يديه ، فإذا بلغ المصلى نصبت بين يديه فيصلي إليها ، وذلك أنّ المصلى كان فضاء ليس فيه شيء يستتر به . (ابن ماجه : (ص: ۲۰۲) أبواب ماجاء في صلاة العيدين ، باب ماجاء في الحربه يوم العيد ، ط: رحمانيه) =

پانی کے جہاز میں عید کی نماز کا حکم

جمعہ اور عیدین کی نماز درست ہونے کے لیے مصر یا قصبہ یا بڑا گاؤں ہونا شرط ہے، جہاز بحری ہو یا ہوائی وہ مصر یا قصبہ یا بڑا گاؤں نہیں ہے، اس لیے جہاز بحری ہو یا ہوائی اس میں جمعہ اور عیدین کی نماز درست نہیں ہے۔ (۱)

پگڑی

''عمامہ'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص:۱۵۹)

پہلا کام عید کے دن

''عید کے دن سب سے پہلا کام'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص:۱۹۸)

پہلی رکعت کی تکبیراتِ زوائد چھوٹ گئیں

امام سے پہلی رکعت کی تکبیرات زوائد چھوٹ گئیں، اور فاتحہ وسورت سے

= وأخرج الطبراني في الكبير بضعف عن علي (رضي الله عنه) قال: الخروج إلى الجبان في العيدين من السنة كذا في جمع الفوائد. (۱/۱۰۷) وانجبر ضعفه بماله من الشواهد — وفي الدر المختار: والخروج إليها أي الجبانة لصلاة العيد سنة وان وسعهم المسجد الجامع. (إعلاء السنن: (۸/۱۱۲) أبواب العيدين، باب الخروج يوم الفطر والاضحى إلى المصلى الا لعذر، ط: إدارة القرآن)

(۱) عن علي رضي الله تعالىٰ عنه قال: لا جمعة ولا تشريق ولا صلاة فطر ولا اضحى الا في مصر جامع أو مدينة عظيمة. (إعلاء السنن: (۸/۱) رقم الحديث: ۲۰۱۵، أبواب الجمعة، باب عدم جواز الجمعة في القرىٰ، ط: إدارة القرآن)

(تجب صلاتهما) في الاصح (على من تجب عليه الجمعة بشرائطها) المتقدمة (سوى الخطبة) فانها سنة بعدها، وفي القنية: صلاة العيدين في القرى تكره تحريمًا. (الدر مع الرد: (۲/۱۶۶) كتاب الصلاة، باب العيدين، ط: سعيد)

صلاة العيدين في الرساتيق تكره كراهة تحريم؛ لأنه اشتغال بما لايصح؛ لأن المصر شرط الصحة. (البحر الرائق: (۲/۲۷۷) كتاب الصلاة، باب العيدين، ط: رشيديه)

بدائع الصنائع: (۱/۲۱۶) كتاب الصلاة، فصل: شرائط وجوب العيدين، ط: رشيديه.

الهندية: (۱/۱۵۰) كتاب الصلاة، الباب السابع عشر في صلاة الجمعة، ط: رشيديه.

فراغت کے بعد یاد آئیں تو اب تکبیر نہ کہے بلکہ رکوع میں چلا جائے، اور سجدہ سہو بھی نہ کرے، کثرت اژدھام کی وجہ سے سجدہ سہو معاف ہے۔ (۱)

پہلی رکعت کی تکبیر بھول کر قراءت شروع کردی

اگر امام نے پہلی رکعت کی تکبیرات زوائد بھول سے چھوڑ کر قراءت شروع کردی ہو تو یہ حکم ہے کہ اگر "الحمد" پڑھتے پڑھتے یاد آجائے تو تکبیریں کہہ کر دوبارہ "الحمد شریف" پڑھی جائے، اور اگر سورت شروع کردی تو پھر سورت پوری کرنے کے بعد دوسری رکعت کی طرح تین تکبیریں زائد اور چوتھی رکوع کے لیے کہہ کر رکوع میں جائے، قراءت کا اعادہ نہ کیا جائے، اور اگر رکوع میں یاد آئے تو تکبیروں کے لیے رکوع سے اٹھنا جائز نہیں بلکہ رکوع ہی میں آہستہ آہستہ کہہ لے۔

اور مقتدیوں میں سے بھی جس کو یاد آئے اپنی اپنی تکبیریں کہہ لے، خواہ ان کو امام کے تکبیر کہنے کا پتہ لگا ہو یا نہ ہو، اور اگر کسی نے رکوع سے اٹھ کر تکبیریں کہنے کے بعد رکوع کیا تو نماز ہوگئی مگر برا کیا، اور یہی تفصیل اس مسبوق کے لئے ہے جس کی دونوں رکعت رہ گئی ہوں۔ (۲)

---

(۱) (والسهو في صلاة العيد والجمعة والمكتوبة سواء) والمختار عند المتأخرين عدمه في الأوليين لدفع الفتنة كما في جمعة البحر وأقره المصنف وبه جزم في الدرر. (الدر المختار مع رد المحتار: (۲/۹۲) كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: سعيد)

الهندية: (۱/۱۲۸) كتاب الصلاة، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ومنها: تكبيرات العيدين، ط: رشيديه.

طحطاوي على الدر: (۱/۳۱۹) كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: رشيديه.

وانظر أيضا الحاشية السابقة.

(۲) وإذا نسي الإمام تكبيرات العيد حتى قرأ فإنه يكبّر بعد القراءة أو في الركوع مالم يرفع رأسه. (الهندية: (۱/۱۵۱) كتاب صلاة، الباب السابع عشر: في صلاة العيدين، ط: رشيديه)

التاتارخانية: (۲/۸۸) كتاب الصلاة، نوع آخر في كيفية صلاة العيد، قبيل: شرائط صلاة العيد، ط: إدارة القرآن. =

پہلی رکعت کے شروع میں تکبیرات زوائد بھول جائے تو

''عید کی پہلی رکعت میں تکبیرات زوائد بھول جائے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔

پیدل جانا

عید کی نماز کے لئے پیدل جانا سنت ہے، اگر کوئی عذر نہیں ہے تو واپسی میں بھی پیدل آنا سنت ہے، ہاں اگر کوئی عذر ہے مثلاً عیدگاہ دور ہے، یا پیدل جانا مشکل ہے، تو سوار ہو کر عیدگاہ جانے اور واپس آنے میں کوئی قباحت نہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم عید کے لئے پیدل تشریف لے جاتے اور پیدل ہی واپس تشریف لاتے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ایک روایت میں ہے کہ عید کے لئے پیدل جانا سنت ہے، واپسی میں خواہ سوار ہو کر آئے۔ (۱)

= الدر مع الرد : (۱۷۴/۲) کتاب الصلاة ، باب العیدین ، ط: سعید .

منحة الخالق علی البحر الرائق : (۱۶۱/۲) کتاب الصلاة ، باب العیدین ، ط: سعید .

(۱) عن علي قال : من السنة أن تخرج إلی العید ماشیًا وأن تأکل شیًا قبل أن تخرج ، ...... وفیه دلیل علی أنّ الخروج إلی العید ماشیًا من السنة ...... فأمّا حدیث ابن عمر فأخرجه ابن ماجه عنه قال: کان رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم تخرج إلی العید ماشیًا ویرجع ماشیًا ، ...... والعمل علی هذا الحدیث عند أکثر أهل العلم : یستحبون أن یخرج الرجل إلی العید ماشیًا وأن لایرکب إلّا من عذر) وعلیه العمل عند الحنفیة أیضًا ...... وروی البیهقي في حدیث الحارث عن علي أنه قال: من السنة أن تأتي العید ماشیًا ثم ترکب إذا رجعت...... . (تحفة الأحوذي: (۳/ ۷۰، ۷۱، ۷۲) أبواب العیدین ، تحت رقم الحدیث: ۵۲۸ ، باب في المشي یوم العید ، ط: دار الفکر)

کنز العمال : (۶۳۸/۸) رقم الحدیث: ۲۴۵۰۷ ، کتاب الصوم ، فصل : في صلاة العید وصدقة الفطر ، ط: مؤسسة الرسالة .

مجمع الزوائد : (۳۳۵/۱) رقم الحدیث : ۲۰۲۸ ، کتاب الصلاة ، باب صلاة العیدین ، ط: مکتبة ابن کثیر / دار ابن حزم .

ت

تارک عیدین

راجح قول کے مطابق عید کی نماز واجب ہے، لہٰذا ترک کرنے والا گنہگار ہوگا۔[1]

ترجمۂ خطبہ

''خطبہ کا ترجمہ'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(ص:۱۱۸)

تشہد میں شریک ہوا

''قعدہ میں شریک ہوا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(ص:۲۲۷)

تکبیرات دوسری رکعت میں قراءت سے پہلے کہہ دیں

''دوسری رکعت میں قراءت سے پہلے تکبیرات کہے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔

---

(۱) (تجب صلاة العيدين على من تجب عليه الجمعة بشرائطها سوى الخطبة) تصريح بوجوبها وهو إحدى الروايتين عن أبي حنيفة وهو الأصح كما في الهداية، والمختار كما في الخلاصة وهو قول الأكثر ...... (البحر الرائق: (۱۵۷/۲) كتاب الصلاة، باب العيدين، ط: سعيد)

ان السنة المؤكدة والواجب متساويان رتبة فى استحقاق الإثم بالترك الخ. (شامی: (۱۷۷/۲) كتاب الصلاة، باب العيدين، مطلب في تكبير التشريق، ط: سعيد)

الواجب هو فى عرف الفقهاء: عبارة عما ثبت وجوبه بدليل فيه شبهة...... وحكمه أنه يثاب بفعله ويستحق بتركه عقوبة لو لا العذر. (قواعد الفقه: (ص: ۵۳۸) حرف الواو، الصدف پبلشرز کراچی)

منحة الخالق على البحر الرائق: (۲۸۷/۲) كتاب الصلاة، باب العيدين، ط: رشيديه و (۱۶۴/۱) ط: سعيد.

مزید ''عید کی نماز کا حکم'' عنوان کے تحت تخریج دیکھیں۔

تکبیرات زوائد بھول جائے

عید کی نماز کی پہلی رکعت کی تکبیرات نیت باندھ کر ثنا، پڑھنے کے بعد سورۂ فاتحہ شروع کرنے سے پہلے کہی جاتی ہیں، اگر امام ثناء کے بعد تکبیرات کہنا بھول جائے اور سورۂ فاتحہ شروع کر دے، یا سورۂ فاتحہ پوری کر لے، اور سورت شروع کرنے سے پہلے تکبیرات یاد آجائیں تو فوراً تین دفعہ تکبیرات (اللّٰہ اکبر) کہے اور دوبارہ سورۂ فاتحہ پڑھ لے۔

اور اگر سورۂ فاتحہ پوری کرنے کے بعد سورت بھی شروع کر لی تو یاد آنے پر سورت پوری کرنے کے بعد رکوع سے پہلے یا رکوع میں آہستہ سے تکبیرات پوری کر لے۔

اور اگر دوسری رکعت میں قراءت کے بعد رکوع سے پہلے تکبیرات کہنا یاد نہیں رہا، تو رکوع میں یاد آنے پر رکوع میں آہستہ آواز میں تین تکبیرات کہہ لے۔ (۱)

تکبیرات زوائد بھول گیا

اگر امام تکبیرات زوائد کہنا بھول جائے، اور رکوع میں اس کو خیال آئے تو اس کو چاہیے کہ رکوع کی حالت میں ہاتھ اٹھائے بغیر تکبیر کہہ لے، پھر قیام کی طرف نہ لوٹے اور اگر لوٹ بھی جائے تو نماز ہو جائے گی فاسد نہیں ہوگی۔

اگر مجمع بڑا ہے، سجدہ سہو کرنے میں گڑبڑ کا خوف ہے تو سجدہ سہو ترک کر دے

(۱) إذا نسي الإمام تكبيرات العيد حتى قرء، فإنه يكبّر بعد القراءة أو في الركوع مالم يرفع رأسه. (الفتاوى الهندية: (۱/ ۱۵۱) كتاب الصلاة، الباب السابع عشر في صلاة العيدين، ط: رشيديه)

الدر مع الرد: (۲/ ۱۷۴) كتاب الصلاة، باب العيدين، ط: سعيد.

طحطاوي على الدر: (۱/ ۳۵۴) كتاب الصلاة، باب العيدين، ط: رشيديه.

ولو تذكر عقيب الفاتحة، وفي الوافي أو بعضها، يكبّر ويعيد القرآءة. (التاتارخانية: (۲/ ۹۹) كتاب الصلاة، الفصل السادس والعشرن في صلاة العيدين، ط: إدارة القرآن)

اور اگر مجمع زیادہ بڑا نہیں ہے اور گڑبڑ کا خوف نہیں تو سجدہ سہو کرلے۔ (۱)

تکبیرات زوائد چھ سے زائد کہہ دیں

اگر امام نے عید کی نماز میں چھ سے زائد تکبیریں کہہ دیں تو نماز ہو جائے گی، دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی، البتہ احناف کے نزدیک تکبیرات زوائد کی تعداد چھ ہی ہے، اس لئے قصداً چھ مرتبہ سے زائد تکبیرات نہیں کہنا چاہیے۔ (۲)

(۱) و إذا نسي الإمام تكبيرات العيد حتى قرأ فإنه يكبر بعد القراءة أو في الركوع مالم يرفع رأسه. (الهندية: (۱/۱۵۱) كتاب الصلاة، الباب السابع عشر في صلاة العيدين، رشيديه)

التاتارخانية: (۲/۸۸) كتاب الصلاة، كيفية صلاة العيدين، قبيل: شرائط صلوة العيد، ط: إدارة القرآن.

ومنها تكبيرات العيدين، قال في البدائع: إذا تركها أو نقص منها أو زاد عليها ...... فإنه يجب عليه السجود، فقد روى الحسن عن أبي حنيفة رحمه الله تعالىٰ إذا سها الإمام عن تكبيرة واحدة في صلوة العيد، يسجد للسهو ...... إلا أن مشايخنا قالوا: لايسجد للسهو في العيدين والجمعة لئلا يقع الناس في فتنة كذا في المضمرات ناقلاً عن المحيط .... (الهندية: (۱/۱۲۸) كتاب الصلاة، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط: رشيديه)

البحر الرائق: (۲/۱۷۰) كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: رشيديه.

حلبي كبير: (ص: ۴۵۵) باب سجود السهو، ط: سهيل اكيڈمی لاهور.

(۲) (ويصلي الإمام بهم ركعتين مثنيا قبل الزوائد وهي ثلاث تكبيرات في كل ركعة) ولو زاد تابعه إلى ستة عشر؛ لأنه مأثور.

وفي الشامي (قوله: مثنيا قبل الزوائد) أي قارئًا الإمام وكذا المؤتم الثناء قبلها في ظاهر الرواية؛ لأنه شرع في أوّل الصلاة "امداد" وسميت زوائد لزيادتها على تكبيرة الإحرام والركوع (قوله: ولو زاد تابعه الخ) لأنه تبع لإمامه فتجب عليه متابعته، وترک رأيه برأي الإمام لقوله عليه الصلاة والسلام "إنما جعل الإمام ليؤتم به فلاتختلفوا عليه" فما لم يظهر خطؤه بيقين كان اتباعه واجبًا، ولايظهر الخطأ في المجتهدات، فأما إذا خرج عن أقوال الصحابة فقد ظهر خطؤه بيقين فلايلزمه اتباعه، ولهذا لو اقتدى بمن يرفع يديه عند الركوع أو بمن يقنت في الفجر، أو بمن يرى تكبيرات الجنازة خمسًا لايتابعه لظهور خطئه بيقين؛ لأن ذلک كله منسوخ، بدائع الخ. (شامي: (۲/ ۱۷۲) كتاب الصلاة، باب العيدين، قبل: مطلب تجب طاعة الإمام فيما ليس بمعصية وبعده، ط: سعيد)

البحر الرائق: (۲/۱۶۱) كتاب الصلاة، باب العيدين، ط: سعيد.

بدائع الصنائع: (۱/۲۷۸) كتاب الصلاة، فصل: وأما بيان قدر صلاة العيدين وكيفية أدائها، ط: سعيد

تکبیرات زوائد چھوڑ دیں

عید کی نماز میں تکبیر تحریمہ کے علاوہ ہر رکعت میں تین تین تکبیرات زوائد واجب ہیں اگر ان میں سے کوئی تکبیر چھوڑ دے گا تو واجب ترک ہوگا، اور واجب ترک کرنے سے سجدہ سہو لازم آتا ہے، البتہ عید کی نماز میں سجدہ سہو نہیں، اس لیے نماز ہوجائے گی، اعادہ کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ (۱)

تکبیرات زوائد رکوع میں

"رکوع میں تکبیرات عید" عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۱۴۴)

تکبیرات زوائد کہنے کا طریقہ

عید کی نماز میں تکبیرات زوائد کہنے کا طریقہ یہ ہے کہ "اللہ اکبر" کہتے وقت دونوں ہاتھوں کو کانوں تک اٹھائے، (چاہے نماز پڑھانے والا امام کانوں تک ہاتھ اٹھانے کا قائل ہو یا نہ ہو، دونوں صورتوں میں مقتدی کانوں تک ہاتھ اٹھائیں) (۲)

---

(۱) (قوله: وهي ثلاث تكبيرات في كل ركعة) هذا مذهب ابن مسعود وكثير من الصحابة ورواية عن ابن عباس وبه اخذ أئمتنا الثلاثة. (شامي: (۲/ ۱۷۲) كتاب الصلاة، باب العيدين، قبل: مطلب: تجب طاعة الإمام فيما ليس بمعصية، ط: سعيد)

(والسهو في صلوٰة العيد والجمعة والمكتوبة والتطوع سواء) والمختار عند المتأخرين عدمه في الاولين لدفع الفتنة كما في جمعة (قوله: عدمه في الأولين) البحر الظاهر ان الجمع الكثير فيما سواهما كذٰلك ...... وقال خصوصا في زماننا ...... بل الأولىٰ تركه لئلا يقع النّاس في فتنة. (شامي: (۲/ ۹۲) كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: سعيد)

الهندية: (۱/ ۱۲۸) كتاب الصلاة، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط: رشيديه.

(۲) ويصلي الإمام ركعتين فيكبر تكبيرة الافتتاح ثم يستفتح ثم يكبر ثلاثا ثم يقرأ جهرا ثم يكبر تكبيرة الركوع فإذا قام إلى الثانية قرأ ثم كبر ثلاثا وركع بالرابعة فتكون التكبيرات الزوائد ستا ثلاثا في الأولىٰ وثلاثا في الأخرىٰ وثلاث اصليات تكبيرة الافتتاح وتكبيرتان للركوع فيكبر في الركعتين تسع تكبيرات ويوالي بين القراء تين وهي رواية ابن مسعود وبها أخذ أصحابنا ...... =

اگر تکبیرات زوائد رکوع میں ادا کر رہا ہے تو اس صورت میں دونوں ہاتھوں کو کانوں تک نہ اٹھائے، کیونکہ رکوع میں نمازی کا اپنے دونوں گھٹنوں کو پکڑنا سنت ہے، اور تکبیرات زوائد میں بھی دونوں ہاتھوں کو کانوں تک اٹھانا سنت ہے، مگر رکوع اس کا محل نہیں، لہٰذا رکوع کی سنت کو ترجیح ہوگی۔ (۱)

تکبیرات زوائد کے بعد میں شامل ہوا

عید کی نماز میں تکبیرات زوائد کے بعد شامل ہونے والے کے لیے حکم یہ ہے کہ تکبیر تحریمہ کے بعد تکبیراتِ زوائد کہے، اگرچہ امام قراءت شروع کر چکا ہو۔ (۲)

= ويرفع يديه في الزوائد ...... ويرسل اليدين بين التكبيرتين ولايضع . (الهندية : (١/١٥٠) كتاب الصلاة ، باب الباب السابع عشر : في صلاة العيدين ، ط : رشيديه)

الدر مع الرد : (٢/١٧٢ ، ١٧٥) كتاب الصلاة ، باب العيدين ، مطلب : تجب طاعة الإمام فيما ليس بمعصية ، ط: سعيد .

التاتارخانية : (٢/٨٦) كتاب الصلاة ، نوع آخر : في بيان كيفيتها (أي صلاة العيد) ط: إدارة القرآن.

(١) ولا يرفع يديه إذا أتى بتكبيرات العيد في الركوع . (الهندية : (١/١٥٠) كتاب الصلاة ، الباب السابع عشر في صلاة العيدين ، ط: رشيديه)

فلا يرفع يديه على المختار ؛ لأنّ أخذ الركبتين سنة في محله ، (قوله : سنة في محله) أي والرفع سنة في غير محله ، وذو المحل اولىٰ . (الدر مع الرد : (٢/١٧٥) كتاب الصلاة ، باب العيدين، ط: سعيد)

منحة الخالق على البحر الرائق : (٢/١٦١) كتاب الصلاة ، باب العيدين ، ط: سعيد .

(٢) ولو أن رجلا دخل مع الإمام في صلوة العيد بعد ما كبر الإمام ...... فدخل معه وهو في القراءة فإنه يكبر برأى نفسه في هذه الركعة حال مايقرأ الإمام . (الهندية : (١/١٥١) كتاب الصلاة، الباب السابع عشر في صلاة العيدين ، ط: رشيديه)

شامي : (٢/١٧٣ ، ١٧٤) كتاب الصلاة ، باب العيدين ، ط: سعيد .

بدائع الصنائع : (١/٢٧٨) كتاب الصلاة ، فصل : وأمّا بيان قدر صلاة العيدين و كيفية أدائها، ط: سعيد.

تکبیرات زوائد کے درمیان کوئی مسنون ذکر نہیں

عید کی تکبیرات زوائد کے درمیان کوئی مسنون ذکر نہیں، اس وجہ سے حکم ہے کہ تکبیر کہہ کر ہاتھوں کو چھوڑ دیں، کیونکہ ہاتھوں کا باندھنا وہاں مسنون ہے جہاں کوئی مسنون ذکر ہو۔ (۱)

تکبیرات زوائد میں ہاتھ چھوڑنا

عید کی نماز میں تکبیر تحریمہ کہہ کر ہاتھ باندھ لیں اور "سبحانک اللّٰھم" پوری پڑھیں پھر ہاتھ اٹھا کر تکبیر (اللّٰہ اکبر) کہہ کر ہاتھ چھوڑ دیں، دوسری دفعہ پھر ایسا ہی کریں، تیسری دفعہ ہاتھ اٹھا کر تکبیر کہہ کر ہاتھ باندھ لیں، اور امام اعوذ باللہ، بسم اللہ، سورۂ فاتحہ اور بسم اللہ پڑھ کر سورت ملا کر دوسری نمازوں کی طرح رکوع کرے، اور دوسری رکعت میں بسم اللہ، الحمد للہ، اور سورت پڑھ کر تین دفعہ ہاتھ اٹھا کر تکبیر کہہ کر ہاتھ چھوڑ دیں، پھر چوتھی تکبیر کہہ کر رکوع کریں۔ (۲)

(۱) وأشار المصنف إلى أنه يسكت بين كل تكبيرتين لأنه ليس بينهما ذكر مسنون عندنا ولهذا يرسل يديه عندنا وقدره مقدار ثلاث تسبيحات لزوال الاشتباه . (البحر الرائق : (۱۹۳/۲) كتاب الصلاة ، باب العيدين ، ط: سعيد)

الهندية : (۱۵۱/۱) كتاب الصلاة ، الباب السابع عشر في صلاة العيدين ، ط: رشيديه.

شامي : (۱۷۵/۲) كتاب الصلاة ، باب العيدين ، ط: سعيد .

(۲) ويصلي الإمام ركعتين، فيكبّر تكبيرة الافتتاح، ثم يستفتح، ثم يكبر ثلاثاً، ثم يقرأ جهراً ثم يكبر تكبيرة الركوع، فإذا قام إلى الثانية قرأ ثم كبّر ثلاثاً وركع بالرابعة، فتكون التكبيرات الزوائد ستا، ثلاثا في الأولى، وثلاثا في الأخرى، وثلاث أصليات: تكبيرة الافتتاح وتكبيرتان للركوع، فيكبر في الركعتين تسع تكبيرات، ويوالي بين القراء تين، وهي رواية ابن مسعود، وبه أخذ أصحابنا ...... ويرفع يديه في الزوائد، ويسكت بين كل تكبيرتين مقدار ثلاث تسبيحات ...... ويرسل اليدين بين التكبيرتين ولا يضع. (الهندية: (۱۵۰/۱) كتاب الصلاة، الباب السابع عشر في صلاة العيدين، ط: رشيديه)

البحر الرائق : (۱۶۰/۲ ، ۱۶۱) كتاب الصلاة ، باب العيدين ،ط : سعيد .

الدر مع الرد : (۱۷۲/۲ ، ۱۷۵) كتاب الصلاة ، باب العيدين ، ط: سعيد .

خلاصہ یہ ہے کہ پہلی رکعت میں پہلی اور دوسری تکبیر کے بعد ہاتھ چھوڑ دیے جائیں، اور تیسری تکبیر کے بعد ہاتھ باندھ لیں، دوسری رکعت میں تینوں تکبیروں کے بعد ہاتھ چھوڑ دیے جائیں۔[1]

تکبیرات عیدین

عیدین کی تکبیرات کے متعلق روایات مختلف اور متعدد ہیں، اسی وجہ سے اس میں دس اقوال ہیں۔[2]

مجتہد اور محقق علماء نے ان روایات میں سے اپنے ترجیح کے اصول کے تحت

---

(۱) (ويرفع يديه في الزوائد) ...... (وليس بين تكبيراته ذكر مسنون) ولذا يرسل يديه. (قوله ولذا يرسل يديه) أى فى أثناء التكبيرات ويضعها بعد الثالثة. (الدر مع الرد: (۲/ ۱۷۴، ۱۷۵) كتاب الصلاة، باب العيدين، ط: سعيد)

الهندية: (۱/ ۱۵۰) كتاب الصلاة، الباب السابع عشر فى صلاة العيدين، ط: رشيديه.

البحر الرائق: (۲/ ۱۶۰) كتاب الصلاة، باب العيدين، ط: سعيد.

(۲) وقد اختلف العلماء فى عدد التكبيرات فى صلاة العيد فى الركعتين و فى موضع التكبير على عشرة أقوال: احدها: أنه يكبر فى الأولىٰ قبل القراءة، وفى الثانية خمسا قبل القراءة، قال العراقى: وهو قول أكثر أهل العلم من الصحابة والتابعين والأئمة، قال: وهو مروى عن عمر و على وأبى هريرة وأبى سعيد و جابر وابن عمر وابن عباس وأبى ايوب رضى الله تعالىٰ عنهم وبه يقول مالك والاوزاعى والشافعى واحمد واسحق، قال الشافعى والاوزاعى واسحق و ابو طالب وابو العباس: ان السبع فى الأولىٰ بعد تكبيرة الإحرام القول الثانى: أنّ تكبيرة الإحرام معدودة من السبع في الأولىٰ ..... القول الثالث: إنّ التكبير في الأولىٰ سبع وفي الثانية سبع القول الرابع: فى الأولىٰ ثلاث بعد تكبيرة الإحرام قبل القراءة، و فى الثانية بعد القراءة، وهو مروى عن جماعة من الصحابة ابن مسعود وأبى موسىٰ وأبى مسعود انصارى رضى الله تعالىٰ عنهم، وهو قول الثورى وأبى حنيفة رحمه الله تعالىٰ الخ. (نيل الاوطار وللامام الشوكانى: (۲/ ۳۶۱) كتاب العيدين، باب عدد التكبيرات فى صلاة العيد و محلها وأقوال العلماء فى عدد التكبيرات، صلاة العيد، ط: دار الباز للنشر والتوزيع)

بذل المجهود: (۲/ ۲۰۱) كتاب الصلاة، باب التكبيرات فى العيدين، ط: معهد الخليل الإسلامى.

کسی ایک روایت کو اختیار فرمالیا ہے، حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ چھ زائد تکبیرات مانتے ہیں، تین تکبیراتِ زوائد پہلی رکعت میں قراءت سے پہلے، اور تین تکبیراتِ زوائد دوسری رکعت میں قراءت کے بعد، نیز اس رکعت میں رکوع کی تکبیر کو بھی واجب فرماتے ہیں، اور پہلی رکعت میں تکبیر تحریمہ بھی ضروری ہے، لہٰذا دونوں رکعت میں چار چار تکبیریں ضروری ہوئیں۔ (۱)

اگر کسی نے عید کی نماز میں آٹھ کے بجائے بارہ تکبیریں کہیں تب بھی اس کی نماز فاسد نہیں ہوگی، لیکن امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے مسلک کے خلاف ہوگا۔ (۲)

واضح رہے کہ بارہ تکبیر والی حدیث ضعیف ہے اس لیے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ

(۱) عن مکحول قال : أخبرنی أبو عائشة جلیس لأبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه ان سعید بن العاص سأل أبا موسیٰ الاشعری و حذیفة بن الیمان کیف کان رسول الله ﷺ یکبر فی الاضحی والفطر ؟ فقال أبو موسیٰ : کان یکبر اربعًا تکبیرة علی الجنائز ، فقال حذیفة : صدق ، فقال أبو موسیٰ : کذلک کنتُ أکبر فی البصرة ، حیث کنت علیهم ، قال أبو عائشة : وأنا حاضر سعید بن العاص اهـ . (أبو داؤد : (۱/۱۷۰ ، ۱۷۱) رقم الحدیث : ۱۱۵۳ ، کتاب الصلاة ، باب التکبیر فی العیدین ، ط: مکتبه امدادیه ملتان)

بذل المجهود : (۲/۲۰۸) کتاب الصلاة ، باب التکبیر فی العیدین ،ط : معهد الخلیل الإسلامی.

نصب الرایة : (۲/۲۱۴) کتاب الصلاة ، باب صلاة العیدین ، رقم الحدیث (۲۰۰۵) ط: المکتبة الاسلامیة لائل پور .

(۲) قال محمد فی الجامع : إذا دخل الرجل مع الإمام فی صلاة العید ، وهذا الرجل یری تکبیر ابن مسعود رضی الله عنه ، فکبر الإمام غیر ذلک ، اتبع الإمام ، الا إذا کبر الإمام تکبیراً لم یکبره احد من الفقهاء فحینئذٍ لایتابعه . (الهندیة : (۱/۱۵۱) کتاب الصلاة ، الباب السابع عشر فی صلاة العیدین ، ط: رشیدیه)

ویصلی الإمام بهم رکعتین مثنیا قبل الزوائد، وهی ثلاث تکبیرات فی کل رکعة ، ولو زاد تابعه إلی ستة عشر ؛ لأنه مأثور . (الدر مع الرد : (۲/۱۷۲) کتاب الصلاة ، باب العیدین ، ط: سعید)

التاتارخانیة : (۲/۹۳) کتاب الصلاة ، نوع یتعلق بتکبیرات العید ، ط: إدارة القرآن .

نے اس حدیث کو نہیں لیا، دوسری حدیث صحیح کو لیا ہے۔ (۱)

تکبیر بھول جائے

''تکبیرات زوائد بھول گیا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۸۵)

تکبیر تشریق

حضرت امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق کے مطابق جن لوگوں پر نماز فرض ہے ان پر تکبیر تشریق بھی واجب ہے، چاہے وہ مرد ہو یا عورت، مقیم ہو یا مسافر، نماز جماعت سے پڑھی ہو یا بلا جماعت، شہر ہو یا گاؤں، اسی پر عمل اور فتویٰ ہے۔ (۲)

(۱) ثم اعلم أن الأحاديث وردت مختلفة في تكبيرات العيدين، وكل حسن إذا صح، فقد روى الترمذي عن كثير بن عبد الله عن أبيه عن جده أن النبي صلى الله عليه وسلم كبّر في العيدين في الأولى سبعًا قبل القراءة وفي الآخرة خمسًا قبل القراءة، قال الترمذي: حديث حسن، وهو أحسن شيء روى في هذا الباب عن النبي صلى الله عليه وسلم، وفي التلخيص الحبير: وكثير ضعيف، وأنكر جماعة تحسينه على الترمذي، ...... والأمر في التكبيرات واسع: قال الإمام محمد في "موطأه" قد اختلف النّاس في التكبير في العيدين، فما أخذت به فهو حسن، وأفضل ذلك عندنا ما روى عن ابن مسعود، قال في البدائع: والمختار في المذهب عندنا مذهب ابن مسعود، لاجتماع الصحابة عليه ...... (إعلاء السنن: (۱۳۲/۸، ۱۳۷) أبواب العيدين، باب كيفية صلاة العيدين، ط: إدارة القرآن)

عن كثير بن عبد الله، عن أبيه عن جده: أن النبي صلى الله عليه وسلم كبّر في العيدين في الأولى سبعًا قبل القراءة، وفي الآخرة خمسًا قبل القراءة، رواه الترمذي وابن ماجه والدارمي ...... قال ميرك: نقلا عن التصحيح، كثير بن عبد الله بن عمرو بن عوف المزني المدني، ضعفوه ...... والحاصل أن الحديث ظاهره الضعف، ولا يصلح للاستدلال. والله أعلم بالحال (مرقاة المفاتيح: (۴۹۲/۳، ۴۹۳) رقم الحديث: ۱۴۴۱، كتاب الصلاة، باب صلاة العيدين، الفصل الثاني، ط: رشيديه)

التعليق الصبيح: (۲۱۴/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة العيدين، الفصل الثاني، ط: رشيديه.

(۲) وقال أبو يوسف ومحمد: التكبير يتبع الفريضة فكل من أدى فريضة فعليه التكبير، =

تکبیر تشریق بلند آواز سے پڑھنا مسنون ہے

۹/ذی الحجہ کی صبح فجر سے ۱۳ ذی الحجہ کی عصر تک تکبیر تشریق پڑھنا واجب ہے، اور یہ مرد حضرات کے لیے فرض نماز کا سلام پھیرتے ہی بلند آواز سے پڑھنا مسنون ہے، البتہ چیخنا، چلانا، اور بتکلف آواز نکالنا مکروہ اور ممنوع ہے۔ (۱)

تکبیر تشریق بلند آواز سے پڑھی جائے یا آہستہ

ایام تشریق کی تکبیریں امام اور مقتدی دونوں کو بلند آواز سے کہنی چاہییں،

= والفتوى على قولهما حتى يكبر المسافر، وأهل القرى ومن صلى وحده. (الجوهرة النيرة: (۱/۱۱۴، ۱۱۱۵) كتاب الصلاة، باب صلاة العيدين، ط: قديمي)

فتح القدير : (۲/۸۱) كتاب الصلاة ، باب صلاة العيدين ، ط: رشيديه .

والعمل فى هذا الزمان على قولها احتياطا فى باب العبادات . (مجالس الابرار ، (ص: ۲۹۲) المجلس الخامس والثلاثون ، ط: سهيل اكيڈمى لاهور)

البحر الرائق : (۲/۱۶۶) كتاب الصلاة ، باب العيدين ، ط: سعيد .

(۱) (ويجب تكبير التشريق) في الأصح...... صفته (الله أكبر الله أكبر لا إله إلاّ الله والله أكبر الله أكبر ولله الحمد) هو المأثور عن الخليل...... (عقب كل فرض) عيني بلا فصل يمنع البناء (أدى بجماعة)...... (من فجر عرفة) وآخره (إلى عصر العيد)...... (على إمام مقيم) بمصر...... (وقالا: بوجوبه فور كل فرض مطلقًا) ولو منفردًا أو مسافرًا أو إمرأة؛ لأنّه تبع للمكتوبة (إلى عصر اليوم الخامس (آخر أيّام التشريق وعليه الاعتماد) والعمل والفتوى في عامة الأمصار وكافة الأعصار...... (قوله: في الأصح) وقيل سنة وصحيح أيضًا لكن في الفتح أنّ الأكثر على الوجوب...... (قوله: وصفته الخ)...... والجهر به واجب وقيل سنة قهستاني...... (قوله: لكن المرأة تخافت)؛ لأنّ صوتها عورة كما في الكافي. (الدر مع الرد: (۲/۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰) كتاب الصلاة، باب العيدين، مطلب يطلق اسم السنة على الواجب، ط: سعيد)

التاتارخانية : (۲/۱۰۱ ، ۱۰۲) كتاب الصلاة ، الفصل السابع والعشرون في تكبيرات التشريق ، ط: إدارة القرآن .

وبقولنا : "تعبدًا" خرج ما إذا جهر به للنشاط ، أو لدفع الوسواس والخواطر أو للتعليم بدون اعتقاد الثواب في الجهر فهو مباح عندنا إذا لم يؤذ النّائمين ، ولم يشوش على المصلين ، ولم يكن الجهر مفرطًا ، كما حققه شيخنا في رسالته كالتكشف ونحوه بالدلائل الفقهية ، فليراجع . (إعلاء السنن : (۸/۱۵۰) كتاب الصلاة ، باب تكبيرات التشريق ، ط: إدارة القرآن)

کیونکہ بعض کے نزدیک واجب ہے اور بعض کے نزدیک سنت ہے۔[۱]

تکبیر تشریق پڑھنا پڑھانا

''عیدگاہ میں تکبیر تشریق پڑھنا پڑھانا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(ص:۲۰۷)

تکبیر تشریق پڑھنا عید کی نماز میں

''عید کی نماز سے پہلے تکبیر تشریق پڑھانا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(ص:۱۸۲)

تکبیر تشریق خطبۂ عید میں

''خطبۂ عید کی تکبیرات'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(ص:۱۱٦)

تکبیر تشریق عید کی نماز کے بعد

''نمازِ عید کے بعد تکبیرات تشریق'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(ص:۲٤٤)

تکبیر تشریق کن لوگوں پر واجب ہے

تکبیر تشریق امام، مقیم، مسافر، منفرد، جماعت سے نماز پڑھنے والوں، عورت، شہر اور دیہات کے رہنے والوں پر واجب ہے۔[۲]

---

(۱) والجہر بالذکر إنمایکون بدعة إذا لم یقم الدلیل علی التخصیص وھناک قد قام الدلیل، وھو قوله تعالیٰ: ﴿واذکروا اللّٰہ فی أیام معدودات﴾ مع إجماع الصحابة۔ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنھم" علی الجہر بالتکبیر دبر الصلوات فی تلک الأیام علی وجوب الجہر بالتکبیر فیھا، ولذا أفتیٰ علماء الحنفیة بقولھا. (إعلاء السنن: (۱۵۲/۸) کتاب الصلاة، باب تکبیرات التشریق...... ، ط: إدارة القرآن)

مجموعة رسائل اللکنوی: رسالة سباحة الفکر فی الجہر بالذکر (۵۱/۳) الباب الثانی فی ذکر مواضع الجہر، ومنھا تکبیرات التشریق، ط: إدارة القرآن)

انظر الحاشیة السابقة، رقم: ۱، علی الصفحة، رقم: ۱۲ أیضًا.

(۲) ووجوبه (علی إمام مقیم) بمصر و علی مقتد (مسافر أو قروي أو امرأة) بالتبعیة لکن المرأة تخافت ویجب علی مقیم اقتدی بمسافر، وقالا بوجوبه فور کل فرض مطلقًا ولو منفردًا أو مسافرًا أو امرأة؛ لأنه تبع للمکتوبة. (الدر مع الرد: (۱۷۹/۲، ۱۸۰) کتاب الصلاة، =

تکبیر تشریق کہنا بھول گیا عید کی نماز کے بعد

"عید الاضحیٰ کی نماز کے بعد تکبیر تشریق کہنا بھول گیا" عنوان کے تحت دیکھیں۔

تکبیر زائد دوسری رکعت میں بھول جائے

اگر امام عید کی دوسری رکعت میں قراءت کے بعد تکبیر بھول جائے اور رکوع میں آئے تو رکوع میں ہاتھ اٹھائے بغیر تکبیر کہے، تکبیر کہنے کے لیے قیام کی طرف عود نہ کرے۔(۱)

تکبیر زائد میں ہاتھ اٹھانا

عیدین کی چھ زائد تکبیرات میں ہاتھوں کو کان تک اٹھا کر چھوڑ دیا جائے، پہلی رکعت میں تین تکبیرات کے بعد ہاتھ ناف کے نیچے باندھ لئے جائیں اور آخری رکعت میں تین تکبیرات کے بعد ہاتھ نہ باندھے جائیں، بلکہ چوتھی تکبیر کہہ کر رکوع میں چلے جائیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ تکبیرات کے درمیان ہاتھ اٹھاتے

= باب العيدين، مطلب: المختار أن الذبيح اسمعيل، ط: سعيد)

طحطاوي على المراقي: (ص: ۵۳۹، ۵۴۰) كتاب الصلاة، باب أحكام العيدين، ط: قديمي.

البحر الرائق: (۲/۱۶۴،۱۶۵) كتاب الصلاة، باب العيدين، ط: سعيد.

(۱) كما لو ركع الإمام قبل أن يكبر فإنّ الإمام يكبر في الركوع ولا يعود إلى القيام ليكبر في ظاهر الرواية ...... فلا يرفع على المختار. (الدر مع الرد: (۲/۱۷۴) كتاب الصلاة، باب العيدين، ط: سعيد)

التاتارخانية: (۲/۸۸) كتاب الصلاة، الفصل السادس والعشرون في صلاة العيدين، ط: إدارة القرآن.

منحة الخالق مع البحر: (۲/۱۶۱) كتاب الصلاة، باب العيدين، ط: سعيد.

الهندية: (۱/۱۵۱) كتاب الصلاة، الباب السابع عشر: في صلاة العيدين، ط: رشيديه.

تھے۔ (۱)

تکبیر زائد کے درمیان وقفہ

عیدین کی تکبیروں کے درمیان کوئی مسنون ذکر نہیں، اور دو تکبیروں کے درمیان تین مرتبہ "سبحان اللّٰہ" کہنے کی مقدار وقفہ ہونا چاہیے، ہاں اگر لوگوں کے ہجوم کی وجہ سے کمی بیشی کرنا چاہے تو کرسکتا ہے۔ (۲)

تکبیر کثرت سے پڑھنا خطبہ میں

"خطبہ میں کثرت سے تکبیر پڑھنا" عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص:۱۲۸)

تکبیر کہتے ہوئے عیدگاہ جانا

عیدگاہ میں جاتے ہوئے راستہ میں تکبیر کہتے ہوئے جانا مستحب ہے، البتہ ختم کرنے کے بارے میں اختلاف ہے، بعض فقہاء نے بیان کیا ہے کہ عیدگاہ پہنچنے پر تکبیر

---

(۱) اعلم أنّ أصحابنا ذهبوا إلى رفع العيدين عند كل تكبيرة ، وفي التلخيص الحبير قوله : عن عمر رضى الله عنه أنّه كان يرفع يديه في التكبيرات . (إعلاء السنن : (۱۴۲/۸) أبواب العيدين، باب كيفية صلاة العيدين ، ط: إدارة القرآن)

ويرفع يديه في الزوائد ...... ويرسل اليدين بين التكبيرتين ولا يضع، .... (الهندية: (۱۵۰/۱) كتاب الصلاة ، الباب السابع عشر في صلاة العيدين ، ط: رشيديه)

(ويرفع يديه في الزوائد) قيد به للاحتراز عن تكبير الركوع الثاني فإنّه ألحق بها حتى قلنا بوجوبه أيضًا مع أنّه لا رفع فيه . (الدر مع الرد : (۱۷۴/۲ ، ۱۷۵) كتاب الصلاة ، باب العيدين، ط: سعيد)

(۲) وأشار المصنف إلى أنّه يسكت بين كل تكبيرتين ؛ لأنّه ليس بينهما ذكر مسنون عندنا، ولهذا يرسل يديه عندنا ، وقدره مقدار ثلاث تسبيحات لزوال الاشتباه، وذكر في المبسوط أنّ هذا التقدير ليس بلازم بل يختلف بكثرة الزحام وقلته .... (البحر الرائق : (۱۶۲/۲) كتاب الصلاة ، باب العيدين ، ط: سعيد)

مراقي الفلاح مع الطحطاوي: (ص: ۵۳۲) كتاب الصلاة، باب أحكام العيدين، ط: قديمي

الدر مع الرد : (۱۷۲/۲) كتاب الصلاة ، باب العيدين ، ط: سعيد .

پڑھنے کا سلسلہ ختم کر دے، اور دیگر بعض فقہاء نے کہا عید کی نماز شروع ہونے پر ختم کرے،[1] عید الفطر میں آہستہ اور بقرہ عید میں ذرا آواز سے تکبیر کہی جائے۔[2]

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عید کے لئے گھر سے نکلتے، تو گھر سے لے کر عید گاہ تک تکبیر کہتے ہوئے تشریف لے جاتے۔[3]

تکبیر کہنا خطبۂ عید میں

''خطبہ کے دوران سامعین کا تکبیر کہنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(ص:۱۲٤)

تکبیر کے بغیر خطبہ

عیدین کے خطبہ کے شروع میں تکبیر تشریق پڑھنا مستحب ہے، لہٰذا اگر کسی امام نے عید کا خطبہ پڑھا لیکن تکبیر کہنا بھول گیا تو خطبہ ادا ہو جائے گا، اور نماز بھی

(۲،۱) ثم يتوجه إلى المصلى ...... مكبرًا سرًا ...... ويقطعه أي التكبير إذا انتهى إلى المصلى في رواية، جزم بها في الدراية، وفي رواية إذا افتتح الصلاة. (مراقي الفلاح: (ص: ۵۳۱) كتاب الصلاة، باب أحكام العيدين، ط: قديمي)

ويكبر في الطريق في الأضحى جهرًا ويقطعه إذا انتهى إلى المصلىٰ وهو المأخوذ به وفي الفطر المختار من مذهبه أنّه لايجوز وهو المأخوذ به كذا في الغياثية، وأمّا سرًا فمستحب. (الهندية: (۱/۱۵۰) كتاب الصلاة، السابع عشر في صلاة العيدين، ط: رشيديه)

البحر الرائق: (۲/۱۵۹، ۱۶۰) كتاب الصلاة، باب العيدين، ط: سعيد.

(۳) عن ابن عمر " أنّه كان إذا غدا يوم الفطر ويوم الأضحى يجهر بالتكبير حتى يأتي المصلى، ثم يكبر حتى يأتي الإمام. (إعلاء السنن: (۸/۱۱۳) رقم الحديث: ۲۱۱۲، أبواب العيدين، باب ماجاء في التكبير في طريق المصلى، ...... ط: إدارة القرآن)

السنن الكبرىٰ للبيهقي: (۳/۲۷۹) رقم الحديث: ۶۳۳۸، كتاب صلاة العيدين، باب التكبير ليلة الفطر ويوم الفطر، ط: دائرة المعارف النظامية، حيدر آباد، هند.

كنز العمال: (۷/۸۹) رقم الحديث: ۱۸۱۰۳، حرف الشين، كتاب الشمائل، الباب الثاني: في شمائل تتعلق بالعبادات، الفصل الرابع في الصوم، ط: مؤسّسة الرسالة.

ہو جائے گی، باقی مستحب پر عمل کرنے کے ثواب سے محروم رہے گا۔ [1]

تکبیر میں ہاتھ اٹھانا

عید کی نماز میں تکبیرات زوائد میں دونوں ہاتھوں کو کانوں تک اٹھانا سنت ہے، اگر کسی نے عید کی نماز میں تکبیرات زوائد کہتے وقت دونوں ہاتھوں کو کانوں تک نہیں اٹھایا تو نماز ہو جائے گی، دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی، البتہ آئندہ ایسا نہ کرے ورنہ سنت ترک کرنے کی وجہ سے ثواب پورا نہیں ملے گا۔ [2]

تکبیروں کے درمیان وقفہ

''تکبیر زائد کے درمیان وقفہ'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(ص:۹۶)

---

(۱) (ويخطب بعدها خطبتين) ...... ويبدأ بالتكبيرات في خطبة العيدين ، ويستحب أن يستفتح الأولىٰ بتسع تكبيرات تترى ، والثانية بسبع . (البحر الرائق : (۱٦۲/۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة العيدين ، ط: سعيد)

(ويخطب بعدها خطبتين) وهما سنة ...... (ويبدأ بالتكبير في) خمس (خطبة العيدين) ...... (ويستحب أن يستفتح الأولىٰ بتسع تكبيرات تترى) أي متتابعات (والثانية بسبع) هو السنة . (الدر مع الرد : (۱۷۵/۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة العيدين ، ط: سعيد)

التاتارخانية : (۸۹/۲) كتاب الصلاة ، الفصل السادس والعشرون : في صلاة العيدين ، كيفية صلاة العيد ، ط: إدارة القرآن .

(۲) (قوله : ويرفع يديه في الزوائد) أي ماسا بإبهاميه شحمتي اذنيه .... (شامي : (۱۷۴/۲ ، ۱۷۵) كتاب الصلاة ، باب العيدين ، ط: سعيد)

والسنة نوعان : سنة الهدى ، وتركها يوجب إساءة وكراهية كالجماعة والأذان والإقامة ونحوها . (شامي : (۱۰۳/۱) كتاب الطهارة ، مطلب في السنة وتعريفها ، ط: سعيد)

ويرفع يديه في الزوائد ، ويسكت بين كل تكبيرتين مقدار ثلاث تسبيحات ...... ويرسل اليدين بين التكبيرتين ، ولا يضع . (الهندية : (۱۵۰/۱) كتاب الصلاة ، الباب السابع عشر في صلاة العيدين ، ط: رشيديه)

البحر الرائق : (۲۸۳/۲) كتاب الصلاة ، باب العيدين ، ط : رشيديه .

بدائع الصنائع : (۲۷۷/۱) كتاب الصلاة ، فصل : وأمّا بيان قدر صلاة العيدين و كيفية أدائها ، ط: سعيد .

جماعت

عید کی نماز انفرادی طور پر ادا کرنے سے ادا نہیں ہوتی، جماعت کے ساتھ پڑھنا ضروری ہے، اور جماعت صحیح ہونے کے لئے کم سے کم امام کے ساتھ ایک مقتدی کافی ہے، یعنی عید کی نماز صحیح ہونے کے لئے کل دو آدمی کافی ہیں۔ (۱)

جمعہ کے دن عید ہو

اگر جمعہ کے روز عید الفطر یا عید الاضحیٰ ہو تو جمعہ اور عیدین دونوں کی نمازیں پڑھنا واجب ہیں۔ (۲)

---

(۱) تجب صلاتها في الأصح على من تجب عليه الجمعة بشرائطها المتقدمة سوى الخطبة . وفي الرد : لكن اعترض ط ماذكره المصنف بأن الجمعة من شرائطها الجماعة الّتي هي جمع والواحد هنا مع الإمام كما في النهر . (رد المحتار : (۲/۱۶۶) باب صلاة العيدين ، ط: سعيد)

نعم بقي ان يقال: من شرائطها الجماعة الّتي هي جمع والواحد هنا مع الإمام جماعة فكيف يصح أن يقال ان شروطه الجمعة. (النهر الفائق: (۱/۳۷۳) باب صلاة العيدين، ط: دار الكتب العلمية)

الحنفية۔ قالوا: صلاة العيدين واجبة في الأصح على من تجب عليه الجمعة بشرائطها، سواء كانت شرائط وجوب أو شرائط صحة، إلاّ أن يستثنىٰ من شرائط الصحة الخطبة، فإنّها تكون قبل الصلاة في الجمعة وبعدها في العيد، ويستثنىٰ أيضًا عدد الجماعة، فإن الجماعة في صلاة العيد تتحقق بواحد مع إمام بخلاف الجمعة، وكذا الجماعة فإنّها واجبة في العيد يأثم بتركها وإن صحت الصلاة بخلافها في الجمعة، فإنّها لاتصح إلاّ بالجماعة وقد ذكرنا معنى الواجب عند الحنفية في "واجبات الصلاة" وغيرها، فارجع إليه. (كتاب الفقه على المذاهب الأربعة: (۱/ ۳۴۵) دليل مشروعية صلاة العيدين، مباحث صلاة العيدين، ط: دار إحياء التراث العربي، بيروت)

(۲) محمد عن يعقوب عن أبي حنيفة رضى الله عنهم عيدان اجتمعا في يوم واحد ، فالأوّل سنة ، والآخر فريضة ولايترك واحد منهما . (الجامع الصغير مع شرح النافع الكبير : (۱/۱۱۳) باب في العيدين ، والصلاة بعرفات والتكبير في أيّام التشريق ، ط: عالم الكتب و إدارة القرآن)

الهداية : (۱/۱۸۲) كتاب الصلاة ، باب العيدين ، ط: رحمانيه.

طحطاوى على الدر المختار : (۱/۳۵۱) كتاب الصلاة ، باب العيدين ، ط: رشيديه. =

جنازہ گاہ میں عید کی نماز پڑھنا

جنازہ گاہ میں عید کی نماز پڑھنے سے نماز ہو جائے گی، کیونکہ ہر پاک جگہ پر نماز پڑھنا جائز ہے۔[1]

جنازے کی نماز پر عید کی نماز مقدم ہے

''عید کی نماز جنازے کی نماز پر مقدم ہے''عنوان کے تحت دیکھیں۔(ص:۱۷۸)

جہاد کے لئے چندہ کرنا

''صدقہ کی تاکید''عنوان کے تحت دیکھیں۔(ص:۱۵۵)

جیل میں عید کی نماز

''قیدیوں کے لیے عید کی نماز کا حکم''عنوان کے تحت دیکھیں۔(ص:۲۲۸)

= وفی روایة أخری أنها سنة لقول محمد فی الجامع الصغیر فی العیدین یجتمعان فی یوم واحد قال یشهدهما جمیعا ولا یترک واحدا منهما . (البحر الرائق : (۱۵۸/۲) کتاب الصلاة، باب العیدین ، ط: سعید)

روی الحسن عن أبی حنیفة أنه تجب صلاة العیدین علی من تجب علیه صلاة الجمعة ، فهذا یدلّ علی وجوبها . وذکر فی الجامع الصغیر : فی العیدین اجتمعا فی یوم فالأوّل سنة ، والثانی فریضة وأراد بالأوّل صلاة العید وبالثانی صلاة الجمعة ...... وعامة مشایخنا علی ان المذهب انّها واجبة وفي الخلاصة : هو المختار ، وفي الذخیرة : وهو الأصحّ (وفي الزاد : والأوجه أنّها واجبة) وتأویل ماذکر فی الجامع الصغیر أنّها سنّة ان وجوبها ثبت بالسنة لا بالکتاب . (التاتارخانیة : (۸۵/۲) کتاب الصلاة ، الفصل السادس والعشرون في صلاة العیدین ، صلاة العید ، ط: إدارة القرآن)

بدائع الصنائع : (۲۷۵/۱) کتاب الصلاة ، فصل : أمّا صلاة العیدین ،ط : سعید .

(۱) (ومکانه) أي موضع قدمیه أو إحداهما إن رفع الأخری ، وموضع سجوده اتفاقًا في الأصح ...... (الدر مع الرد : (۴۰۳/۱) کتاب الصلاة ، باب شروط الصلاة ، ط: سعید)

الهندیة: (۶۱/۱) کتاب الصلاة، الباب الثالث: في شروط الصلاة، الفصل الثاني:.........

چادر

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر اور عید الاضحیٰ میں چادر زیب تن فرماتے۔ [۱]

جعفر ابن محمد کی روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم یمنی دھاری دار لباس بقرہ عید کو زیب تن فرماتے۔ [۲]

عروہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عید میں حضرمی چادر میں ملبوس ہوتے جس کی لمبائی چار ہاتھ ایک بالشت تھی۔ [۳]

چندہ کرنا

عید کی نماز سے پہلے یا خطبہ کے بعد چندہ کرنا جائز ہے، خطبہ کے دوران چندہ

(۱) عن جابر أنّ رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يلبس بردة الأحمر في العيدين والجمعة. (سنن الكبرى للبيهقي: (۳/ ۲۸۰) كتاب صلاة العيدين، باب الزينة للعيد، ط: دائرة المعارف النظاميه هند)

(۲) أخبرني جعفر بن محمد عن أبيه عن جده أنّ النّبي صلى الله عليه وسلم كان يلبس برد حبرة في كل عيد...... (تلخيص الحبير: (۲/ ۱۹۳) رقم الحديث: ۶۷۷، كتاب صلاة العيدين، ط: دار الكتب العلمية)

(۳) عن عروة بن الزبير رضى الله عنه قال: كان رداء رسول الله صلى الله عليه وسلم الّذي يخرج فيه الفطر والأضحى ثوب حضرمي طوله أربعة أذرع، وعرضه ذراعان و شبر. (سبل الهدى والرشاد في سيرة خير العباد: (۸/ ۳۱۱) جماع أبواب سيرته صلى الله عليه وسلم في العيدين، الباب الأوّل: في آدابه صلى الله عليه وسلم قبل الصلاة، ط: دار الكتب العلمية)

مصنف ابن أبي شيبة: (۲/ ۱۵۶) رقم الحديث: ۵۵۹۲، كتاب الصلاة، باب في الثياب النظاف والزينة لها، ط: الدار السلفية.

کرنا جائز نہیں ہے، کیونکہ توجہ سے خطبہ سننا واجب ہے۔ (۱)

چھت ڈالنا عیدگاہ پر

عیدگاہ پر مستقل طور پر چھت ڈالنا کسی بھی روایت میں منقول نہیں، اور عیدگاہ پر چھت ڈالنے سے عیدگاہ مسجد کی طرح بن جائے گی، جبکہ فقہاء کرام نے عید کی نماز کے لئے صحرا یعنی کھلے میدان کی طرف نکلنے کو سنت لکھا ہے، اور چھت ڈالنے سے "صحرا" کے حکم میں نہیں ہوگا۔ (۲)

چھ تکبیرات سے زائد کہیں

"تکبیرات زوائد چھ سے زائد کہہ دیں" عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص:۸۶)

---

(۱) (وكل ما حرم في الصلاة حرم فيها) أي: في الخطبة خلاصة. وغيرها فيحرم أكل و شرب وكلام لو تسبيحا أو رد سلام أو أمرا بمعروف بل يجب عليه أن يستمع ويسكت. (الدر مع الرد: (۱۵۹/۲) كتاب الصلاة، باب الجمعة، ط: سعيد)

(و) كره العبث والالتفات فيجتنب ما يجتنبه في الصلاة. (حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح: (ص: ۵۲۰) كتاب الصلاة، باب أحكام الجمعة، ط: قديمي)

(قوله: ويكره التخطي للسؤال بكل حال) قال في النهر والمختار ان السائل ان كان لا يمر بين يدي المصلي ولا يتخطى الرقاب ولا يسأل إلحافا بل لا بد منه فلا بأس بالسؤال والاعطاء ومثله في البزازية وفيها ولا يجوز الاعطاء إذا لم يكونوا على تلك الصفه المذكورة. (رد المحتار: (۱۶۴/۲) كتاب الصلاة، باب الجمعة، مطلب في الصدقة على سؤال المسجد، ط: سعيد)

الهندية: (۱۴۸/۱) كتاب الصلاة، الباب السادس عشر في صلاة الجمعة، ط: رشيديه

البحر الرائق: (۱۵۷/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة الجمعة، قبيل: باب العيدين، ط: سعيد

(۲) (والخروج إليها) أي الجبانة لصلاة العيد سنة. (الدر مع الرد: (۱۶۹/۲) كتاب الصلاة، باب العيدين، ط: سعيد)

البحر الرائق: (۱۵۹/۲) كتاب الصلاة، باب العيدين، ط: سعيد.

حاشية الطحطاوي على المراقي: (ص: ۵۳۱) كتاب الصلاة، باب أحكام العيدين، ط: قديمي.

حجاج کرام کے لئے عیدالاضحیٰ کی نماز

عید کی نماز ہر مسلمان مرد، عاقل، بالغ اور مقیم پر شہر، فنائے شہر، قصبہ اور بڑے گاؤں میں جہاں تقریباً ڈھائی، تین ہزار کے قریب آبادی ہو، واجب ہے، لیکن حجاج کرام پر حج کے دوران مناسک حج (مثلاً مزدلفہ، شیطان کو منیٰ میں کنکری مارنا، متمع اور قارن ہونے کی صورت میں قربانی کرنا، پھر طواف زیارت وغیرہ حج کے اعمال) میں مصروف ہونے کی وجہ سے عیدالاضحیٰ کی نماز ادا کرنا واجب نہیں ہے۔ [1]

حجرہ کرایہ پر لینا عید کی نماز کے لیے

''عید کی نماز کے لیے حجرہ کرایہ پر لینا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۱۹۰)

حدث لاحق ہوجائے

اگر کسی آدمی کو عید کی نماز میں حدث لاحق ہوجائے (وضوٹوٹ جائے) تو اگر وضو کے لئے جانے کی صورت میں جماعت فوت ہونے کا اندیشہ ہو تو تیمم کرکے جماعت میں شامل ہوجائے، اور اگر وضو کرنے کی صورت میں امام کی اقتداء میں کم سے کم ایک رکعت نماز ملنا ممکن ہے تو اس صورت میں وضو کرنا لازم ہوگا تیمم کرنا جائز نہیں ہوگا۔ [2]

---

(۱) ليس على أهل منى يوم النحر صلاة العيد ؛ لأنهم في وقتها مشغولون بأداء المناسك .

(شامی: (۲۱۸/۶) كتاب الأضحية ، ط: سعيد)

دررالحكام شرح غرر الأحكام: (۲۶۸/۱) كتاب الأضحية، وقت الأضحية، ط: دار إحياء التراث.

البحرالرائق : (۱۴۲/۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة الجمعة ، ط: سعيد .

(۲) (أو عيد) أي يجوز التيمم لخوف فوت صلاة عيد ...... وإن كان المقتدي بحيث يدرك بعضها مع الإمام لو توضأ لا يتيمم ...... (لو بناءً) أي لو كان يبني بناءً جاز له التيمم ...... =

حنفی امام، شوافع کو عید کی نماز پڑھا سکتا ہے یا نہیں؟

حنفی امام، شوافع کو عید کی نماز پڑھا سکتا ہے، مگر اپنے طریقہ پر پڑھائے، مقتدیوں کو ان کی اتباع کرنی ہوگی، اور اگر مقتدی راضی نہ ہوں، تو شوافع میں سے کوئی امام بن جائے، اور حنفی ان کی اقتداء میں نماز پڑھ لیں، اور ان کو امام کی اتباع میں تکبیریں زیادہ کہنی ہوں گی۔ (۱)

حنفی، شافعی امام کے پیچھے عید کی نماز پڑھے

اگر حنفی مقتدی شافعی امام کے پیچھے عید کی نماز پڑھے تو اس کو عیدین کی تکبیرات میں شافعی امام کی اتباع کرنی چاہیے۔ (۲)

= (تبيين الحقائق: (۱/ ۱۳۱) كتاب الطهارة، باب التيمم، ط: دار الكتب العلمية / اشرفيه كوئته)

(قوله: أو عيد ولو بناء) أي يجوز التيمم لخوف فوت صلاة عيد ولو كان الخوف بناء لما بينا أنّها تفوت لا إلى بدل فإن كان إمامًا ففي رواية الحسن لايتيمم وفي ظاهر الرواية يجزئه؛ لأنّه يخاف الفوت بزوال الشمس حتى لو لم يخف لايجزئه، وإن المقتدى بحيث يدرك بعضها مع الإمام لو توضأ فإنّه لايتيمم اتفاقًا لإمكان أداء الباقي بعده...... (البحر الرائق: (۱/ ۱۵۸) كتاب الطهارة، باب التيمم، ط: سعيد)

حاشية الطحطاوي مع المراقي: (ص: ۱۱۸) كتاب الطهارة، باب التيمم، ط: قديمي.

(۱) ولو زاد تابعه إلى ستة عشر؛ لأنّه مأثور. (قوله: ولو زاد تابعه الخ) لأنّه تبع لإمامه فتجب عليه متابعته وترك رأيه برأى الإمام لقوله عليه الصلاة والسلام "إنّما جعل ليؤتم به فلاتختلفوا عليه" فما لم يظهر خطؤه بيقين كان اتباعه واجبًا، ولايظهر الخطأ في المجتهدات ...... (الدر مع الرد: (۲/ ۱۷۲) كتاب الصلاة، باب العيدين، ط: سعيد)

البحر الرائق، (۲/ ۱۶۱) كتاب الصلاة، باب العيدين، ط: سعيد.

الهندية: (۱/ ۱۵۱) كتاب الصلاة، الباب السابع عشر في صلاة العيدين، ط: رشيديه.

(۲) اما الاقتداء بالمخالف فى الفروع كالشافعى فيجوز مالم يعلم منه ما يفسد الصلاة على اعتقاد المقتدى عليه بالإجماع...... والمعنى أنّه يجوز فى المراعى بلا كراهة وفى غيره معها. (شامي: (۱/ ۵۶۳) كتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب فى الاقتداء بشافعى و نحوه هل يكره ام لا؟، ط: سعيد)

الهندية: (۱/ ۸۴) كتاب الصلاة، الباب الخامس في الإمامة، الفصل الثالث: في بيان من يصلح إمامًا لغيره، ط: رشيديه.

انظر الحاشية السابقة آنفًا أيضًا.

خطبوں کے درمیان بیٹھنا

''دو خطبوں کے درمیان بیٹھنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص:۱۳۶)

خطبوں کے درمیان کا جلسہ

جمعہ اور عیدین کے دونوں خطبوں کے درمیان قصداً جلسہ نہ کرنا بُرا اور مکروہ ہے، اس لیے جلسہ کرنا چاہیے۔ (۱)

خطبہ بلند آواز سے دینا

خطبہ بلند آواز سے دینا ضروری ہے، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ وسلم جب لوگوں کو خطبہ دیتے تو آنکھیں لال ہوجاتیں اور آواز بلند فرماتے۔ (۲)

---

(۱) (والخامس عشر : الجلوس بين الخطبتين ...... والاصح أنه يكون مسيئاً بترك الجلسة بين الخطبتين ، كذا في القنية . (الهندية : (۱۴۷/۱) كتاب الصلاة ، الباب السادس : في صلاة الجمعة ، ط: رشيديه)

(ويسن خطبتان) خفيفتان ...... (بجلسة بينهما) بقدر ثلاث آيات على المذهب ، وتاركها مسيء على الأصح .... (الدر مع الرد : (۱۴۸/۲) كتاب الصلاة ، باب الجمعة ، ط: سعيد)

البحر الرائق : (۱۴۷/۲ ، ۱۴۸) كتاب الصلاة ، باب صلاة الجمعة ، ط: سعيد .

(۲) عن جابر بن عبد الله رضي الله عنهما قال: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا خطب الناس احمرت عيناه و رفع صوته واشتد غضبه كأنه منذر جيش صبحتكم أو مستكم. (سبل الهدى والرشاد في سيرة خير العباد: (۲۱۶/۸) جماع أبواب سيرته صلى الله عليه وسلم يوم الجمعة وليلتها، الباب الرابع: في سيرته في خطبته صلى الله عليه وسلم، ط: دار الكتب العلمية)

الطبقات لابن سعد : (۳۷۷/۱) رقم الحديث : ۸۸۲ ، ذكر صفته صلى الله عليه وسلم في خطبته ، ط: دار صادر .

مسند أبي يعلى : (۹۰/۴) رقم الحديث : ۲۱۱۹ ، مسند جابر ، ط: دار المأمون للتراث .

خطبہ پڑھنے کا طریقہ

نبی کریم ﷺ جب خطبہ دیتے تو چشم مبارک سرخ ہو جاتی، آواز بلند اور طرز کلام میں شدت آجاتی، اور ایسا معلوم ہوتا کہ کوئی لشکر حملہ کرنے والا ہے اور آپ مخاطبین کو اس عظیم خطرہ سے آگاہ فرما رہے ہیں۔ (۱)

پرجوش مقرروں کی طرح آپ ہاتھ تو نہیں پھیلاتے تھے، البتہ سمجھانے یا آگاہ کرنے کے موقع پر شہادت کی انگلی سے اشارہ فرمایا کرتے تھے۔ (۲)

لہٰذا اگر عالم اور خطیب موقع کی مناسبت سے حاضرین سے خطاب کرے اور ترغیبی مضمون کو ترغیب اور ترہیبی مضمون کو تنبیہ اور ترہیب کے انداز میں پڑھے تو جائز اور مسنون ہے، لیکن دائیں بائیں رُخ پھیرنا آنحضرت ﷺ سے ثابت نہیں۔

---

(۱) عن جابر بن عبد اللّٰه رضی اللّٰه عنه: قال: كان رسول اللّٰه صلی اللّٰه عليه وسلم: إذا خطب احمرت عيناه، وعلا صوته واشتدّ غضبه حتى كأنّه منذر جيش يقول: صبّحكم مسّاكم، ويقول: بعثتُ أنا والساعة كهاتين، ويقرن بين إصبعيه السبابة والوسطى، ويقول: أما بعد فإن خير الحديث كتاب اللّٰه، وخير الهدى هدى محمد صلی اللّٰه عليه وسلم، وشر الأمور محدثاتها، و كل بدعة ضلالة، ثم يقول: أنا أولىٰ بكل مؤمن من نفسه، من ترك مالاً فلأهله ومن ترك ديناً وضياعاً فإليّ وعليّ. (صحيح مسلم: (۱/۳۳۹) كتاب الجمعة، رقم الحديث: ۲۰۰۵، ط: رحمانيه، و: (۲/ ۱۹۴) كتاب الجمعة، باب تخفيف الصلاة والخطبة، رقم الحديث: ۲۰۰۳، ط: مكتبة البشرى)

سنن النسائي: (۱/ ۱۳۴) كتاب صلاة العيدين، كيف الخطبة، ط: قديمي.

سنن ابن ماجه: (ص: ۱۰۰) باب اجتناب البدع والجدل، ط: قديمي.

(۲) عن عمارة بن روية أنّه رأى بشر بن مروان على المنبر رافعا يديه فقال: قبح اللّٰه هاتين اليدين، لقد رأيت رسول اللّٰه ﷺ مايزيد على أن يقول بيده هكذا، وأشاره باصبعه المسبحة رواه مسلم. (مشكوة المصابيح: (ص: ۱۲۴) باب الخطبة والصلاة، ط: قديمي)

صحيح مسلم: (۱/ ۳۴۱) رقم الحديث: ۲۰۱۴، كتاب الجمعة، باب تخفيف الصلاة والخطبة، ط: مكتبة البشرى، و: (۱/ ۳۴۱) ط: رحمانيه.

مصنف ابن أبي شيبة: (۲/ ۸۳)، رقم الحديث: ۵۲۵۲، كتاب الصلاة، باب في الرجل يخطب يشير بيده، ط: شركة دار القبلة، مؤسسة علوم القرآن.

نبی کریم ﷺ خطبہ کے وقت قبلہ کی طرف پشت کر کے لوگوں کی طرف رُخ کر کے کھڑے ہوتے تھے۔ (۱)

اس لیے علامہ ابن حجرؒ وغیرہ محققین دائیں بائیں رُخ کرنے کو بدعت کہتے ہیں۔ (۲)

ہاں رخ سامنے رکھ کر دائیں بائیں نظر کرنے میں حرج نہیں۔

نیز یہ بھی ظاہر ہے کہ ترغیب وترہیب کے مضامین وہی شخص صحیح انداز میں ادا کرسکتا ہے جو معنی اور مضمون سے واقف ہو، ناواقف شخص ایسی غلطی کرسکتا ہے جو واقف کی نظر میں مضحکہ خیز ہو، لہٰذا خطبہ میں جو بھی انداز اختیار کیا جائے وہ سمجھ کر اختیار کیا جائے۔ (۳)

---

(۱) ومنها : ان يستقبل القوم بوجهه ويستدبر القبلة ؛ لأنّ النّبيّ ﷺ هكذا كان يخطب . (بدائع الصنائع : (۱/۲۶۳) ، كتاب الصلاة ، فصل : وأمّا بيان شرائط الجمعة ، ط: سعيد)

التاتارخانية : (۲/۲۱) كتاب الصلاة ، الباب الخامس والعشرون في صلاة الجمعة ، شرائط الجمعة ، الشرط الخامس : الخطبة ، ط: إدارة القرآن .

(۲) ولا يلتفت يميناً وشمالاً لافي شيئ منها قال ابن حجر في شرحه ؛ لأنّ ذلك بدعة ويؤخذ ذلك عندنا من قول البدائع : ومن السنة أن يستقبل الناس بوجهه ويستدبر القبلة ؛ لأنّ النّبي صلى الله عليه وسلم كان يخطب هكذا . (شامي : (۲/۱۴۹) كتاب الصلاة ، باب الجمعة ، ط: سعيد)

(۳) تنبيه : مايفعله بعض الخطباء من تحويل الوجه جهة اليمن وجهة اليسار عند الصلاة على النّبيّ ﷺ في الخطبة الثانية لم أره من ذكره ، والظاهر انه بدعة ينبغي تركه لئلا يتوهم انّه سنة ، ثم رأيت في منهاج النووي ، قال : ولايلتفت يمينا و شمالاً في شيئ منها ، قال ابن حجر في شرحه ؛ لأنّ ذلك بدعة ويؤخذ ذلك عندنا من قول البدائع ، ومن السنة ان يستقبل النّاس بوجهه ، ويستدبر القبلة ؛ لأنّ النبيّ ﷺ كان يخطب هكذا . (شامي : (۲/۱۴۹) كتاب الصلاة ، باب الجمعة ، ط: سعيد)

عمدة القاري : (۶/۳۱۹) رقم الحديث : ۹۲۱ ، كتاب الجمعة ، باب (۲۸) يستقبل الإمام القوم واستقبال النّاس الإمام إذا خطب ، ط: دار الكتب العلمية .

طحطاوي على المراقي : (ص: ۵۱۴) كتاب الصلاة ، باب الجمعة ، ط: قديمي .

خطبۂ ثانیہ میں ہاتھ اٹھا کر ''آمین'' کہنا

جمعہ اور عیدین کے دوسرے خطبہ میں خطیب کے دعا کے وقت حاضرین کا ہاتھ اٹھا کر ''آمین'' کہنا منع ہے، کہیں گے تو گناہ گار ہوں گے، اس لئے اس سے بچنا لازم ہے۔ (۱)

خطبہ دراز کرنا مکروہ ہے

زیادہ لمبا خطبہ دینا مکروہ ہے، لیکن خطبہ جس قدر بھی ہو سننا ضروری ہے، اور لمبا خطبہ دینے کی کراہت خطیب کے حق میں ہوگی، حاضرین کے حق میں نہیں ہوگی۔ (۲)

---

(۱) ومایفعله المؤذنون حال الخطبة من الصلاة على النبيّ ﷺ والترضي عن الصحابة والدعاء للسلطان بالنصر ينبغي أن يكون مكروها اتفاقا . (طحطاوی علی مراقی الفلاح : (ص: ۵۱۴) كتاب الصلاة ، باب الجمعة ، ط: قديمی)

الدر مع الرد : (۲/ ۱۶۰) كتاب الصلاة ، باب الجمعة ، مطلب في حكم المرقی بين يدی الخطيب ، ط: سعيد .

التاتارخانية : (۲/ ۶۷، ۶۸) كتاب الصلاة ، الفصل الخامس والعشرون في صلاة الجمعة ، النوع الثاني : في شرائط الجمعة ، ط: إدارة القرآن .

(۲) (الرابع عشر) تخفيف الخطبتين بقدر سورة من طوال المفصل ويكره التطويل . (الهندية : (۱/ ۱۴۷) كتاب الصلاة ، الباب السادس عشر فی صلوة الجمعة ، ط: رشيديه)

البحر الرائق : (۲/ ۱۴۸) كتاب الصلاة ، باب صلاة الجمعة ، ط: سعيد

روى الحسن : عن أبی حنيفة أنّه يخطب خطبة خفيفةً . (البحر الرائق : (۲/ ۱۴۷) كتاب الصلاة ، باب صلاة الجمعة ، ط: سعيد)

شامی : (۲/ ۱۴۸) ط: سعيد .

قوله : إذا خرج الإمام فلاصلاة ولا كلام ..... ولأنّ الكلام يمتد طبعا فيخل بالاستماع ..... وأمّا وقت الخطبة فالكلام مكروه تحريما ولو كان امر بمعروف . (البحر الرائق : (۲/ ۱۵۵) كتاب الصلاة ، باب صلاة الجمعة ، ط: سعيد)

شامی : (۲/ ۱۵۹) كتاب الصلاة ، باب الجمعة ، ط: سعيد .

خطبہ دوسرے شخص نے دیا

اگر عید کی نماز ایک شخص نے پڑھائی اور خطبہ دوسرے شخص نے دیا تو نماز ہوجائے گی مگر بہتر و مناسب یہ ہے کہ خطبہ و نماز ایک ہی شخص پڑھائے۔ (۱)

خطبہ سنت ہے

عید کی نماز کے بعد خطبہ سنت ہے، لیکن اس کا سننا واجب ہے۔ (۲)

(۱) ولاينبغي أن يصلي غير الخطيب . (الهندية : (۱/۱۴۷) كتاب الصلاة ، الباب السادس عشر في صلاة الجمعة ، ط: رشيديه)

(ولا ينبغي أن يصلي غير الخطيب) لأنهما كشيئ واحد فإن فعل بأن خطب صبي بإذن السلطان وصلى بالغ جاز وهو المختار . (شامي: (۲/۱۶۲) كتاب الصلاة، باب الجمعة، ط: سعيد)

التاتارخانية : (۲/ ۶۶) كتاب الصلاة ، الفصل الخامس والعشرون : في صلاة الجمعة ، شرائط الجمعة ، ط: إدارة القرآن.

(۲) (تجب صلاتها) في الأصح (على من تجب عليه الجمعة بشرائطها) المتقدمة (سوى الخطبة) فإنها سنة بعدها (قوله : فإنها سنة بعدها) بيان للفرق وهو أنها فيها سنة لا شرط وأنها بعدها لاقبلها بخلاف الجمعة ، قال في البحر :حتى لو لم يخطب أصلاً صح وأساء لترك السنة .

(الدر مع الرد : (۲/۱۶۶) كتاب الصلاة ، باب العيدين ، ط: سعيد)

مراقي الفلاح مع الطحطاوي: (ص: ۵۲۸) كتاب الصلاة، باب أحكام العيدين، ط: قديمي.

التاتارخانية : (۲/۸۸ ، ۸۹) كتاب الصلاة ، الفصل السادس والعشرون في صلاة العيدين، ط: إدارة القرآن .

(كل ماحرم في الصلاة حرم فيها) أي في الخطبة، خلاصة وغيرها، فيحرم أكل وشرب و كلام ولو تسبيحًا أو رد سلام أو أمر بمعروف، بل يجب عليه أن يستمع ويسكت ...... وكذا يجب الاستماع لسائر الخطب، كخطبة النكاح، وختم، و عيد على المعتمد. (حاشية الطحطاوي على الدر المختار: (۱/۳۴۷) كتاب الصلاة، باب الجمعة، ط: دار المعرفة، بيروت، وط: رحمانيه)

(قوله : ويخطب بعدها خطبتين) اقتداء بفعله عليه السلام بخلاف الجمعة ...... وفي العيد ليست بشرط ، ولهذا إذا خطب قبلها صح ، و كره ؛ لأنه خالف السنة ، كما لو تركها اصلا ...... ويجب السكوت والاستماع في خطبة العيدين ، وخطبة الموسم . (البحر الرائق : (۲/۱۶۲) كتاب الصلاة ، باب العيدين ، ط: سعيد)

الدر مع الرد : (۲/۱۵۹) كتاب الصلاة ، باب الجمعة ، ط: سعيد .

خطبہ سے پہلے عید کی نماز پڑھے

عید اور بقرہ عید کے موقع پر اذان اور اقامت کے بغیر پہلے عید کی نماز پڑھے پھر اس کے بعد منبر پر کھڑے ہوکر خطبہ دے، یہ سنت ہے، اور اس پر امت کا اجماع ہے، اس کے خلاف کرنا درست نہیں۔ (۱)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کے دن اذان اور اقامت کے بغیر پہلے نماز پڑھی، پھر جا کر خطبہ دیا۔ (۲)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ پہلے عید کی نماز پڑھتے، بعد میں خطبہ دیتے۔ (۳)

خطبہ سے پہلے منبر پر نہ بیٹھے

عید اور بقرہ عید میں نماز سے فارغ ہوکر منبر پر بیٹھے بغیر کھڑے ہوکر خطبہ دینا شروع کرے، البتہ جمعہ میں پہلے منبر پر آکر بیٹھ جائے پھر اذان ختم ہونے کے بعد

(۱) عن أبي سعيد الخدري قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يخرج يوم الفطر والأضحى إلى المصلى، فأول شيء يبدأ به الصلاة ثم ينصرف فيقوم مقابل الناس، والناس جلوس على صفوفهم فيعظهم ويوصيهم ويأمرهم ـــ عن جابر بن سمرة قال: صليت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم العيدين غير مرة ولا مرتين بغير أذان ولا إقامة. ـــ عن ابن عمر قال: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم وأبوبكر و عمر يصلون العيدين قبل الخطبة ـــ قال ابن المنذر: اجمع الفقهاء على أن الخطبة بعد الصلاة، وأنه لايجزئ التقديم فيها ـــ. (مرقاة المفاتيح: (۳/ ۴۷۷، ۴۷۹، ۴۸۰) رقم الحديث ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸) كتاب الصلاة، باب صلاة العيدين، الفصل الأول، ط: رشيديه)

(۲) عن جابر أن النبي صلى الله عليه وسلم خرج يوم العيد فبدأ بالصلاة من غير أذان ولا إقامة ثم خطب. (كنز العمال: (۸/ ۶۲۱) رقم الحديث: ۲۴۵۲۳، كتاب الصوم، فصل: في صلاة العيد، و صدقة الفطر، ط: مؤسسة الرسالة)

(۳) ابن عمر: كان النبي صلى الله عليه وسلم وأبو بكر و عمر يصلون العيدين قبل الخطبة. (مجمع الزوائد: (۲/ ۳۳۲) رقم الحديث: ۳۰۱۱، كتاب الصلاة، صلاة العيدين، ط: مكتبة ابن كثير)

و يخطب بعدها خطبتين وهما سنة فلو خطب قبلها صح و أساء لترك السنة. (الدر مع الرد: (۲/ ۱۷۵) كتاب الصلاة، باب صلاة العيدين، ط: سعيد)

کھڑے ہو کر خطبہ دے، چونکہ عید کے خطبہ سے پہلے اذان نہیں، اس لئے منبر پر بیٹھنے کی ضرورت نہیں۔[1]

خطبۂ عید الاضحیٰ (اولیٰ)

منبر پر کھڑے ہو کر نو (۹) بار تکبیر تشریق کہے، پھر خطبہ شروع کرے۔

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ بِالسِّرِّ وَالْاِعْلَانِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ خَلَقَ الْاِنْسَانَ وَعَلَّمَهُ الْبَيَانَ وَشَرَّفَهٗ عَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ وَالْجَآنِّ وَخَصَّهٗ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ بِمَزِيْدِ اللُّطْفِ وَالْاِحْسَانِ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ بِالسِّرِّ وَالْاِعْلَانِ، سُبْحَانَ الَّذِىْ جَعَلَ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيَامًا لِّلنَّاسِ وَجَعَلَ الْحَرَمَ اٰمِنًا لَّهُمْ مِّنْ كُلِّ شَرٍّ وَّطُغْيَانٍ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ بِالسِّرِّ وَالْاِعْلَانِ، سُبْحَانَ الَّذِىْ جَعَلَ الْحَجَّ مُطَهِّرًا مِّنَ الذُّنُوْبِ وَدَافِعًا لِّلْكُرُوْبِ وَوَعَدَ لِلْحُجَّاجِ وَالْمُعْتَمِرِيْنَ بِدَارِ الْجِنَانِ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ بِالسِّرِّ وَالْاِعْلَانِ، سُبْحَانَهٗ مَآ اَعْظَمَ شَانُهٗ وَضَعَ لِلنَّاسِ اَوَّلَ بَيْتٍ وَّجَعَلَهٗ مُبَارَكًا وَّجَعَلَ الْاَفْئِدَةَ تَهْوِىْٓ اِلَيْهِ فِىْ كُلِّ زَمَانٍ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ بِالسِّرِّ وَالْاِعْلَانِ، سُبْحَانَ مَنْ اَوْجَبَ الْاُضْحِيَةَ لُطْفًا وَّكَرَامَةً وَّاَدَامَ سُنَّةَ الْخَلِيْلِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَصَارَ ذٰلِكَ سُنَّةً لِّاَهْلِ الْاِسْلَامِ اِلٰى يَوْمِ الْاِحْسَانِ، اَللّٰهُ

(۱) قوله: وما يسن في الجمعة ويكره ، يسن فيها ويكره) أي إلاّ التكبير وعدم الجلوس قبل الشروع فيها فإنها سنة هنا لا في خطبة الجمعة. (شامي: (۱۷۵/۲) كتاب الصلاة، باب العيدين، ط: سعيد)

مراقي الفلاح مع الطحطاوي: (ص: ۵۳۵) كتاب الصلاة، باب أحكام العيدين، ط: قديمي.

حاشية الطحطاوي على الدر: (۳۵۴/۱) كتاب الصلاة ، باب العيدين ، ط: رشيديه.

اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ بِالسِّرِّ
وَالْاِعْلَانِ، قَالَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَاھٰذِہٖ
الْاَضَاحِیْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ؟ قَالَ سُنَّۃُ اَبِیْکُمْ اِبْرَاھِیْمَ عَلَیْہِ السَّلَامُ، قَالُوْا
فَمَالَنَا فِیْھَا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ بِکُلِّ شَعْرَۃٍ حَسَنَۃٌ سَمِّنُوْا ضَحَایَاکُمْ فَاِنَّھَا
عَلَی الصِّرَاطِ مَطَایَاکُمْ. وَقَدْ وَرَدَ فِی الْخَبَرِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ کُلَّھَا بِاَوَّلِ قَطْرَۃٍ تَقْطُرُ مِنْ دَمِ الْحَیْوَانِ، اَللّٰہُ
اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ بِالسِّرِّ
وَالْاِعْلَانِ، وَادْعُوا اللّٰہَ بِخُلُوْصِ الْجَنَانِ رَبَّنَا اِرْحَمْنَا وَعَافِنَا وَاعْفُ عَنَّا
وَاغْفِرْلَنَا وَقِنَا مِنْ عَذَابِ النِّیْرَانِ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ
اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ بِالسِّرِّ وَالْاِعْلَانِ.

خطبہ عید الاضحیٰ (ثانیہ)

منبر پر پہلے سات (۷) بار تکبیر تشریق پڑھ کر خطبہ ثانیہ پڑھے۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ
الْحَمْدُ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ لَمْ یَزَلْ عَالِمًا قَدِیْرًا حَیًّا قَیُّوْمًا سَمِیْعًا بَصِیْرًا،
وَنَشْھَدُ اَنْ لَآاِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ. لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ
عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ، ھُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاھِرُ وَالْبَاطِنُ وَھُوَ بِکُلِّ شَیْءٍ
عَلِیْمٌ. وَنَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ. ھُوَ سَیِّدُ
الْمُرْسَلِیْنَ وَخَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ وَرَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ وَشَفِیْعُ الْمُذْنِبِیْنَ، اَللّٰھُمَّ صَلِّ
عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَعْلُوْمٰتِکَ وَمِدَادَ کَلِمٰتِکَ وَکَذٰلِکَ
عَلٰی جَمِیْعِ الْاَنْبِیَآءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَعَلَی الْمَلٰٓئِکَۃِ الْمُقَرَّبِیْنَ وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ

الصّٰلِحِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ لَاسِيَّمَا عَلَى الْمُتَوَّجِ بِتَاجِ الْعِزِّ
وَالْكَرَامَةِ الْفَآئِزِ بِاَوَّلِيَّةِ الْخِلَافَةِ وَالْاِمَامَةِ رَفِيْقِ خَاتَمِ الْاَنْبِيَآءِ فِي الْغَارِ
الْمُشَرَّفِ لِخِدْمَتِهٖ وَصُحْبَتِهٖ اٰنَآءَ اللَّيْلِ وَاَطْرَافَ النَّهَارِ قُدْوَةِ اَرْبَابِ
التَّحْقِيْقِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِمَامِ الْمُتَّقِيْنَ سَيِّدِنَا عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قُحَافَةَ اَبِيْ
بَكْرِ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَعَلٰى ثَانِي الْخُلَفَآءِ وَرَاْسِ الْاَتْقِيَآءِ
اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاِمَامِ الْمُسْلِمِيْنَ سَيِّدِنَا عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ
تَعَالٰى عَنْهُ وَعَلٰى ثَالِثِ الْخُلَفَآءِ سَيِّدِ اَصْحَابِ الْحَيَآءِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِمَامِ
الْاَكْرَمِيْنَ سَيِّدِنَا عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَعَلٰى رَابِعِ
الْخُلَفَآءِ اَسَدِ اللّٰهِ فِيْ مَعْرَكَةِ الْاَعْدَآءِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِمَامِ الْمُجَاهِدِيْنَ
سَيِّدِنَا عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَعَلَى الْعَمَّيْنِ الْمُكَرَّمَيْنِ
بَيْنَ النَّاسِ سَيِّدِ الشُّهَدَآءِ سَيِّدِنَا الْحَمْزَةِ وَسَيِّدِنَا الْعَبَّاسِ رَضِيَ اللّٰهُ
تَعَالٰى عَنْهُمَا وَعَلٰى سَيِّدَيْ شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ سَيِّدِنَا الْحَسَنِ وَسَيِّدِنَا
الْحُسَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا وَعَلٰى بَنَاتِهِ الطّٰهِرٰتِ زَيْنَبَ وَرُقَيَّةَ وَاُمِّ
كُلْثُوْمٍ وَفَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُنَّ وَاَزْوَاجِهِ الْمُطَهَّرٰتِ وَعَلٰى سَائِرِ
الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِيْنَ رِضْوَانُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ. اَللّٰهُمَّ انْصُرْ مَنْ
نَصَرَ دِيْنَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاجْعَلْنَا مِنْهُمْ وَاخْذُلْ مَنْ
خَذَلَ دِيْنَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنْهُمْ. آمِيْنَ.
عِبَادَ اللّٰهِ رَحِمَكُمُ اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآءِ ذِي الْقُرْبٰى
وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ اُذْكُرُوا
اللّٰهَ يَذْكُرْكُمْ وَادْعُوْهُ يَسْتَجِبْ لَكُمْ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ تَعَالٰى اَعْلٰى وَاَوْلٰى وَاَعَزُّ
وَاَجَلُّ وَاَتَمُّ وَاَهَمُّ وَاَقْوٰى وَاَكْبَرُ.

خطبہ عید الفطر (اولیٰ)

منبر پر کھڑے ہو کر نو (۹) بار تکبیر تشریق کہے، پھر خطبہ شروع کرے۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ
الْحَمْدُ. اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ سُبْحَانَ مَنْ نَوَّرَ قُلُوْبَ الْعَارِفِیْنَ بِسِرَاجِ الْهِدَایَةِ
وَالْفُرْقَانِ وَشَرَحَ صُدُوْرَ الصَّائِمِیْنَ بِنُوْرِ الْمَغْفِرَةِ وَالْاِیْمَانِ. وَاَکْرَمَ
عِبَادَهُ الْمُؤْمِنِیْنَ بِصِیَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ. سُبْحَانَ مَنْ فَتَحَ لَهُمْ مِنْ اَبْوَابِ
الرَّحْمَةِ وَالرِّضْوَانِ وَوَعَدَهُمْ بِدُخُوْلِ بَابٍ مِنْ اَبْوَابِ الْجِنَانِ كَمَا
اَخْبَرَنَا سَیِّدُنَا نَبِیُّ اٰخِرِ الزَّمَانِ اِنَّ فِی الْجَنَّةِ بَابًا یُّقَالُ لَهُ الرَّیَّانُ لَا یَدْخُلُهُ
اِلَّا الصَّائِمُوْنَ شَهْرَ رَمَضَانَ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ
اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ. سُبْحَانَ مَنْ اَنْزَلَ مِنَ الْقُرْاٰنِ عَلٰی نَبِیِّنَا فِیْ اَشْرَفِ
لَیْلَةٍ مِّنْ لَیَالِیْ شَهْرِ رَمَضَانَ وَجَعَلَ قِیَامَهَا خَیْرًا مِّنْ قِیَامِ اَلْفِ شَهْرٍ بِالْعَدْلِ
وَالْاِحْسَانِ وَاَرْسَلَ فِیْهَا الْمَلٰٓئِكَةَ لِتَبْلِیْغِ سَلَامِهٖ عَلٰی كَافَّةِ اَهْلِ الْحَقِّ
وَالْاِیْقَانِ وَغَفَرَ لَهُمْ جَمِیْعَ الْكَبَائِرِ وَالْعِصْیَانِ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ
اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ. وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ
الْوَرٰی بَدْرِ الدُّجٰی نُوْرِ الْهُدٰی رَسُوْلِ الثَّقَلَیْنِ نَبِیِّ الْحَرَمَیْنِ اِمَامِ الْقِبْلَتَیْنِ
شَفِیْعِ الْاُمَمِ فِی الدَّارَیْنِ خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ رَسُوْلِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَعَلٰی اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ. اَمَّا بَعْدُ فَاعْلَمُوْا اَنَّ یَوْمَكُمْ هٰذَا یَوْمٌ عَظِیْمٌ جَعَلَهُ اللّٰہُ
عِیْدًا لِّلْمُؤْمِنِیْنَ وَضِیَافَةً وَّغُفْرَانًا لِّلصَّائِمِیْنَ اَدُّوْا فِیْهِ صَدَقَتَكُمْ عَنْ كُلِّ
صَغِیْرٍ وَّكَبِیْرٍ نِصْفَ صَاعٍ مِّنْ بُرٍّ اَوْ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ شَعِیْرٍ صَدَقَةُ الْفِطْرِ
وَاجِبَةٌ عَلٰی كُلِّ حُرٍّ مُّسْلِمٍ لَّهُ نِصَابٌ فَاضِلٌ عَنْ حَوَائِجِهِ الْاَصْلِیَّةِ اللّٰہ

اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ بَارَکَ اللّٰهُ لَنَا وَلَکُمْ فِی الْقُرْاٰنِ الْعَظِیْمِ وَنَفَعَنَا وَاِیَّاکُمْ بِالذِّکْرِ الْحَکِیْمِ اِنَّهٗ تَعَالٰی جَوَّادٌ کَرِیْمٌ مَّلِکٌ بَرٌّ رَؤُوْفٌ رَّحِیْمٌ.

خطبہ عید الفطر (ثانیہ)

منبر پر پہلے سات (۷) بار تکبیر تشریق پڑھ کر خطبہ ثانیہ پڑھے۔

اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَمْ یَزَلْ عَالِمًا قَدِیْرًا حَیًّا قَیُّوْمًا سَمِیْعًا بَصِیْرًا، وَنَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ. لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ، هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ. وَنَشْهَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ. هُوَ سَیِّدُ الْمُرْسَلِیْنَ وَخَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ وَرَحْمَةٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ وَشَفِیْعُ الْمُذْنِبِیْنَ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَعْلُوْمَاتِکَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ وَکَذٰلِکَ عَلٰی جَمِیْعِ الْاَنْبِیَآءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَعَلَی الْمَلٰٓئِکَةِ الْمُقَرَّبِیْنَ وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ لَاسِیَّمَا عَلَی الْمُتَوَّجِ بِتَاجِ الْعِزِّ وَالْکَرَامَةِ الْفَآئِزِ بِاَوَّلِیَّةِ الْخِلَافَةِ وَالْاِمَامَةِ رَفِیْقِ خَاتَمِ الْاَنْبِیَآءِ فِی الْغَارِ الْمُشَرَّفِ لِخِدْمَتِهٖ وَصُحْبَتِهٖ اٰنَآءَ اللَّیْلِ وَاَطْرَافَ النَّهَارِ قُدْوَةِ اَرْبَابِ التَّحْقِیْقِ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِمَامِ الْمُتَّقِیْنَ سَیِّدِنَا عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ قُحَافَةَ اَبِیْ بَکْرِ الصِّدِّیْقِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ وَعَلٰی ثَانِی الْخُلَفَآءِ وَرَاْسِ الْاَتْقِیَآءِ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَاِمَامِ الْمُسْلِمِیْنَ سَیِّدِنَا عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ وَعَلٰی ثَالِثِ الْخُلَفَآءِ سَیِّدِ اَصْحَابِ الْحَیَآءِ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِمَامِ الْاَکْرَمِیْنَ سَیِّدِنَا عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ وَعَلٰی رَابِعِ

الْخُلَفَآءِ اَسَدِ اللّٰهِ فِیْ مَعْرَکَۃِ الْاَعْدَآءِ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِمَامِ الْمُجَاهِدِیْنَ سَیِّدِنَا عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ وَعَلَی الْعَمَّیْنِ الْمُکَرَّمَیْنِ بَیْنَ النَّاسِ سَیِّدِ الشُّهَدَآءِ سَیِّدِنَا الْحَمْزَۃِ وَسَیِّدِنَا الْعَبَّاسِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا وَعَلٰی سَیِّدَیْ شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّۃِ سَیِّدِنَا الْحَسَنِ وَسَیِّدِنَا الْحُسَیْنِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا وَعَلٰی بَنَاتِهِ الطّٰهِرٰتِ زَیْنَبَ وَرُقَیَّۃَ وَاُمِّ کُلْثُوْمٍ وَفَاطِمَۃَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُنَّ وَاَزْوَاجِهِ الْمُطَهَّرٰتِ وَعَلٰی سَائِرِ الصَّحَابَۃِ وَالتَّابِعِیْنَ رِضْوَانُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْهِمْ اَجْمَعِیْنَ. اَللّٰهُمَّ انْصُرْ مَنْ نَصَرَ دِیْنَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاجْعَلْنَا مِنْهُمْ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَ دِیْنَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلَاتَجْعَلْنَا مِنْهُمْ. آمِیْنَ. عِبَادَ اللّٰهِ رَحِمَکُمُ اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَاءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْهٰی عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰهَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْهُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰهِ تَعَالٰی اَعْلٰی وَاَوْلٰی وَاَعَزُّ وَاَجَلُّ وَاَتَمُّ وَاَهَمُّ وَاَقْوٰی وَاَکْبَرُ.

خطبۂ عید سے پہلے اقامت نہیں

''اذان'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(ص:۶۳)

خطبہ عید کا مختصر ہونا چاہیے

''عید کا خطبہ مختصر ہونا چاہیے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(ص:۱۶۹)

خطبۂ عید کی تکبیرات

عیدین کے پہلے خطبہ کے شروع میں نو بار، اور دوسرے خطبہ کے شروع میں سات بار تکبیر تشریق ہیں، اور یہ تکبیریں مسلسل کہیں۔

اور تکبیر تشریق یہ ہے: اللّٰہ اکبر اللہ اکبر لا إلٰہ إلا اللہ، واللہ أکبر اللہ اکبر وللہ الحمد.(1)

(١) (ويستحب أن يستفتح الأولىٰ بتسع تكبيرات تترى) أى متتابعات (والثانية بسبع) هو السنة. (الدر مع الرد: (١٧٥/٢) كتاب الصلاة، باب العيدين، ط: سعيد)

ويستحب أن يستفتح الأولىٰ بتسع تكبيرات تترى والثانية بسبع. (البحر الرائق: (٢/ ٢٨٣) كتاب الصلاة، باب العيدين، ط: رشيديه، و: (١٦٢/٢) ط: سعيد)

عن عبيد الله بن عبد الله بن عتبة بن مسعود أنّه قال: يكبّر الإمام يوم الفطر قبل أن يخطب تسعا حين يريد القيام، وسبعا فى عالجته على أن يفسر لى أحسن من هذا، فلم يستطع فظننت أن قوله حين يريد القيام فى الخطبة الآخرة،...... قال: السنة التكبير على المنبر يوم العيد يبدأ خطبته الأولىٰ بتسع تكبيرات قبل أن يخطب ويبدأ الآخرة بسبع. (مصنف عبد الرزاق: (٣/ ٢٩٠، ٢٩١) رقم الحديث: ٥٦٧٢، ٥٦٧٣، كتاب صلاة العيدين، باب التكبير في الخطبة، ط: المكتب الإسلامى بيروت)

المصنف لابن أبى شيبة: (٢٥٢/٤) رقم الحديث: ٥٩١٦، كتاب الصلاة، باب في التكبير على المنبر (٤٣١) ط: شركة دار القبلة، ومؤسسة علوم القرآن.

السنن الكبرىٰ للبيهقى: (٢٩٩/٣) كتاب صلاة العيدين، باب التكبير في الخطبة في العيدين، ط: مجلس دائرة المعارف النظامية الهند.

معرفة السنة والآثار: (٤٩/٣، ٥٠) رقم الحديث: ١٩٢٠، كتاب صلاة العيدين، باب السنة في الخطبة، ط: دار الكتب العلمية.

السنن الصغرىٰ للبيهقى: (٢٥٨/١) رقم الحديث: ٥٢٣، كتاب الصلاة، باب السنة في العيدين، ط: جامعة دراسات الإسلامية كراچى.

قال أصحابنا الحنفية: ويستحب أن يستفتح (الخطبة) الأولىٰ (فى العيدين) بتسع تكبيرات تترىٰ أى متتابعات، والثانية بسبع هو السنة،...... ولعلهم ذهبوا فيه إلى عموم قوله ﷺ: "زينوا أعيادكم بالتكبير" وهو حديث حسن كما قد ذكرناه، وإلى خصوص ما أخرجه الشافعى رحمه الله تعالىٰ فى الأم: أخبرنا إبراهيم بن محمد عن عبد الرحمٰن بن محمد بن عبد الله عن إبراهيم بن عبد الله بن عبيد الله بن عبد الله بن عتبة قال: السنة فى التكبير يوم الاضحى والفطر على المنبر قبل الخطبة أى يبتدئ الإمام قبل أن يخطب وهو قائم على المنبر بتسع تكبيرات تترى لايفصل بينهما بكلام، ثم يخطب ثم يجلس جلسة ثم يقوم فى الخطبة الثانية فيفتحها بسبع تكبيرات تترىٰ لايفصل بينهما بكلام ثم يخطب، قلت:..... ولكن الحديث أخذ به الشافعى رحمه الله تعالىٰ فلا أقلّ من أن يكون حسنا عنده وقد تقدم أن قول التابعى "السنة كذا" مرفوع مرسل عند بعضهم، فلا بأس بالأخذ به فى فضائل الأعمال ويجوز اثبات الاستحباب بمثله. =

خطبہ عید کی نماز سے پہلے پڑھ لیا

''عید کا خطبہ نماز سے پہلے پڑھ لیا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(ص:۱۷۰)

خطبۂ عید میں تکبیر پڑھنا

''خطبہ کے دوران سامعین کے لیے تکبیر کہنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(ص:۱۲٤)

خطبۂ عید میں عصا لینا

''عصا لینا خطبۂ عید میں'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(ص:۱۵۸)

خطبۂ عید نماز سے پہلے پڑھنا

عید کا خطبہ نماز کے بعد ہے، اگر پہلے پڑھ لیا تو غلط ہوگا، مگر نماز کے بعد دوبارہ خطبہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ (۱)

خطبۂ عیدین کی ابتداء تکبیر سے کرنا

''خطبۂ عید میں تکبیر پڑھنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(ص:۱۱۸)

خطبہ کا ترجمہ

عیدالفطر یا عیدالاضحیٰ کا خطبہ پڑھنے کے بعد اُسی طرح منبر پر کھڑے

= قال الشافعی رحمه الله تعالیٰ أخبرنی من أثق به من اهل العلم من اهل المدینة قال: اخبرنی من سمع عمر بن عبد العزیز وهو خلیفة یوم فطر فظهر علی المنبر فسلم، ثم جلس، ثم قال: إن من شعائر هذا الیوم التکبیر والتحمید، ثم کبّر مرارًا، الله أکبر الله أکبر ولله الحمد، ثم تشهد للخطبة ثم فصل بین التشهد بتکبیرة قلت: فهذه دلائل ما ذهب إلیه اصحابنا الحنفیة في الباب. (إعلاء السنن: (۸/ ۱۶۱) أبواب العیدین، باب تکبیرات التشریق، ط: إدارة القرآن)

(۱) وإن خطب قبل الصلوة أجزأ مع الإساءة، ولا تعاد بعد الصلوة. (الجوهرة النیرة: (۱/ ۹۳) کتاب الصلاة، باب صلاة العیدین، ط: قدیمی)

البحر الرائق: (۲/ ۱۶۲) کتاب الصلاة، باب العیدین، ط: سعید.

شامی: (۲/ ۱۶۷) کتاب الصلاة، باب العیدین، ط: سعید.

خطبہ کا ترجمہ اور متعلقہ مسائل پر تقریر کرنا درست نہیں۔

بہتر یہ ہے کہ عید سے متعلق احکام ومسائل عید سے پہلے جمعہ کو بیان کر دیئے جائیں یا ضروری احکام عید کی نماز سے پہلے بیان کر دیئے جائیں، اور خطبہ صرف عربی زبان میں ہو۔[1]

خطبہ کسی اونچی چیز پر کھڑے ہو کر دینا

عیدین کا خطبہ کسی اونچی جگہ پر کھڑے ہو کر دینا چاہیے تا کہ خطیب صاحب لوگوں کے سامنے ہوں، اگر عیدگاہ میں منبر بنا ہوا ہو تو اسی پر کھڑے ہو کر خطبہ دے ورنہ کسی اونچی چیز پر کھڑے ہو کر خطبہ دیں، البتہ منبر بنا لینا اچھا ہے۔[2]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ، عید اور بقرہ عید کے دن منبر پر خطبہ دیتے۔[3]

(۱) لأنّ النبيّ ﷺ وأصحابه قد خطبوا دائما بالعربية ولم ينقل عن احد منهم انهم خطبوا خطبة، ولو خطبة غير الجمعة بغير العربية . (مجموع رسائل اللكنوى : (۴۴/۴)، رسالة آكام النفائس ، ط: إدارة القرآن)

لاشک فی أنّ الخطبة بغير العربية خلاف السنة المتوارثة من النبيّ ﷺ من الصحابة۔ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنهم۔ فيكون مكروه تحريما . (عمدة الرعاية على هامش شرح الوقاية : (۱/ ۲۰۰) كتاب الصلاة ، باب الجمعة ، رقم الحاشية : ۲ ، ط: سعيد ، و: (۱/ ۲۴۲) ط: مير محمد كتب خانه كراجى)

التاتارخانية : (۲/ ۶۰) كتاب الصلاة ، الفصل الخامس والعشرون في صلاة الجمعة ، شرائط الجمعة ، ط: إدارة القرآن .

(۲) ولا بأس بإخراج منبر إليها ، لكن في الخلاصة : لا بأس ببنائه دون إخراجه ...... (قوله : لكن في الخلاصة الخ) ...... واختلف المشايخ في بنائه في الجبانة قيل يكره وقيل لا ، ...... وفي الخلاصة عن خواهر زاده هذا أي بناؤه حسن في زماننا. (الدر مع الرد : (۲/ ۱۶۹) كتاب الصلاة ، باب العيدين ، ط: سعيد)

البحر الرائق : (۲/ ۱۵۹) كتاب الصلاة ، باب العيدين ، ط: سعيد.

(۳) عن ابن عباس أنّ رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم كان يخطب يوم الجمعة =

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سواری (اونٹنی) کے اوپر عید کا خطبہ دیا۔[1]

خطبہ کھڑے ہو کر پڑھنا مسنون ہے

خطبہ کھڑے ہو کر پڑھنا مسنون ہے، اگر عذر کی وجہ سے کسی وقت بیٹھ کر پڑھا جائے تو گنجائش ہے، مگر ہمیشہ مداومت کے ساتھ بیٹھ کر خطبہ دینے کی اجازت نہیں، ایسی حالت میں دوسرے خطیب کا انتظام کرنا چاہیے۔[2]

خطبہ کھڑے ہو کر دے

جمعہ، عید اور بقرہ عید کے خطبوں کو کھڑے ہو کر دینا سنت ہے۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے

= ويوم الفطر والأضحى على المنبر فإذا سكت المؤذن يوم الجمعة قام فخطب . (المعجم الكبير للطبراني : (۲۰۹/۱۱) رقم الحديث : ۱۱۵۱۸ ، باب العين ، أحاديث عبد الله بن عباس، عكرمة ابن عباس ، ط: مكتبه إمام ابن تيميه)

(۱) حديث : " أنه صلى الله عليه وسلم خطب على راحلته يوم العيد " النسائي وابن ماجه وابن حبان وأحمد من حديث أبي سعيد الخدري . (تلخيص الحبير : (۲۰۳/۲) رقم الحديث : ۶۹۳ ، كتاب صلاة العيدين ، ط: دار الكتب العلمية)

(۲) قوله وسن خطبتان بجلسة بينهما و طهارة قائما . (البحر الرائق : (۱۴۷/۲) كتاب الصلاة، باب العيدين ، ط: سعيد)

وأمّا سننها فخمسة عشر: ...... وثانيها : القيام ...... ولو خطب قاعدًا أو مضطجعًا جاز .... (الهندية : (۱۴۶/۱) كتاب الصلاة ، الباب السادس عشر في صلاة الجمعة ، ط: رشيديه)

وفي الشامية و طهارة و ستر عورة قائما ، وصرّح في المجمع و غيره بكراهة ترك الثلاثة . (شامی : (۱۵۰/۲) كتاب الصلاة ، باب الجمعة ، ط: سعيد)

ولو خطب خطبة واحدة قائمًا أو قاعدًا ، أو خطب خطبتين قاعدًا أو إحداهما قائمًا والأخرى قاعدًا جاز إلّا أنه مسيئًا إن فعل ذلك من غير عذرٍ .... (التاتارخانية : (۶۱/۲) كتاب الصلاة، الباب الخامس والعشرون في صلاة الجمعة ، الشرط الخامس : الخطبة ، ط: إدارة القرآن)

ہو کر خطبہ دیتے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ دیتے، پھر بیٹھتے، پھر کھڑے ہوتے اور خطبہ دیتے۔ (۱)

خطبہ کے درمیان بچوں کو شرارت کرنے سے روکنا

اگر جمعہ یا عید کے خطبہ کے دوران بچے شور یا شرارت کرتے ہیں، تو خطیب صاحب زبان، سر اور ہاتھ کے اشارے سے روک سکتے ہیں، اور خطیب صاحب کے علاوہ دوسرے لوگوں کے لیے زبان سے روکنا منع ہے، سر اور ہاتھ کے اشارے سے روکنا منع نہیں ہے۔ (۲)

---

(۱) عن جابر بن سمرة قال كان النّبي صلى الله عليه وسلم يخطب قائمًا ، ثم يجلس ثم يقوم فيخطب قائمًا فمن نبأك أنّه كان يخطب جالسًا فقد كذب فقد والله صليت معه أكثر من ألفي صلاة . (مشكلة المصابيح مع المرقاة : (۳/۴۵۹، ۴۶۰) رقم الحديث : ۱۴۱۵ ، كتاب الصلاة ، باب الخطبة والصلاة ، الفصل الأوّل ، ط: رشيديه)

▭ أنّ عياض بن عبد الله حدثه أنّه سمع رسول أبا سعيد الخدري يقول : كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يخرج يوم العيدين فيصلي ، فيبدأ بالركعتين ثم يسلم فيقوم قائمًا يستقبل النّاس بوجهه ، فيكلمهم ويأمرهم بالصدقة .... (السنن الكبرى للبيهقي : (۳/۴۱۷) رقم الحديث : ۶۲۰۴ ، كتاب صلاة العيدين ، باب يخطب قائمًا مقابل النّاس ، ط: دار الكتب العلمية)

▭ سنن ابن ماجه : (ص: ۷۷) كتاب الصلاة ، باب ماجاء في خطبة يوم الجمعة ، ط: قديمی)

(۲) (وكل ما حرم في الصلاة حرم فيها) أي في الخطبة خلاصة وغيرها ، فيحرم أكل و شرب وكلام ولو تسبيحًا أو رد سلام أو أمر بمعروف بل يجب عليه أن يستمع ويسكت ...... والأصح أنه لابأس بأن يشير برأسه أو يده عند رؤية منكر ...... (قوله : أو أمر بمعروف) إلاّ إذا كان من الخطيب ...... (قوله : بل يجب عليه أن يستمع) ظاهره أنّه يكره الاشتغال بما يفوت السماع وإن لم يكن كلامًا .... (الدر مع الرد: (۲/۱۵۹) كتاب الصلاة ، باب الجمعة ، ط: سعيد)

▭ طحطاوي على الدر : (۱/۵۵۲) كتاب الصلاة ، باب الجمعة ، ط: رشيديه .

▭ التاتارخانية : (۲/۶۶) كتاب الصلاة ، الباب الخامس والعشرون في صلاة الجمعة ، الشرط الخامس : الخطبة ، ط: إدارة القرآن .

خطبہ کے درمیان بیان کرنا

خطبہ کے درمیان مسائل وغیرہ بیان کرنا مناسب نہیں، اس لیے خطبہ کے درمیان مسائل وغیرہ بھی بیان نہ کرے، اگر بہت ضروری مسائل ہیں تو قلیل کی اجازت ہوگی کثیر کی نہیں، اس لیے اس سے پرہیز کرنا چاہیے۔(۱)

خطبہ کے دوران بات چیت کرنا

خطبہ سننا اور خطبہ کے دوران خاموش رہنا واجب ہے، اور بات چیت کرنا حرام ہے، ایسا شخص خطبہ سننے کے ثواب سے محروم ہو جاتا ہے۔(۲)

---

(۱) وسن خطبتان بجلسة بينهما و طهارة قائما كما روى عن أبي حنيفة أنه قال: ينبغي أن يخطب خطبة خفيفة يفتتح بحمد الله ويثني عليه ويتشهد ويصلي على النبيّ ﷺ ويعظ ويذكر ويقرأ سورة ثم يجلس جلسة خفيفة ثم يقوم فيخطب خطبة أخرىٰ يحمد الله تعالىٰ...... ويصلي على النبيّ ﷺ ويدعو للمؤمنين والمؤمنات. (البحر الرائق: (۱۴۷/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة الجمعة، ط: سعيد)

ويكره للخطيب أن يتكلم في حال الخطبة الا أن يكون امرا بالمعروف . (الهندية : (۱/ ۱۴۷) كتاب الصلاة ، الباب السادس عشر في صلاة الجمعة ، ط: رشيديه)

ولاينبغي للخطيب أن يتكلّم في خطبته بما هو من كلام النّاس؛ لأنّ الخطبة كلمات منظومة شرعت قبل الصلاة فاشبهت الأذان...... ولا بأس بأن يتكلّم بما يشبه الأمر بالمعروف، وقد صحّ أنّ رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يخطب فدخل الغطفاني و جلس فقال عليه السلام: أركعت ركعتين؟ فقال: لا ، فقال عليه السلام: قم واركع ركعتين ثم اجلس، ثم فرق بين الإمام والقوم، فحرم على القوم التكلم، وفي الحجة: وإن كان قليلاً، وقت الخطبة بجميع الكلام مايشبه كلام النّاس وما يشبه الأمر بالمعروف، وفي حق الإمام فرّق بينهما، والفرق أنّ المفروض على الإمام الخطبة، والأمر بالمعروف والوعظ لايقطعها معنى، والمفروض على القوم الاستماع والانصات، والكلام يقطع ذلک أي كلام كان...... (التاتارخانية: (۲۶/۲) كتاب الصلاة، الفصل الخامس والعشرون في صلاة الجمعة، الشرط الخامس: الخطبة، ط: إدارة القرآن)

الدر مع الرد : (۱۵۹/۲) كتاب الصلاة ، باب الجمعة ، ط: سعيد .

(۲) (قوله : إذا خرج الإمام فلاصلاة ولا كلام) ...... ولأنّ الكلام يمتد طبعا فيخل بالاستماع ويدل عليه الحديث إذا قلت لصاحبک والإمام يخطب يوم الجمعة انصت فقد لغوت ...... وأما وقت الخطبة فالكلام مكروه تحريما ولو كان امرا بمعروف . فزاد فيها ان مايحرم في الصلاة =

خطبہ کے دوران حاضرین کا درود شریف پڑھنا

جب خطیب خطبہ کے دوران آیت کریمہ: "إن اللّٰہ وملائکتہ الخ" پڑھے، تو حاضرین دل ہی دل میں درود شریف پڑھیں، زبان سے نہیں۔ (۱)

خطبہ کے دوران خاموش بیٹھے

خطبہ کے دوران خاموش بیٹھے رہنا واجب ہے، خواہ خطبہ سنائی دے یا نہ دے، جو لوگ شور وغل مچاتے ہیں وہ گنہگار ہوتے ہیں، اسی طرح جو لوگ خطبہ چھوڑ کر چلے جاتے ہیں وہ بھی برا کرتے ہیں، اس لیے اپنی صف میں رہ کر خطبہ سن کر جائیں۔ (۲)

= یحرم فی الخطبة من اکل و شرب و کلام . (البحر الرائق : (۱۵۵/۲) کتاب الصلاۃ ، باب صلاۃ الجمعة ،ط: سعید)

(وکل ما حرم في الصلاة حرم فيها) أي في الخطبة خلاصة وغيرها ، فيحرم أكل و شرب وكلام ولو تسبيحًا أو رد سلام أو أمر بمعروف بل يجب عليه أن يستمع ويسكت ...... والأصح أنه لاباس بأن يشير برأسه أو يده عند رؤية منكر ...... (قوله : أو أمر بمعروف) إلا إذا كان من الخطيب ...... (قوله : بل يجب عليه أن يستمع) ظاهره أنه يكره الاشتغال بما يفوت السماع وإن لم يكن كلامًا .... (الدر مع الرد: (۱۵۹/۲) كتاب الصلاة ، باب الجمعة ، ط: سعيد)

طحطاوي على الدر : (۵۵۲/۱) كتاب الصلاة ، باب الجمعة ، ط: رشيديه .

التاتارخانية : (۶۶/۲) كتاب الصلاة ، الباب الخامس والعشرون في صلاة الجمعة ، الشرط الخامس : الخطبة ، ط: إدارة القرآن .

(۱) واما المستمع فيستقبل الإمام إذا بدأ بالخطبة وينصت ولايتكلم ولايرد السلام ولايشمت ولايصلى على النبی ﷺ وقالا يصلی السامع فی نفسه . (البحر الرائق : (۱۴۸/۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة الجمعة ، و: (۱۵۶/۲) ط: سعيد)

التاتارخانية : (۸۹/۲) كتاب الصلاة ، الفصل السادس والعشرون في صلاة العيدين ، كيفية صلاة العيد ، ط: إدارة القرآن .

شامی : (۱۵۹/۲) كتاب الصلاة ، باب الجمعة ، ط: سعيد .

(۲) (قوله : وإذا خرج الإمام فلا صلاة ولا كلام) لما رواه ابن أبی شيبة عن علی و ابن عباس وابن عمر رضی اللّٰه عنهم كانوا يكرهون الصلاة والكلام بعد خروج الإمام ...... =

خطبہ کے دوران خطیب کو پیسہ دینا

بعض علاقے میں عیدین کی نماز کے بعد خطبہ کے دوران لوگ خطیب صاحب کو روپیہ دینے کے لیے اپنی اپنی جگہ سے اٹھ کر جاتے ہیں، اور خطیب صاحب کے لیے چھ لوگ روپیہ لینے کے واسطے کھڑے ہوجاتے ہیں اور روپیہ لیتے ہیں، خطبہ کے دوران اس قسم کے کاموں کی اجازت نہیں، ادب کے ساتھ اپنی اپنی جگہ بیٹھ کر خطبہ سنا لازم ہے، ورنہ گناہ بھی ہوگا اور خطبہ سننے کے ثواب سے بھی محروم ہوجائیں گے۔ (۱)

خطبہ کے دوران سامعین کا تکبیر کہنا

جب خطیب عید کے خطبہ میں تکبیر کہے تو حاضرین دل میں آہستہ آہستہ تکبیر کہہ سکتے

= وأمّا وقت الخطبة فالكلام مكروه تحريما ولو كان امرا بمعروف أو تسبيحًا أو غيره وزاد فيها أن ما يحرم في الصلاة يحرم في الخطبة من اكل وشرب و كلام، وهذا ان كان قريبا فإن كان بعيدا فقد تقدم من المصنف ان النائي كالقريب وهو الاحوط في المحيط وهو الاصح . (البحر الرائق : (۲/ ۱۵۵، ۱۵٦) كتاب الصلاة، باب صلاة الجمعة، ط: سعيد)

☐ الدر مع الرد : (۲/ ۱۵۹) كتاب الصلاة، باب الجمعة، ط: سعيد.

☐ التاتارخانية : (۲/ ٦٦) كتاب الصلاة، الفصل الخامس والعشرون في صلاة الجمعة، الخطبة، : ط: إدارة القرآن.

(۱) "ان ابا هريرة رضى الله تعالىٰ عنه اخبره أنّ رسول الله ﷺ قال : إذا قلت لصاحبك يوم الجمعة، انصت والإمام يخطب، فقد لغوت" . (صحيح البخارى : (۱/ ۱۲۷، ۱۲۸) كتاب الجمعة، باب الانصات يوم الجمعة، ط: قديمى)

☐ (وكل ما حرم في الصلاة حرم فيها) أي في الخطبة، خلاصة وغيرها فيحرم اكل و شرب وكلام ولو تسبيحا أو رد سلام أو امراً بمعروف، بل يجب عليه ان يستمع ويسكت ...... وكذا يجب لسائر الخطب كخطبة نكاح وخطبة عيد الخ . (الدر مع الرد : (۲/ ۱۵۹) كتاب الصلاة، باب الجمعة، ط: سعيد)

☐ وإذا خرج الإمام فلا صلاة ولا كلام، وقالا : لا بأس إذا خرج الإمام قبل ان يخطب، وإذا فرغ قبل ان يشتغل بالصلاة . (الهنديه : (۱/ ۱۴۷) كتاب الصلاة، الباب السادس عشر في الجمعة، ط: رشيديه)

ہیں بلند آواز سے نہیں۔ (۱)

خطبہ کے دوران سونا

خطبہ کے دوران سونا مکروہ ہے، اس لئے خطبہ کو بیدار رہ کر مکمل توجہ کے ساتھ سننا چاہیے۔

اور اگر نیند کا غلبہ بہت ہی زیادہ ہو تو جگہ بدل لینی چاہیے۔ (۲)

خطبہ کے دوران صفیں قائم رکھنا

عید کی نماز کے خطبہ کے وقت صفیں قائم رکھ کر اپنی اپنی جگہ پر بیٹھے رہنا چاہیے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم خطبہ کے دوران صفیں قائم رکھ کر اپنی اپنی جگہ پر بیٹھے رہتے تھے، اس لیے جو لوگ صف کا خیال نہیں رکھتے وہ اچھا نہیں کرتے، بلکہ عید جیسے

(۱) وإذا كبر الإمام فى الخطبة يكبر القوم معه وإذا صلى على النبىّ ﷺ يصلى النّاس فى انفسهم امتثالاً للامر وسنة الانصات . (التاتارخانية : (۲/۸۹) كتاب الصلاة ، الفصل السادس والعشرون في صلاة العيدين ، شرائط صلاة العيد ، ط: إدارة القرآن)

الهندية : (۱/۱۵۱) كتاب الصلاة ، الباب السابع عشر فى صلاة العيدين ، ط: رشيديه

حاشية الشلبي مع تبيين الحقائق : (۱/۵۴۳) كتاب الصلاة ، باب صلاة العيدين ، ط: اشرفيه كوئٹه .

(۲) (قوله : بل يجب عليه أن يستمع) ظاهره أنّه يكره الاشتغال بما يفوّت السماع وإن لم يكن كلاما وبه صرح القهستاني حيث قال إذ الاستماع فرض كما في المحيط أو واجب كما في صلاة المسعودية أو سنة ، وفيه إشعار بأنّ النوم عند الخطبة مكروه إلّا إذا غلب عليه كما في الزاهدي اهـ ط ، قال في الحلية : قلت وعن النّبي صلى الله عليه وسلم قال : إذا نعس أحدكم يوم الجمعة فليتحول من مجلسه " أخرجه الترمذي وقال : حديث حسن صحيح . (شامى : (۲/۱۵۹) باب الجمعة ، مطلب في شروط وجوب الجمعة ، ط: سعيد)

حاشية الطحطاوي على المراقي : (ص: ۵۱۸ ، ۵۱۹) كتاب الصلاة ، باب الجمعة ، ط: قديمى .

بدائع الصنائع : (۱/۲۶۳) كتاب الصلاة ، فصل : وأمّا شرائط الجمعة ، ط: سعيد .

عظیم دن میں بُرا کرتے ہیں۔ [1]

خطبہ کے دوران لاٹھی ہاتھ میں لینا

''عصا لینا خطبۂ عید میں'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(ص:۱۵۸)

خطبہ کے دوران لوگوں کا تکبیر کہنا

عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے خطبہ میں جب خطیب تکبیر کہتے ہیں، تو حاضرین کے لیے بھی دل میں آہستہ آہستہ خطیب کے ساتھ تکبیر کہنا جائز ہے، بلند آواز سے نہیں تاکہ خطبہ کے دوران خاموش رہنے کے حکم کے ساتھ معارض نہ ہو۔ [2]

---

(۱) عن أبی سعید الخدری قال کان النبیّ ﷺ یخرج یوم الفطر والاضحی إلی المصلی فأوّل شئ یبدأ به الصلوٰة ثم ینصرف فیقوم مقابل النّاس والنّاس جلوس علی صفوفهم فیعظهم ویوصیهم (صحیح البخاری: (۱/ ۱۳۱) کتاب العیدین، باب الخروج إلی المصلی بغیر منبر، ط: قدیمی)

قوله: (والناس جولس علی صفوفهم) أی مستقبلین له علی حالتهم الّتی کانوا فی الصلاة علیها. (مرقاة المفاتیح: (۲/ ۲۸۴) کتاب الصلاة، باب صلوٰة العیدین، الفصل الأوّل، ط: امدادیة، و: (۳/ ۴۷۸) ط: رشیدیه)

التعلیق الصبیح: (۲/۲۰۸) کتاب الصلاة، باب صلاة العیدین، الفصل الأوّل، ط: رشیدیه.

(۲) إذا کبر الإمام بالخطبة یکبر القوم معه، وإذا صلی علی النّبیّ ﷺ یصلی النّاس فی أنفسهم امتثالاً للأمر، وسنة الانصات کذا فی التاتارخانیة ناقلاً عن الحجة. (الهندیة: (۱/ ۱۵۱) کتاب الصلاة، الباب السابع فی صلاة العیدین، ط: رشیدیه)

التاتارخانیة: (۲/ ۸۹) کتاب الصلاة، الفصل السادس والعشرون في صلاة العیدین، شرائط صلاة العیدین، ط: إدارة القرآن.

کل ما حرم فی الصلاة حرم فیها أی: فی الخطبة، خلاصة و غیرها، فیحرم أکل و شرب و کلام ولو تسبیحًا او رد سلام أو أمرًا بمعروف، بل یجب علیه ان یستمع و یسکت ...... وکذا یجب الاستماع لسائر الخطب، کخطبة النکاح و ختم و عید علی المعتمد. (حاشیة الطحطاوی علی الدر المختار: (۱/ ۳۴۷) کتاب الصلاة، باب الجمعة، ط: رشیدیه)

یجب السکوت والاستماع فی خطبة العیدین. (البحر الرائق: (۲/ ۲۸۳) کتاب الصلاة، باب صلاة العیدین، ط: رشیدیه) =

خطبہ کے دوران نہی عن المنکر کرنا

خطیب خطبہ کے دوران ''امر بالمعروف'' اور ''نہی عن المنکر'' کر سکتا ہے۔ (۱)

خطبہ کے شروع میں دو مرتبہ الحمد اللہ پڑھنا

خطبہ شروع کرتے وقت الحمد اللہ الخ دو مرتبہ پڑھنا جائز ہے، اس میں کوئی مضائقہ نہیں، البتہ اس کو ضروری نہ سمجھا جائے، ورنہ جائز نہیں ہوگا۔ (۲)

= والصواب أنه يصلى على النبيّ ﷺ عند سماع اسمه فى نفسه ولا يجب تشميت ولا رد سلام، به يفتى ، وكذا يجب الاستماع لسائر الخطب كخطبة نكاح و خطبة عيد وختم على المعتمد . (الدر مع الرد : (۱۵۹/۲) كتاب الصلاة ، باب الجمعة ، ط: سعيد)

(۱) ويكره للخطيب ان يتكلم فى حال الخطبة الا ان يكون امرا بمعروف كذا فى فتح القدير . (الهندية : (۱/۱۴۷) كتاب الصلاة ، الباب السادس عشر في صلاة الجمعة ، ط: رشيديه)

الدر مع الرد : (۱۵۹/۲) كتاب الصلاة ، باب الجمعة ، ط: سعيد .

التاتارخانية : (۶۶/۲) كتاب الصلاة ، الفصل الخامس والعشرون في صلاة الجمعة ، شرائط الجمعة ، ط: إدارة القرآن .

(۲) وسادسها : البداءة بحمد الله ...... وينبغي أن تكون الخطبة الثانية : الحمد لله نحمده ونستعينه الخ .... (الهندية : (۱۴۷/۲) كتاب الصلاة ، الباب السادس عشر في صلاة الجمعة ، ط: رشيديه)

ويحمد الله تعالىٰ في الأولىٰ ويثنى عليه ويتشهد ...... وفي الثانية يفعل كذلك إلاّ أنه يدعو...... (التاتارخانية : (۶۱/۲) كتاب الصلاة ، الفصل الخامس والعشرون في صلاة الجمعة، شرائط الجمعة ، الخطبة ، ط: إدارة القرآن)

الدر مع الرد : (۱۴۸/۲ ، ۱۴۹) كتاب الصلاة ، باب الجمعة ، ط: سعيد .

عن عبد الله بن مسعود قال: لايجعل أحدكم للشيطان شيئًا من صلاته يُرى أن حقًا عليه أن لاينصرف إلاّ عن يمينه! لقد رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم كثيرًا ينصرف عن يساره. متفق عليه...... قال الطيبي: وفيه أن من أصرّ على أمر مندوب وجعله عزمًا ولم يعمل بالرخصة فقد أصاب منه الشيطان من الإضلال، فكيف من أصر على بدعة أو منكر ...... (مرقاة المفاتيح شرح مشكوة المصابيح: (۲۶/۳) رقم الحديث: ۹۴۶ ، كتاب الصلاة، باب الدعاء في التشهد، الفصل الأوّل، ط: رشيديه)

فيض القدير للمناوي: (۳۷۲/۲) رقم الحديث: ۱۸۸۱ ، حرف الألف، ط: دار الكتب العلمية.

خطبہ میں تکبیر پڑھنا بھول گیا

''تکبیر کے بغیر خطبہ'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۹۷)

خطبہ میں عجمی الفاظ استعمال کرنا

جمعہ اور عیدین کے خطبہ میں عربی زبان کے علاوہ کسی اور زبان کے الفاظ استعمال کرنا جائز نہیں ہے۔

البتہ جمعہ میں خطبہ شروع کرنے سے پہلے علاقائی زبان وغیرہ میں وعظ و نصیحت اور دینی مسائل بیان کر سکتے ہیں۔

اور عیدین میں عید کی نماز شروع کرنے سے پہلے علاقائی زبان وغیرہ میں بیان کرنا درست ہے، باقی عید کے خطبہ میں کوئی غیر عربی الفاظ استعمال نہ کریں۔

واضح رہے کہ عربی زبان کے علاوہ کسی اور زبان میں جمعہ اور عیدین کا خطبہ دینا مکروہ تحریمی ہے، اور یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم سے نقل شدہ سنت کے خلاف ہے۔ (۱)

خطبہ میں کثرت سے تکبیر پڑھنا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عیدین کے خطبہ میں کثرت سے تکبیر پڑھتے تھے۔

---

(۱) فإنّه لاشک في أنّ الخطبة بغير العربية خلاف السنة المتوارثة من النّبي صلی اللہ علیہ وسلم، والصحابة، فيكون مكروها تحريمًا، وكذا قراءة الاشعار الفارسية، والهندية فيها. (عمدة الرعاية على هامش شرح الوقاية: (۱/ ۲۰۰) كتاب الصلاة، باب الجمعة، ......)

والخطبة بالفارسية الّتي أحدثوها واعتقدوا حسنها ليس الباعث إليها إلاّ عدم فهم العجم اللّغة العربية، وهذا الباعث قد كان موجودًا في عصر خير البرية ...... ومع ذلک لم يخطب لهم أحد منهم بغير العربية ولما ثبت وجود الباعث في تلک الأزمنة وفقدان المانع والتكاسل ونحوه معلوم بالقواعد المبرهنة لم يبق إلاّ الكراهة الّتي هي أدنى درجات الضلالة. (مجموعة رسائل اللكنوي: (۴/ ۴۶، ۴۷) رسالة آكام النفائس في أداء الأذكار بلسان الفارس، ط: إدارة القرآن)

حضرت سعد بن قرظ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے مؤذن کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ کے درمیان تکبیر کہتے، عیدین کے خطبہ میں بہت کثرت سے تکبیر کہتے۔ [1]

پہلے خطبہ میں نو تکبیر اور دوسرے خطبہ میں سات تکبیر کہنا مستحب ہے۔ [2]

خطبہ میں کیا بیان کرے

خطبہ میں عید کے احکام، صدقہ فطر کے احکام اور بقرہ عید میں قربانی اور تکبیر تشریق کے احکام و مسائل بیان کریں۔ [3]

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ کھڑے ہو کر دیتے، قرآن پڑھتے، اور نصیحت کی باتیں فرماتے۔ [4]

---

(۱) حدثنا هشام بن عمار ثنا عبد الرحمن بن سعد بن عمار بن سعد المؤذن، حدثني أبي عن أبيه عن جده قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يكبر بين أضعاف الخطبة، يكثر التكبير في خطبة العيدين. (سنن ابن ماجه: (ص: ۹۱) كتاب الصلاة، ماجاء في صلاة العيدين، باب ماجاء في الخطبة في العيدين، ط: قديمى)

☐ عن سعد بن القرظ مؤذن النبي صلى الله عليه وسلم أنه كان يكثر التلبية بين أضعاف الخطبة ويكثر التكبير في خطبتي العيدين. (زاد المعاد في هدي خير العباد: (۱/۴۳۸) فصل: في هديه صلى الله عليه وسلم في العيدين، ط: مؤسسة الرسالة)

(۲) (ويستحب أن يستفتح الأولى بتسع تكبيرات تترى) أي متتابعات (والثانية بسبع) هو السنة. (الدر مع الرد: (۲/۱۷۵) كتاب الصلاة، باب العيدين، ط: سعيد)

☐ تلخيص الحبير: (۲/۲۰۶) كتاب صلاة العيدين، ط: دار الكتب العلمية.

(۳) ثم يخطب الإمام بعد الصلاة خطبتين، اقتداء بفعل النبي صلى الله عليه وسلم يعلم فيهما أحكام صدقة الفطر ...... (ويعلم الأضحية) فيبين من تجب عليه وممّ تجب وسن الواجب و وقت ذبحه الذابح وحكم الأكل، والتصدق والهدية والأدخار (و) يعلم (تكبير التشريق) ...... (في الخطبة) .... (مراقي الفلاح: (ص: ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸) كتاب الصلاة، باب أحكام العيدين، ط: قديمى)

☐ الدر مع الرد: (۲/۱۷۵، ۱۷۷) كتاب الصلاة، باب العيدين، ط: سعيد.

(۴) عن أبي سعيد الخدري قال: كان النبي صلى الله عليه وسلم يخرج يوم الفطر والأضحى إلى المصلى، فأول شيئ يبدأ به الصلاة، ثم ينصرف، فيقول مقابل الناس، والناس جلوس =

خطبہ میں لوگوں کی طرف رخ کرنا

خطبہ میں لوگوں کو خطاب کیا جاتا ہے، اس لئے خطبہ دینے کے لئے لوگوں کی طرف رخ کر کے کھڑا ہونا چاہیے۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کی نماز پڑھی سلام کیا تو کھڑے ہوئے اور لوگوں کی طرف رخ کیا (خطبہ دینے کے لئے)[1]

خطبہ میں نواب کا نام لینا

عید کے خطبہ میں خلفائے راشدین اور صحابہ اور صحابیات کے نام لینے کی گنجائش ہے، نواب وغیرہ کے نام لینے کی نہیں۔[2]

= على صفوفهم فيعظهم، ويوصيهم ويأمرهم...... (مشكاة المصابيح مع المرقاة، (۳/ ۴۷۷، ۴۷۸) رقم الحديث: ۱۴۲۶، كتاب الصلاة، باب صلاة العيدين، الفصل الأوّل، ط: رشيديه)

سنن ابن ماجه: (ص: ۹۱) كتاب الصلاة، أبواب صلاة العيدين، باب ماجاء في الخطبة في العيدين، ط: قديمي.

الصحيح لمسلم: (۱/ ۲۹۱) كتاب العيدين، ط: قديمي.

(۱) عن أبي سعيد الخدري قال: كان النّبي صلى الله عليه وسلم يخرج يوم الفطر والأضحى إلى المصلّى، فأوّل شيئ يبدأ به الصلاة، ثم ينصرف، فيقول مقابل النّاس، والنّاس جلوس على صفوفهم فيعظهم، ويوصيهم ويأمرهم ...... (مشكاة المصابيح مع المرقاة، (۳/ ۴۷۷، ۴۷۸) رقم الحديث: ۱۴۲۶، كتاب الصلاة، باب صلاة العيدين، الفصل الأوّل، ط: رشيديه)

(۲) وينبغي أن تكون الخطبة الثانية: الحمد لله نحمده ونستعينه الخ، وذكر الخلفاء الراشدين والعمين رضوان الله تعالىٰ عليهم اجمعين مستحصن، بذٰلك جرى التوارث. (الهندية: (۱/ ۱۴۷) كتاب الصلاة، الباب السادس عشر: في الجمعة، ط: رشيديه)

ويندب ذكر الخلفاء الراشدين والعمين، لا الدعاء للسلطان وجوّزه القهستاني، ويكره تحريمًا وصفه بما ليس فيه ...... (قوله: وجوّزه القهستاني الخ) عبارته: ثم يدعو لسلطان الزمان بالعدل والإحسان متجنبًا في مدحه عما قالوا: إنّه كفر وخسران كما في الترغيب وغيره ...... (الدر مع الرد: (۲/ ۱۴۹) كتاب الصلاة، باب الجمعة، ط: سعيد)

حاشية الطحطاوى مع المراقي: (ص: ۵۱۶) كتاب الصلاة، باب الجمعة، ط: قديمي.

خطبہ نہ سننا

جمعہ اور عید کا خطبہ پڑھتے وقت اس کا سننا واجب ہے، اور اس کو غیر ضروری سمجھ کر نہ سننا اور چلا جانا درست نہیں۔ (۱)

خطیب عصا کس ہاتھ میں پکڑے

''عصا کس ہاتھ میں پکڑے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص:۱۵۸)

خطیب کو خطبہ کے دوران پیسہ دینا

''خطبہ کے دوران خطیب کو پیسہ دینا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص:۱۳۱)

خوشبو

عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے موقع پر عمدہ سے عمدہ عطر اور خوشبو لگانا سنت ہے، حدیث شریف میں اس کا حکم بھی آیا ہے، اور ترغیب بھی دی گئی ہے۔

حضرت حسن ابن علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم لوگوں کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ عید میں بہترین عطر لگائیں۔ (۲)

(۱) وکل ما حرم فی الصلاة حرم فیه : أی الخطبة ، فیحرم اکل و شرب و کلام بل یجب علیه ان یستمع ویسکت ، وکذا یجب الاستماع لسائر الخطب کخطبة النکاح و خطبة عید و ختم علی المعتمد . (الدر مع الرد : (۱۵۹/۲) کتاب الصلاة ، باب الجمعة ، ط: سعید)

عن أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه عن النبیﷺ قال: من قال یوم الجمعة والامام یخطب: انصت، فقد لغا. (جامع الترمذی: (۱۱۴/۱) أبواب الجمعة، باب ماجاء فی کراهیة الکلام والامام یخطب، ط: سعید)

وأما المستمع ، فیستقبل الإمام إذا بدأ بالخطبة، وینصت، ولایتکلم، ولایرد السلام الخ. (البحر الرائق: (۲۵۹/۲) کتاب الصلاة، باب الجمعة، ط: رشیدیه، و: (۱۴۸/۲) ط: سعید)

(۲) حدیث الحسن بن علی قال: أمرنا رسول الله علیه وسلم أن نتطیب بأجود مانجد فی العید. (تلخیص الحبیر (۱۹۲/۲) رقم الحدیث: ٦٧٧) کتاب صلاة العیدین، ط: دار الکتب العلمیة) =

(نوٹ) آج کل عید کے موقع پر عمدہ سے عمدہ کپڑے اور جوتے خریدنے کا رواج ہے، اور اس میں کافی رقم خرچ کی جاتی ہیں، مگر عمدہ سے عمدہ اور قیمتی عطر اور خوشبو خریدنے کا رواج نہیں ہے اگر مفت مل جائے بہتر، ورنہ معمولی قیمت کے کسی عطر یا خوشبو پر اکتفا کر لیتے ہیں، حالانکہ عطر لگانا سنت اور اس میں رقم خرچ کرنا ثواب کا باعث ہے، عطر لگانا جس طرح عیدین میں سنت ہے، جمعہ میں بھی سنت ہے، اور عام حالت میں بھی۔

= والسنه أن يتطيب لما روى الحسن بن علی رضی الله عنهما قال : أمرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم أن يتطيب بأجود ما نجد في العيد .... (المجموع شرح المهذب : (۱۰/۵) كتاب الصلاة ، باب صلاة العيدين ، ط: مكتبة الإرشاد ، سعوديه)

الدر مع الرد : (۱۶۸/۲) كتاب الصلاة ، باب العيدين ، ط: سعيد .

دعا

☆ عید کی نماز کے بعد بھی باقی تمام نمازوں کی طرح ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا جائز ہے، احادیث مبارکہ سے مطلقاً نمازوں کے بعد دعا مانگنا ثابت ہے، اس میں عید کی نماز بھی داخل ہے، ہر ہر نماز کے بعد دعا مستحب ہونے کے لیے الگ الگ صریح حدیث وارد ہونا ضروری نہیں۔ (۱)

☆ عیدین کے اجتماع میں ایک بار اجتماعی دعا مانگنا ثابت ہے۔ (۲)

بخاری اور دیگر صحاح ستہ کی اس حدیث میں جو عورتوں کو عیدین میں جانے اور لے جانے کے متعلق ہے، یہ الفاظ وارد ہیں: ”فلیشهدن الخیر و دعوة

---

(۱) وعن ورّاد كاتب المغيرة بن شعبة قال: أملیٰ عليّ المغيرة بن شعبة في كتاب إلى معاوية أنّ النبي صلى الله عليه وسلم كان يقول في دبر كل صلاة مكتوبة: لا إله إلاّ الله وحده لاشريك له، له الملك وله الحمد وهو على كل شيءٍ قدير، اللّٰهم لا مانع لما اعطيت ولا معطى لما منعت ولاينفع ذا الجد منك الجد. (الصحیح للبخاری: (۱/۱۱۷) كتاب الأذان، باب الذكر بعد الصلاة، ط: قديمى)

☐ مسلم: (۱/۲۱۸) كتاب الصلاة، باب استحباب الذكر بعد الصلوة وبيان صفته، ط: قديمى.

☐ ابوداؤد: (۱/۲۱۸) كتاب الصلاة، باب مايقول الرجل إذا سلّم، ط: امداديه، و: (۱/۲۲۱) ط: رحمانيه.

☐ ثم بعد الفراغ عن الصلاة يدعو الإمام لنفسه وللمسلمين رافعى أيديهم حذو الصدور وبطونهم فما يلى الوجه بخشوع و سكون ثم يمسحون بها وجوهم فى آخره أى عند الفراغ من الدعاء. (سعاية: (۲/۲۵۷) كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمى لاهور)

(۲) "قالت: ام عطية -رضى الله تعالىٰ عنها- امرنا ان نخرج فنخرج الحيض والعواتق و ذوات الخدور ...... فأمّا الحيض فيشهدن جماعة المسلمين و دعوتهم ويعتزلن مصلاهم". (صحيح البخارى: (۱/۱۳۴) كتاب العيدين، باب اعتزال الحيض المصلىٰ، ط: قديمى)

☐ الصحيح لمسلم: (۱/۲۹۰) كتاب العيدين، فصل فى إخراج العواتق، ط: قديمى.

☐ مشكاة المصابيح: (۱/۱۲۵) كتاب الصلاة، باب صلاة العيدين الفصل الأوّل، ط: قديمى.

المؤمنين وليعتزلن المصلى" یعنی حائضہ عورتیں بھی جائیں اور نیکی او
مسلمانوں کی دعاؤں میں شریک ہو جائیں، ہاں نماز سے علیحدہ رہیں۔

مگر یہ ثابت نہیں کہ یہ اجتماعی دعا عید کی نماز کے بعد خطبہ سے پہلے ہوتی تھی یا خطبہ کے بعد؟ اس لیے امام اور جماعت ایک اجتماعی دعا مانگیں، خواہ نماز کے بعد یا خطبہ کے بعد، اور جس موقع پر بھی مانگیں اس کو دعا کے لیے مخصوص اور مسنون نہ سمجھیں۔

اور نماز کے بعد دعا مانگنے والے خطبہ کے بعد دعا مانگنے والوں کو ملامت نہ کریں، اور اسی طرح خطبہ کے بعد دعا مانگنے والے نماز کے بعد دعا مانگنے والوں پر طعن نہ کریں۔ (۱)

---

(۱) قوله (ويدعون) واعلم انه لادعاء بعد صلاة العيدين لان المطلوب ههنا اتصال الصلاة والخطبة ولايبغ فيه التمسک بالاطلاقات، وانما يسوغ التمسک من الاطلاقات فيما لم تكن له مادة فى خصوص الشئ وصلاته تلک لم تزل الى تسع سنين، ولم ينقل احد فيها الدعاء بعدها فلايصح فيها التمسک بالاطلاقات كرفع اليدين فى تكبيرات العيدين ثبت فى الأحاديث فى خصوص هذه الصلاة. فيض البارى (۱/۴۹۳) باب تقضى الحائض المناسک كلها الا الطواف بالبيت، ط: دار الكتب العلمية.

قوله ويشهدن دعوة المسلمين: لايستدل بهذا على الدعاء المعروف فى زماننا بعد صلاة العيد فان المراد بالدعوة الاذكار التى فى الخطبة والمواعظ والنصح فان الدعوة عامة. العرف الشذى (۱/۱۱۹) باب ماجاء فى خروج النساء فى العيدين، ط: قديمى.

حدثنا محمد وهو البخارى نفسه حتى تخرج الحيض، وليس لهن غير التكبير ويدعون بدعائهم اى بدعائهم للمؤمنين فى خلال الخطبة لأنه لم يثبت عنه صلى الله عليه وسلم بعد صلاة العيدين دعاء، فالسنة الخاصة فى ذلک قاضية على عموم الأحاديث فى الاذكار بعد الصلوات...... الخ. فيض البارى على صحيح البخارى (۱/۳۶۲) باب (التكبير ايام منى) ط: مطبعه حجازى بالقاهرة.

دعوة المؤمنين پر فرمایا: کہ اس سے مراد خطبہ کے اندر کے دعائیہ کلمات ہیں، نماز کے بعد کی دعاء معروف مراد نہیں ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز عیدین کے بعد ایک مرتبہ بھی دعا کرنا ثابت نہیں ہے۔ انوار الباری (۱/۳۶۴) باب شهود الحائض العيدين ودعوة المسلمين ويعتزلن المصلى، ط: مکتبہ ادارۃ تالیفات اشرفیہ.

سوال: حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحاب اور تابعین اور تبع تابعین اور ائمہ اربعہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین بعد نماز عیدین کے دعا مانگتے تھے یا بعد خطبہ کے، اور کھڑے ہو کر مانگتے تھے یا بیٹھ کر اور ہاتھ اٹھا کر مانگتے تھے یا بے ہاتھ اٹھائے ہوئے؟=

دعا خاص عید کی

"عید کی خاص دعا" عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۱۷۳)

دعا نماز کے بعد ہو یا خطبے کے بعد

"دعا" عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۱۳۳)

دو تکبیروں کے درمیان فاصلہ

ہر دو تکبیروں کے درمیان تین مرتبہ: "سبحان اللّٰہ" کہنے کی مقدار خاموش رہے۔ (۱)

= جواب: روایات حدیث سے اس قدر معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز عید سے فراغت کر کے خطبہ پڑھتے تھے اور اس کے بعد معاودت (لوٹنا) فرماتے تھے اور بعد نماز یا بعد خطبے کے دعا مانگنا آپ سے ثابت نہیں ہے اور اسی طرح صحابۂ کرام اور تابعین عظام سے اس کا ثبوت نظر سے نہیں گزرا۔ مجموعۃ الفتاوی للکھنوی، (۲۱۵/۱) کتاب الصلوۃ، ط: ایچ ایم سعید۔

الجواب: واقعی بعد نماز عید یا خطبہ دعا مانگنا بالخصوص منقول تو نہیں دیکھا گیا اور دعوتہم سے استدلال ناتمام ہے کیونکہ اس میں کسی محل کی تصریح نہیں کہ یہ دعا کس وقت ہوتی ہے پھر محل خاص میں ان کے ہونے پر استدلال کرنا ظاہر ہے کہ غیر تمام ہے، ممکن ہے کہ یہ دعا وہ ہو جو نماز کے اندر یا خطبہ کے اندر عام صیغوں سے کی جاتی ہے جو سب مسلمانوں کو شامل ہوتی ہے اور حاضرین پر اس کے برکات اول فائض ہوتے ہیں لیکن بالخصوص منقول نہ ہونے سے حکم ابتداع کا بھی مشکل ہے کیونکہ عمومات نصوص سے فضیلت دعاء بعد الصلوۃ کی ثابت ہے پس اس عموم میں اس کے داخل ہونے کی گنجائش ہے اور اگر کوئی شخص بالخصوص منقول نہ ہونے کے سبب ترک کرے اس پر ملامت بھی نہیں۔ بہر حال یہ مسئلہ مہتم بالشان نہیں ہے، دونوں جانب میں توسع ہے۔ امداد الفتاوی (۴۰۵/۱)، باب صلوۃ الجمعۃ والعیدین، ط: دار العلوم کراچی۔

سوال: عیدین کے بعد دعا مانگنا ثابت ہے یا نہیں؟

جواب: عیدین کے بعد دعا مانگنے کا فی الجملہ ثبوت تو ہے مگر تعین موقع کے ساتھ ثبوت نہیں ہے کہ نماز کے بعد یا خطبہ کے بعد دونوں موقعوں میں سے کسی ایک موقع پر دعا مانگنے میں مضائقہ نہیں ہے۔ کفایت المفتی (۲۵۱/۳) باب نماز عیدین، ط: مکتبہ حقانیہ۔

مزید تفصیل کے لئے "فتاوی رحیمیہ (۶/۶۸، ۶۹، ۷۰) میں عنوان "عید کی نماز کے بعد دعاء کرنا" "الاذکار المتواترۃ بعد الصلوۃ" کے تحت دیکھیں۔

(۱) ویرفع یدیه في الزوائد ویسكت بین كل تكبیرتین مقدار ثلاث تسبیحات وبه افتى مشایخنا.

(الهندیة: (۱/۱۵۰) كتاب الصلاة، الباب السادس عشر: في صلاة العیدین، ط: رشیدیه)

شامی: (۱۷۵/۲) كتاب الصلاة، باب العیدین، ط: سعید.

بدائع الصنائع: (۱/۲۷۷) كتاب الصلاة، فصل: وأمّا بیان قدر صلاة العیدین وكیفیة أدائها، ط: سعید.

دو خطبوں کے درمیان بیٹھنا

جس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دو خطبوں کے درمیان تین مرتبہ "سبحان الله" یا ایک مرتبہ "قل هو الله احد" پڑھنے کی مقدار بیٹھتے، اسی طرح عیدین کے موقع پر بھی آپ ذرا دیر بیٹھتے اسی وجہ سے دونوں خطبوں کے درمیان خطیب کے لئے بھی اتنی مقدار بیٹھنا سنت ہے۔

واضح رہے کہ عید کی نماز سے فارغ ہونے کے بعد جب امام منبر پر جائے گا تو فوراً کھڑے ہو کر خطبہ دے گا پہلے بیٹھے گا نہیں، جیسا کہ جمعہ میں ہوتا ہے اور وہاں اذان ختم ہونے کا انتظار کیا جاتا ہے، اور عیدین میں ایسا نہیں ہے۔ (۱)

دو خطبوں کے درمیان خاموش بیٹھے

خطیب کے لئے دو خطبوں کے درمیان بیٹھنے کی حالت میں خاموش رہنا سنت ہے، ہاں دل میں ذکر یا دعا بھی کر سکتا ہے۔ (۲)

---

(۱) عن عامر بن سعد عن أبيه أنّ النّبي صلى اللّٰه عليه وسلم " صلى العيد بغير اذان ولا إقامة وكان يخطب خطبتين قائمًا يفصل بينهما بجلسة .... (مسند البزار : (۳/۳۲۱) رقم الحديث: ۱۱۱۶ ، مسند سعد بن أبي وقاص رضى اللّٰه عنه ، مما روى مهاجر عن مسمار عن عامر بن سعد عن أبيه سعد ، ط: مكتبة العلوم والحكم)

وسن الجلوس بين الخطبتين ، جلسة خفيفة وظاهر الرواية مقدار ثلاث آيات .... (مراقي الفلاح : (ص: ۵۱۶) كتاب الصلاة ، باب الجمعة ، ط: قديمی)

وإذا صعد عليه لايجلس عندنا) ؛ لأنّ الجلوس لانتظار فراغ المؤذن من الأذان والأذان غير مشروع في العيد فلاحاجة إلى الجلوس . (الدر مع الرد : (۲/۱۷۵) كتاب الصلاة ، باب العيدين ، ط: سعيد)

البحر الرائق : (۲/۱۴۷،۱۴۸) كتاب الصلاة ، باب صلاة الجمعة ، ط: سعيد .

(۲) وسئل عليه الصلاة والسلام عن ساعة الإجابة فقال: ما بين جلوس الإمام إلى أن يتم الصلاة، وهو الصحيح، (قوله: وسئل عليه الصلاة والسلام الخ)...... قال في المعراج: فيسن الدعاء بقلبه لا بلسانه؛ لأنّه مأمور بالسكوت. (الدر مع الرد: (۲/۱۶۳) كتاب الصلاة، باب الجمعة، ط: سعيد)

دو خطبوں کے درمیان ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا

دو خطبوں کے درمیان ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا نبی کریم ﷺ، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، تابعین، تبع تابعین اور ائمہ مجتہدین رحمہم اللہ سے ثابت نہیں، اس لیے دو خطبوں کے درمیان ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا جائز نہیں۔ (۱)

= وأطلق في منع الكلام فشمل الخطيب ، قال في البدائع ويكره للخطيب أن يتكلم في حال الخطبة...... وشمل التسبيح والذكر والتسبيح .... (البحر الرائق : (۱۵۵/۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة الجمعة ، ط: سعيد)

مراقي مع الطحطاوي : (ص: ۵۲۰) كتاب الصلاة ، باب الجمعة ، ط: قديمي .

(۱) عن عائشة رضى الله عنها قالت : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : من أحدث في أمرنا هذا ما ليس منه فهو ردٌّ . متفق عليه . وعن جابر رضى الله عنه قال : قال رسول الله عليه وسلم: أمّا بعد فإن خير الحديث كتاب الله ، و خير الهدى هدى محمد ، وشر الأمور محدثاتها و كل بدعة ضلالة ، رواه مسلم . (مشكوٰة المصابيح : (ص: ۲۷) باب الاعتصام بالكتاب والسنة ، الفصل الأوّل ، ط: قديمي)

قال القاضي : المعنى من أحدث في الإسلام رأيا لم يكن له من الكتاب والسنة سند ظاهر أو خفي ، ملفوظ أو مستنبط فهو مردود عليه ، قيل : في وصف الأمر بهذا إشارة إلى أنّ أمر الإسلام كمل وانتهٰى وشاع وظهر ظهور المحسوس بحيث لايخفى على كل ذى بصر و بصيرة فمن حاول الزيادة فقد حاول أمرًا غير مرضي ؛ لأنّه من قصور فهمه رآه ناقصًا ...... فإن الدين اتباع آثار الآيات والأخبار واستنباط الأحكام منها ...... وفي رواية لمسلم : "من عمل عملاً أي من أتى بشيئ من الطاعات أو بشيئ من الأعمال الدنيوية والأخروية سواء كان محدثًا أو سابقًا على الأمر ليس عليه أمرنا ، أي وكان من صفته أنّه ليس عليه إذننا بل أتى به على حسب هواه فهو رد أي مردود غير مقبول . (مرقاة المفاتيح : (۳۳۶/۱) تحت رقم الحديث : ۱۴۰ ، كتاب الإيمان ، باب الاعتصام بالكتاب والسنة ، الفصل الأوّل ، ط: رشيديه)

التعليق الصبيح على مشكوٰة المصابيح : (۱۸۷/۱ ، ۱۸۸) كتاب الايمان ، باب الاعتصام بالكتاب والسنة ، الفصل الأوّل ، ط: رشيديه .

الاعتصام للشاطبي : (۲۴۲/۲ ، ۲۴۳) الباب الخامس : في أحكام البدع الحقيقية والإضافية والفرق بينهما ، فصل : فإنّ قيل فالبدع الإضافية هل يعتد بها ...... ط: دار الكتاب العربي .

دوسری رکعت میں تکبیر بھول کر رکوع میں چلا گیا

اگر امام دوسری رکعت میں زائد تکبیریں بھول کر رکوع میں چلا جائے تب بھی تکبیروں کے واسطے واپس نہ ہو، بلکہ رکوع ہی میں آہستہ آہستہ تکبیر کہے، اور مقتدی بھی رکوع میں تکبیریں کہہ لیں، خواہ ان کو امام کے تکبیر کہنے کا پتہ لگا ہو یا نہ لگا ہو۔ (۱)

دوسری رکعت میں چھوٹی ہوئی تکبیر کہی

عید کی نماز میں امام صاحب پہلی رکعت میں زائد تکبیروں میں سے ایک تکبیر بھول گئے، یعنی تیسری تکبیر کے بعد ہاتھ باندھنے کے بجائے دوسری تکبیر کے بعد ہی ہاتھ باندھ لیا پھر دوسری رکعت میں قراءت کے بعد زائد تکبیروں میں ایک تکبیر کا اضافہ کر دیا، یعنی چوتھی تکبیر کے بجائے پانچویں تکبیر پر رکوع کیا اور مقتدیوں نے چوتھی تکبیر کے بعد رکوع کر لیا، تو اگر امام پانچویں تکبیر کہہ کر رکوع میں مقتدیوں کے ساتھ مل گیا تو مقتدیوں کی نماز بھی صحیح ہو جائے گی جب کہ امام سجدۂ سہو کر لے، لیکن اگر مجمع زیادہ ہے، سجدۂ سہو کرنے میں انتشار اور گڑبڑ ہو جانے کا اندیشہ ہو تو سجدۂ سہو معاف ہو جاتا ہے، بہر صورت نماز ہو جائے گی۔ (۲)

---

(۱) وإذا نسي الإمام تكبيرات العيد حتى قرأ فإنّه يكبر بعد القراءة أو في الركوع مالم يرفع رأسه. (الهندية: (۱/۱۵۱) كتاب الصلاة، الباب السابع عشر: في صلاة العيدين، ط: رشيديه)

التاتارخانية: (۲/۸۸) كتاب الصلاة، الفصل السادس والعشرون: في صلاة العيدين، كيفية صلاة العيد، قبيل شرائط صلاة العيد، ط: إدارة القرآن.

الدر مع الرد: (۲/۱۷۳) كتاب الصلاة، باب العيدين، ط: سعيد.

(۲) (ومنها تكبيرات العيدين) قال في البدائع: إذا تركها أو نقص منها أو زاد عليها أو أتى بها في غير موضعها، فإنّه يجب عليه السجود كذا في البحر الرائق...... السهو في الجمعة والعيدين والمكتوبة والتطوع واحد الا ان مشايخنا قالوا: لا يسجد للسهو في العيدين والجمعة لئلا يقع النّاس في الفتنة. كذا في المضمرات ناقلاً عن المحيط. (الهندية: (۱/۱۲۸) كتاب الصلاة، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط: رشيديه)

البحر الرائق: (۲/۹۶) كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: سعيد.

دوسری رکعت میں قراءت سے پہلے تکبیرات کہہ دیں

اگر امام صاحب نے غلطی سے عید کی نماز کی دوسری رکعت میں قراءت سے پہلے تکبیرات کہہ دیں تو بھی نماز صحیح ہو جائے گی۔ (۱)

دیہات میں عید کی نماز پڑھنے کے مفاسد

شہر، فنائے شہر، قصبہ اور بڑے گاؤں کے علاوہ چھوٹے دیہات میں عید کی نماز پڑھنا درست نہیں، اس لیے دیہات میں عید کی نماز نہ پڑھی جائے۔ (۲)

۱۔ ورنہ عوام ایک مستحب اور غیر واجب کے واجب ہونے کا اعتقاد کرلیں

---

(۱) (فإن قدم التكبيرات) في الركعة الثانية (على القراءة فيها جاز). (مراقي الفلاح مع الطحطاوي: (ص: ۵۳۳) كتاب الصلاة، باب العيدين، ط: قديمي)

البحر الرائق: (۱۶۱/۲) كتاب الصلاة، باب العيدين، ط: سعيد.

شامي: (۱۷۳/۲) كتاب الصلاة، باب العيدين، ط: سعيد.

(۲) صلاة العيد في القرى تكره تحريمًا أي لأنه اشتغال بما لا يصح؛ لأن المصر شرط الصحة...... (الدر مع الرد: (۱۶۷/۲) كتاب الصلاة، باب العيدين، ط: سعيد)

البحر الرائق: (۱۵۸/۲) كتاب الصلاة، باب العيدين، ط: سعيد.

مراقی الفلاح مع الطحطاوي: (ص: ۵۲۸) كتاب الصلاة، باب أحكام العيدين، ط: قديمي.

الاصرار على المندوب يبلغه إلى حد الكراهة. (السعاية: (۲۶۵/۲) كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، قبيل فصل فى القراءة، ذكر البدعات، ط: سهيل اكيڈمی لاهور)

قال الطيبی رحمه الله تعالىٰ: من اصر على أمر مندوب وجعله عزمًا ولم يعمل بالرخصة، فقد أصاب منه الشيطان من الإضلال، فكيف من اصر على على بدعة او منكر. (مرقاة المفاتيح: (۳۱/۲) كتاب الصلاة، باب الدعاء فى التشهد، تحت حديث عبد الله بن مسعود رضى الله تعالىٰ عنه، رقم الحديث: (۹۴۶)، ط: رشيديه)

فكم من مباح يصير بالالتزام من غير لزوم و التخصيص من غير مخصص مكروها كما صرح به على القارى فى شرح مشكوة، والحصكفى فى الدر المختار وغيرهما. (مجموعة رسائل الإمام المحدث محمد عبد الحى اللكنوى رحمه الله تعالىٰ، سباحة الفكر فى الجهر بالذكر، (۳۴/۳) الباب الأوّل فى حكم الجهر بالذكر، ط: إدارة القرآن)

گے، حالانکہ غیر واجب بلکہ ناجائز پر اصرار کرنا اور واجب اعتقاد کرنا بہت بڑا گناہ ہے، نیز مستحب پر اصرار کرنا بھی مکروہ ہے۔ (۱)

۲۔ جس عید کی نماز کو واجب اعتقاد کر کے پڑھیں گے وہ نفل نماز ہوگی، اور نفل کی جماعت با قاعدہ اہتمام کر کے کرنا مکروہ ہے۔ (۲)

---

(۱) الاصرار على المندوب يبلغه إلى حد الكراهة . (السعاية : (۲/۲۶۵) كتاب الصلاة ، باب صفة الصلاة ، قبيل فصل في القراءة ، ذكر البدعات ، ط: سهيل اكيڈمی لاهور)

قال الطيبي رحمه الله تعالىٰ : من اصر على أمر مندوب وجعله عزمًا ولم يعمل بالرخصة فقد أصاب منه الشيطان من الإضلال ، فكيف من اصر على على بدعة او منكر . (مرقاة المفاتيح: (۲/۳۱) كتاب الصلاة ، باب الدعاء في التشهد ، تحت حديث عبد الله بن مسعود رضى الله تعالىٰ عنه ، رقم الحديث : (۹۴۶) ، ط: رشيديه)

فكم من مباح يصير بالالتزام من غير لزوم و التخصيص من غير مخصص مكروهًا كما صرح به على القارى فى شرح مشكوٰة ، والحصكفى فى الدر المختار وغيرهما . (مجموعة رسائل الإمام المحدث محمد عبد الحي اللكنوى رحمه الله تعالىٰ ، سباحة الفكر في الجهر بالذكر ، (۳/۳۴) الباب الأوّل في حكم الجهر بالذكر ، ط: إدارة القرآن)

(۲) صلاة العيد في القرى تكره تحريمًا أي لأنّه اشتغال بما لايصحّ ؛ لأنّ المصر شرط الصحة . قوله : بمالايصحّ) أي على أنّه عيد وإلاّ فهو نفل مكروه لأدائه بالجماعة . (الدر مع الرد : (۲/ ۱۶۷) كتاب الصلاة ، باب العيدين ، ط: سعيد)

ولايصلى الوتر ولا التطوع بجماعة خارج رمضان : أى يكره ذلك على التداعى . (الدر مع الرد : (۱/۵۵۲) كتاب الصلاة ، باب الإمامة ،ط : سعيد)

عن زيد بن ثابت رضى الله تعالىٰ عنه أنّ النّبىّ ﷺ قال صلوا أيّها النّاس في بيوتكم ، فإنّ افضل الصلاة صلاة المرأ في بيته ، الا المكتوبة . قوله : عن زيد بن ثابت وعن عبد الله بن سعد الخ ، قلت : كما ان فى الحديثين دلالة على كون النفل في البيت افضل منها في المسجد كذا فيهما دلالة على كون الجماعة مختصة بالمكتوبة ...... فثبت ان الجماعة في النوافل خلاف الأصل ، والأداء على خلاف الأصل لايخلو عن الكراهة ، فالجماعة في النوافل مكروهة . (إعلاء السنن : (۷/ ۸۹، ۹۰) كتاب الصلاة ، باب كراهة الجماعة فى النوافل والوتر الخ ، ط: إدارة القرآن)

التطوع بالجماعة إذا كان على سبيل التداعي يكره . (الهندية : (۱/۸۳) كتاب الصلاة ، الباب الخامس في الإمامة ، فصل في الجماعة ، ط: رشيديه)

۳۔ اس نماز میں جہر کے ساتھ قراءت کی جائے گی، اور دن کی نفل میں جہر کے ساتھ قراءت کرنا مکروہ ہے۔ (۱)

۴۔ عیدالاضحیٰ میں نماز کی وجہ سے قربانی کو مؤخر کرنا پڑے گا۔ (۲)

۵۔ اگر عید کی نماز کا مقصد دین کی تبلیغ اور اشاعت ہے تو وہ شریعت کے مطابق ہونی چاہیے، جس جگہ پر عید کی نماز درست نہیں، وہاں پر عید کی نماز کے نام سے ناجائز طریقہ پر لوگوں کو جمع کر کے شریعت کے خلاف نماز پڑھ کر دین کی تبلیغ و اشاعت کی کوئی گنجائش نہیں، تبلیغ اور دین کی نشر و اشاعت کے لیے مستقل طور پر لوگوں کو جمع کیا جائے اور سنت کے مطابق دین کی تبلیغ کی جائے، یا برادری کی طرف سے پنچایت بلا کر تبلیغ کی جائے۔

(۱) وأما نوافل النّهار فيخفي فيها حتما . (الهنديه : (۷۲/۱) كتاب الصلاة ، الباب الرابع : في صفة الصلاة ، الفصل الثاني في واجبات الصلاة ، ط: رشيديه)

وكيع عن الأوزاعي عن يحيىٰ بن أبي كثير قال : قالوا : يا رسول الله ! ان ههنا قوما يجهرون بالقراءة بالنّهار ، فقال : ارموهم بالبعر " قوله : وكيع عن الأوزاعي الخ " . : قلت : دلالته على وجوب اخفاء القراءة في صلاة النهار ظاهرة ، حيث امر ﷺ بزجر من يجهر بها . (إعلاء السنن: (۱۰/۳) ، رقم الحديث : ۹۷۶ ، كتاب الصلاة ، أبواب القراءة ، باب وجوب الجهر في الجهرية والسر في السرية ، ط إدارة القرآن)

(ويسر في غيرها) ...... (كمتنفل النّهار) فإنّه يسر . (الدر مع الرد : (۵۳۳/۱) كتاب الصلاة ، فصل في القراءة ، ط: سعيد)

(۲) وأمّا الّذي يرجع إلى وقت التضحية فهو أنّها لاتجوز قبل دخول الوقت ؛ لأنّ الوقت كما هو شرط الوجوب فهو شرط جواز إقامة الواجب كوقت الصلاة ، فلا يجوز لأحد أن يضحي قبل طلوع الفجر الثاني من اليوم الأوّل من أيّام النحر ، ويجوز بعد طلوعه سواء كان من أهل المصر أو من أهل القرى غير أن للجواز في حق أهل المصر شرطًا زائدًا وهو أن يكون بعد صلاة العيد لايجوز تقديمها عليه عندنا . (بدائع الصنائع : (۷۳/۵) كتاب التضحية ، فصل : وأمّا شرائط جواز إقامة الواجب ، وهي التضحية ، ط: سعيد)

الهندية : (۲۹۵/۵) كتاب الأضحية ، الباب الثالث في وقت الأضحية ، ط: رشيديه .

البحر الرائق : (۱۷۵/۸) كتاب الأضحية ، ط: سعيد .

رات عیدین کی

''عیدین کی رات'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص:۲۱۳)

راستہ

عید کی نماز کے لئے جانے اور واپس آنے کا راستہ الگ الگ اختیار کرنا سنت ہے، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس راستے سے عیدگاہ جاتے اس راستہ کے خلاف واپس آتے۔ (۱)

حضرت مطلب بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم شاہراہ اعظم سے عیدگاہ جاتے، اور جب واپس آتے تو دوسرا راستہ ''دار عمار'' کی طرف سے آتے۔ (۲)

امام رافعی رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عیدگاہ جانے کے لئے لمبا راستہ اختیار کرتے، اور واپس آنے میں مختصر راستہ اختیار فرماتے، اور اس کا مقصد یہ ہوتا کہ دونوں راستوں کے فقراء کی مدد ہو جائے، اور دونوں راستوں کے لوگوں کے ساتھ صلہ رحمی ہو جائے اور یہ مقصد بھی ہو سکتا ہے کہ دونوں راستے آپ کی

---

(۱) ثنا عبد اللّٰہ یعنی ابن عمر عن نافع عن ابن عمر أنّ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم أخذ یوم العید فی طریق ثم رجع فی طریق آخر۔ (سنن أبی داود: (۱/۱۶۱) کتاب الصلاۃ، باب الخروج إلی العید فی طریق ویرجع فی طریق، ط: رحمانیہ)

(۲) عن المطلب بن عبد اللّٰہ بن حنطب أنّ النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم: کان یغدو یوم العید إلی المصلی من الطریق الأعظم، فإذا رجع من الطریق الأخری علی دار عمار بن یاسر۔ (معرفۃ السنن والآثار: (۵/۹۸) رقم الحدیث: ۱۹۶۳، کتاب صلاۃ العیدین، الاتیان من طریق غیر الطریق التی غدا منہا، ط: دار قتیبۃ، بیروت)

برکت سے مشرف ہو جائیں۔[1]

راستہ پر بلاسترہ عید کی نماز پڑھنا

عام راستہ کے سامنے اگر کوئی آڑ یا دیوار وغیرہ نہ ہو تو اس میں نماز پڑھنا مکروہ ہے، اگرچہ نماز ہو جاتی ہے، لیکن کراہت کی وجہ سے ثواب کم ملے گا۔[2]

رشتہ داروں کے ساتھ عیدگاہ جانا

''اہل خانہ کے ساتھ عیدگاہ جانا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(ص:۷۳)

رکوع رہ جائے

عید کے بڑے اجتماع میں بعض وہ افراد جو امام کے ساتھ عید کی نماز کے شروع سے شریک تھے، لیکن کسی وجہ سے پہلی یا دوسری رکعت کا رکوع انہوں نے امام کے ساتھ نہیں کیا، یا امام کے رکوع سے اٹھنے کے بعد خود بھی نہیں کیا، باقی سب کچھ کیا تو ایسے لوگوں کی عید کی نماز نہیں ہوئی، عید کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کرنا واجب ہے، اس لئے انفرادی طور پر عید کی نماز پڑھنا درست نہیں، اور عید کی نماز فوت ہو جانے کی صورت میں قضاء بھی لازم نہیں، اس لئے ایسی صورت میں اگر عید کی نماز

---

(۱) قال الإمام الرافعي في شرح المسند : قيل كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يتوخى أطول الطريقين في الذهاب وأقصرهما في العودة ، أكان يتبرك به أهل الطريقين أو يستفتي فيهما أو يتصدق على فقرائهما (وقيل ليصل رحمه) .... (سبل الهدى والرشاد : (۸/۳۲۴) جماع أبواب سيرته صلى الله عليه وسلم في العيدين ، الباب الرابع ، ط: دار الكتب العلمية)

▭ السنن الكبرى : (۳/۳۰۸) كتاب صلاة العيدين ، باب الاتيان من طريق غير الطريق الّتي غدا منها ، ط: دائرة المعارف النظامية .

(۲) وتكره الصلاة في طريق العامة . (حلبي كبير : (ص: ۳۱۴، ۳۱۵) فصل في بيان ما الّذي يكره فعله في الصلاة ...... (مكروهات الصلاة) ط: نعمانيه)

▭ الدر مع الرد : (۱/۳۷۹) كتاب الصلاة ، مطلب في إعراب كائنًا ما كان ، ط: سعيد .

▭ مراقي الفلاح مع الطحطاوي: (ص: ۳۵٦) كتاب الصلاة، فصل: في المكروهات، ط: قديمي.

کا وقت باقی ہے اور قرب وجوار میں کسی اور جگہ پر بھی عید کی نماز ہوتی ہے، تو کسی اور جگہ جا کر عید کی نماز پڑھنا واجب ہوگا، اور اگر عید کی نماز کا وقت ختم ہو گیا ہے، تو اس کی قضاء لازم نہیں اور اس کی تلافی کی بھی کوئی صورت نہیں۔ (۱) ہاں اگر چار رکعات پڑھنا چاہے تو پڑھ سکتا ہے۔ (۲)

رکوع میں تکبیرات عید

واضح رہے کہ عید کی دو رکعات نماز کی ہر رکعت میں تین تین مرتبہ تکبیرات زوائد کہنا واجب ہیں، پہلی رکعت میں ثناء کے بعد سورۂ فاتحہ شروع کرنے سے پہلے اور دوسری رکعت میں قراءت ختم ہونے کے بعد رکوع سے پہلے، اگر اتفاق سے امام

(۱) الحنفية۔ قالوا : الجماعة شرط لصحتها كالجمعة ، فإن فاتته مع الإمام فلا يطالب بقضائها لا في الوقت ولا بعده ، فإن أحب قضائها منفردًا صلى أربع ركعات بدون تكبيرات الزوائد ، يقرأ في الأولىٰ بعد الفاتحة سورة "الأعلىٰ" وفي الثانية : "والضحى" وفي الثالثة : "الانشراح" وفي الرابعة : "التين" . (كتاب الفقه على المذاهب الأربعة ، الجزء الأوّل ، باب حكم الجماعة فيها وقضائها إذا فات وقتها ، مباحث صلاة العيدين ، (ص: ۳۴۹) ط: دار إحياء التراث العربي)

(۲) فان احب ان يصلي صلى ان شاء ركعتين وان شاء أربعًا ، ويكون ذلك صلاة الضحى ، والأفضل ان يصلي أربع ركعات لما روى عن ابن مسعود رضي الله تعالىٰ عنه انه قال : من فاتته صلاة العيد صلى اربع ركعات ، يقرأ في الركعة الأولىٰ : سبح اسم ربّك الأعلىٰ ، وفي الثانية : والشمس وضحاها ، وفي الثالثة : والليل إذا يغشى ، وفي الرابعة : والضحى ، وروى في ذلك عن النّبي عليه السلام وعدا جميلا وثوابًا جزيلاً . (المحيط البرهاني : (۲/ ۲۱۱) الفصل السادس والعشرون في صلاة العيدين ، ط: دار الكتب العلمية ، بيروت)

النهر الفائق : (۱/ ۳۷) باب صلاة العيدين ، ط: دار الكتب العلمية ، بيروت .

من فرائضها الّتي لاتصح بدونها (التحريمة) قائمًا (وهي شرط ...... منها الركوع .... (الدر مع الرد : (۱/ ۴۴۲ ، ۴۴۶) كتاب الصلاة باب صفة الصلاة ، ط: سعيد)

ولايصليها وحده ان فاتت مع الإمام) ولو بالافساد اتّفاقًا في الأصح . (الدر مع الرد : (۲/ ۱۷۵) كتاب الصلاة ، باب العيدين ، ط: سعيد)

مراقي الفلاح مع الطحطاوي: (ص: ۵۳۵) كتاب الصلاة، باب أحكام العيدين، ط: قديمي.

البحر الرائق : (۲/ ۱۶۲) كتاب الصلاة ، باب العيدين ، ط: سعيد.

صاحب عید کی نماز میں تکبیرات زوائد بھول جائیں اور پہلی رکعت میں ثناء کے بعد قراءت شروع کردیں تو قراءت کے بعد تکبیرات زوائد کہیں اور اگر قراءت کے بعد بھی تکبیرات زوائد کہنا بھول گئے تو رکوع میں جا کر تکبیرات زوائد آہستہ کہیں، اسی طرح دوسری رکعت کی تکبیرات زوائد کو اگر رکوع سے پہلے کہنا بھول جائیں تو رکوع میں جا کر آہستہ آواز سے تکبیرات کہیں۔ (۱)

رکوع میں شامل ہوا

اگر امام کو رکوع میں پایا تو تکبیر تحریمہ کہنے کے بعد تکبیرات زوائد کہہ کر رکوع میں جائے، البتہ اگر رکوع میں جانے سے پہلے کھڑے ہو کر تکبیر کہنے کی صورت میں رکوع نہ ملنے کا خطرہ ہو تو رکوع میں چلا جائے، اور رکوع میں ہاتھ اٹھائے بغیر تکبیرات کہہ لے، اگر تکبیرات کی تکمیل سے پہلے امام رکوع سے اٹھ گیا تو بقیہ تکبیریں ساقط اور معاف ہو جائیں گی۔ (۲)

---

(۱) إذا نسي الإمام تكبيرات العيد حتى قرء، فإنه يكبّر بعد القراءة أو في الركوع مالم يرفع رأسه. (الفتاوىٰ الهندية: (۱/۱۵۱) كتاب الصلاة، الباب السابع عشر في صلاة العيدين، ط: رشيديه)

الدر مع الرد: (۲/۱۷۳) كتاب الصلاة، باب العيدين، ط: سعيد.

التاتارخانية: (۲/۹۳) كتاب الصلاة، الفصل السادس والعشرون في صلاة العيدين، نوع يتعلق بتكبيرات العيد، ط: إدارة القرآن.

(۲) ولو انتهى رجل إلى الإمام في الركوع في العيدين فإنه يكبّر للافتتاح قائما فإن أمكنه أن يأتي بالتكبيرات ويدرك الركوع فعل ويكبر على رأى نفسه وإن لم يمكنه ركع واشتغل بالتكبيرات ولا يرفع يديه إذا أتى بتكبيرات العيد في الركوع ولو رفع الإمام رأسه بعد ما ادى بعض التكبيرات فإنه يرفع رأسه ويتابع الإمام وتسقط عنه التكبيرات الباقية. (الهنديه: (۱/۱۵۱) ط: رشيديه)

الدر مع الرد: (۲/۱۷۳) كتاب الصلاة، باب العيدين، ط: سعيد.

البحر الرائق: (۲/۱٦۱) كتاب الصلاة، باب العيدين، ط: سعيد.

رمضان میں کھانا کھلانا

حضرت امام حمادؒ رمضان المبارک کے مہینے میں ہر روز پانچ سو افراد کو کھانا کھلاتے تھے، اور عید کے دن ان میں سے ہر ایک کو ایک ایک جوڑا کپڑا اور ایک ایک سو درہم عنایت کرتے۔ (۱)

رنجش کی بناء پر دوسری عید گاہ بنانا

بلا ضرورت محض ذاتی رنجشوں کی بناء پر دوسری عید گاہ بنانا فضول خرچی اور تفرقہ کی بنیاد ڈالنا ہے، یہ مناسب نہیں ہے۔ (۲)

روزہ رکھ کر عید کی نماز پڑھنا

روزہ رکھ کر عید کی نماز پڑھنا یا پڑھانا غلط ہے، اور ۲۹ رمضان کو چاند نظر نہیں آیا تو روزہ رکھنا لازم ہے اور عید کی نماز پڑھنا، پڑھانا درست نہیں، اور اگر چاند نظر آ گیا تو روزہ رکھنا جائز نہیں بلکہ حرام ہے، البتہ عید کی نماز صحیح ہو جائے گی۔ (۳)

---

(۱) وقال أحمد ابن عبد الله العجلي: كان أفقه أصحاب إبراهيم، وكانت ربّما تعتريه مُوتة وهو يحدّث. وبلغنا: أنّ حمادا كان ذا دنيا متّسعة، وأنّه كان يفطّر في شهر رمضان خمس مائة إنسان، وأنّه كان يعطيهم بعد العيد لكل واحد مائة درهم. (سير أعلام النبلاء: (۵/۲۳۴) حماد بن ابي سليمان مسلم الكوفي، الطبقة الثالثة، ط: مؤسسة الرسالة، الطبعة الثالثة)

وعن الصلت بن بسطام، قال: وكان يفطر كل يوم في رمضان خمسين إنسانًا، فإذا كان ليلة الفطر، كساهم ثوبًا ثوبًا. (سير أعلام النبلاء: (۵/۲۳۴) حماد بن ابي سليمان مسلم الكوفي، الطبقة الثالثة، ط: مؤسسة الرسالة، الطبعة الثالثة)

(۲) قيل: كل مسجد بني مباهاة أو رياء أو سمعة أو لغرض سوى ابتغاء وجه الله، أو بمال غير طيب فهو لاحق بمسجد الضرار. (تفسير المدارك: (۱/۶۵۱) سورة التوبة، الآية: ۱۰۷، ط: قديمي)

الكشاف: (۲/۳۱۰) سورة التوبة، الآية: ۱۰۷، ط: دار الكتاب العربي.

روح المعاني للآلوسي: (۱۱/۲۱) سورة التوبة، الآية: ۱۰۷، دار إحياء التراث العربي.

(۳) سمعت أبا هريرة رضي الله تعالىٰ عنه يقول: قال النبيّ ﷺ أو قال أبو القاسم صلى الله عليه وسلم صوموا لرؤيته، وافطروا لرؤيته، فإن اغمي عليكم فأكملوا عدة شعبان ثلاثين.

روزہ رکھنا عید کے دن

عید کے دن روزہ رکھنا مکروہ تحریمی ہے، لہٰذا اگر کوئی شخص عید کے دن روزہ رکھے گا تو گناہ گار ہوگا۔

واضح رہے کہ عیدین اللہ پاک کی طرف سے ضیافت کے ایام ہیں، ان دنوں میں روزہ رکھنا گویا اللہ تعالیٰ کی ضیافت کو نظر انداز کرنا ہے، اور یہ بہت بڑی ناقدری اور بے ادبی ہے۔[1]

= (صحيح البخارى : (١/٢٥٦) كتاب الصوم، باب قول النبيّ ﷺ "إذا رأيتم الهلال تصوموا"، ط: قديمى)

إنّما يلزم الصوم على متأخرى الرؤية إذا ثبت عندهم رؤية اولئک بطريق موجب حتى لوشهد جماعة ان اهل بلدة قد رأوا هلال رمضان قبلكم بيوم فصاموا، وهذا اليوم ثلاثون بحسابهم، ولم ير هؤلاء الهلال، لايباح فطر غد، ولايترک التراويح في هذه الليلة ؛لأنهم لم يشهدوا بالرؤية ولا على شهادة غيرهم، وإنّما حكوا رؤية غيرهم. (الهندية : (١/١٩٩) كتاب الصوم، الباب الثانى : فى رؤية الهلال، ط: رشيديه)

الدر مع الرد : (٢/٣٩٠) كتاب الصوم، ط: سعيد.

(١) وأقسامه فرض و واجب و مسنون و مندوب و نفل و مكروه تنزيها و تحريمًا ...... والمندوب صوم ثلاثة ...... كل صوم ثبت بالسنة طلبه والوعد عليه كصوم داود عليه السلام، والنفل ما سوى ذلک ما لم يثبت كراهته، والمكروه تنزيها عاشوراء مفردا عن التاسع، ونحو يوم المهرجان، وتحريمًا أيّام التشريق والعيدين .... (البحر الرائق: (٢/٢٥٧) كتاب الصوم، أقسام الصوم، ط: سعيد)

مراقي الفلاح مع الطحطاوي : (ص: ٦٤٠) كتاب الصوم، فصل : في صفة الصوم وتقسيمه، ط: قديمى.

الدر مع الرد : (٢/٣٧٥) كتاب الصوم، ط : سعيد.

ز

زائد تکبیر کو ''زائد'' کہنے کی وجہ

''عید کی تکبیرات کو زوائد کہنے کی وجہ'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۱۷۲)

زیارت قبور

عید کے دن قبر کی زیارت کرنا مستحب ہے، خاص طور پر عید کا دن خوشی اور مسرت کا دن ہوتا ہے، عام طور پر انسان خوشی میں آخرت کی فکر سے غافل ہو جاتا ہے، اور قبروں کی زیارت اس غفلت کو دور کرنے کے لئے بہترین علاج ہے۔

البتہ اگر عید کے دن قبر کی زیارت کو لازم اور ضروری سمجھتا ہے، اور نہ جانے والے پر طعن و تشنیع اور ملامت کرتا ہے تو یہ بدعت اور مکروہ ہوگا، پھر قبرستان جانا منع ہوگا۔ [1]

س

سترہ

اگر عیدگاہ کھلے میدان کی شکل میں ہو، اور قبلہ کی جانب دیوار وغیرہ نہ ہو تو ایسی صورت میں امام کے سامنے کوئی لاٹھی یا نیزہ وغیرہ گاڑ کر سترہ بنانا سنت ہے، اور امام کا سترہ تمام مقتدیوں کے لئے کافی ہوگا، اور اگر عیدگاہ بنی ہوئی ہے اور قبلہ کی جانب دیوار وغیرہ کوئی حائل موجود ہے تو سترہ کی ضرورت نہیں ہوگی، وہی دیوار سترہ کے لیے کافی ہوگی۔

(۱) أفضل أيام الزيارة أربعة: يوم الإثنين والخميس والجمعة والسبت ...... وكذلك في الأزمنة المتبركة، كعشر ذي الحجة والعيدين وعاشوراء وسائر المواسم، كذا في الغرائب. (الفتاوى الهندية: (۵/ ۳۵۰) كتاب الكراهية، الباب السادس عشر في زيارة القبور، ط: رشيديه)

الدر مع الرد: (۲/ ۲۴۲) كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب في زيارة القبور، ط: سعيد.

مراقي الفلاح مع الطحطاوي: (ص: ۶۱۹، ۶۲۰) كتاب الصلاة، باب أحكام الجنائز، فصل: في زيارة القبور، ط: قديمي.

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید گاہ میں عید کی نماز سترہ بنا کر پڑھائی۔ [1]

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب عید گاہ جاتے تو آپ کیساتھ نیزہ لے لیا جاتا جسے آپ کے سامنے گاڑ دیا جاتا اور اسی کی طرف (سترہ بنا کر) نماز پڑھتے، چونکہ عید گاہ کھلے میدان میں تھی (سامنے) کوئی سترہ (دیوار وغیرہ) نہیں تھا۔ [2]

سرمہ

عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی نماز سے پہلے "سرمہ" لگانا سنت سے ثابت نہیں سرمہ رات میں لگانا سنت ہے، اس لئے کتابوں میں جہاں عید کے دن غسل، مسواک، عطر اور عمدہ لباس وغیرہ استعمال کرنے کا ذکر آتا ہے وہاں سرمہ لگانے کا ذکر نہیں آتا۔ [3]

سلام پھیر دیا مسبوق نے امام کے ساتھ پھر تکبیر تشریق کہی

"مسبوق نے بھول سے امام کے ساتھ سلام پھیر دیا پھر تکبیر تشریق کہی" عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص:۲۳۵)

(۲،۱) عن ابن عمر رضی اللہ عنهما أنّ رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم کان یغدو إلی المصلی فی یوم عید والعنزة تحمل بین یدیه فإذا بلغ المصلی نصبت بین یدیه فیصلی إلیها وذلک أن المصلی کان فضاء لیس فیه شیئ یستتر به...... عن أنس بن مالک أنّ رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم صلی العید بالمصلی مستترًا بحربة. (سنن ابن ماجه: (ص: ۹۲) ما جاء فی صلاة العیدین، باب ماجاء فی الحربة یوم العید، ط: قدیمی)

صحیح البخاری: (۱/۱۳۳) کتاب العیدین، باب حمل العنزة والحربة بین یدی الإمام یوم العید، ط: قدیمی.

سنن النسائی: (۱/۲۳۲) کتاب صلاة العیدین، باب صلاة العیدین إلی العنزة، ط: قدیمی۔

(۳) وندب فی الفطر ثلاثة عشر شیئا ان یاکل وان یکون الماکول تمرا و وترا ویغتسل ویستاک، ویتطیب ویلبس احسن ثیابه ویؤدی صدقة الفطر ان وجبت علیه ویظهر الفرح والبشاشة وکثرة =

سنتیں عید کے دن کی

''عید کے دن کی سنتیں'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص:۱۹۹)

سورۃ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عیدین کی نماز میں متعدد سورتیں پڑھنا ثابت ہے۔ ابو واقد لیثی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم عیدین میں سورۃ ''ق، والقرآن المجید'' اور ''اقتربت الساعة وانشق القمر'' پڑھتے۔[1]

سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم عید اور بقرہ عید میں ''سبح اسم ربک الاعلی'' اور ''هل أتاک حديث الغاشية'' پڑھتے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم عید اور بقرہ عید کی نماز میں ''عمّ یتساء لون'' اور ''والشمس وضحاها'' پڑھا کرتے تھے۔

البتہ بیشتر روایتوں میں ''سبح اسم ربک الاعلی'' اور ''هل اتاک حديث الغاشية'' کا ذکر ہے، اس لئے اگر یہ دونوں سورتیں پڑھنا آسان ہے تو یہ دونوں سورتیں پڑھے، ورنہ دوسری سورتوں کو پڑھ سکتا ہے، اس میں

= الصدقة حسب طاقته والتبكير وهو سرعة الانتباه والابتكار وهو المسارعة الى المصلى وصلاة الصبح فى مسجد حيه لم يتوجه الى المصلى ماشيا مكبرا سرا ويقطعه اذا انتهى الى المصلى...... ويرجع من طريق آخر. (مراقى الفلاح، (۱/ ۲۰۱) باب صلاة العيدين، ط: المكتبة العصرية)

(۱) عن النعمان بن بشير قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يقرأ في العيدين وفي الجمعة بسبح اسم ربک الأعلىٰ وهل أتاک حديث الغاشية وربما اجتمعا في يوم واحد فيقرأ بهما ، وفي الباب عن أبي واقد و سمرة ابن جندب وابن عباس ...... أن عمر بن الخطاب سأل أبا واقد الليثي ماكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقرء به في الفطر والاضحى ، قال كان يقرأ بقاف والقرآن المجيد ، واقتربت الساعة وانشق القمر ، قال أبو عيسى هذا حديث حسن صحيح . (جامع الترمذي : (۱/ ۱۱۹) أبواب العيدين ، باب القراء ة في العيدين ، ط: قديمى)

کوئی کراہت نہیں ہے۔ (۱)

سونا خطبہ کے دوران

''خطبہ کے دوران سونا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(ص:۱۲۵)

سِوّیاں

بعض ممالک میں عید الفطر کے دن سِوّیاں پکانے کا رواج ہے، اگر ان ممالک میں آسانی سے کھجور دستیاب نہیں تو سویاں کھانے سے بھی سنت ادا ہو جائے گی کیونکہ وہ بھی میٹھی چیز ہے، البتہ اس بات کا خیال رکھنا بہتر ہوگا کہ طاق چمچہ کھایا جائے۔ (۲)

سہو سجدہ کا حکم عیدین میں

''عید کی نماز میں سہو سجدہ نہیں'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(ص:۱۹۲)

---

(۱) عن سمرة بن جندب أنّ رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يقرأ في العيدين بسبح اسم ربك الأعلى، وهل أتاك حديث الغاشية، ...... رواه أحمد والطبراني في الكبير ورجال أحمد ثقات، وعن ابن عباس أنّ النبي صلى الله عليه وسلم كان يقرأ في صلاة العيدين بـ "عم يتساء لون" و "والشمس و ضحاها"، رواه البزار وفيه أيوب بن يسار وهو ضعيف. (مجمع الزوائد و منبع الفوائد: (۲/ ۴۳۹) رقم الحديث: ۳۲۲۱، ۳۲۲۲، كتاب الصلاة، باب القراءة في الصلاة في العيد، ط: دار الفكر)

سنن أبي داود: (۱/ ۱۷۰) كتاب الصلاة، باب مايقرأ في الأضحى والفطر، ط: قديمي.

(۲) وندب يوم الفطر أكله حلوًا وترًا ولو قرويًا قبل خروجه إلى صلاتها. (قوله: وندب يوم الفطر الخ) الندب قول البعض وعد المصنف الغسل سابقًا من السنن والصحيح أنّ الكل من سنة لخصوص الرجال ...... (قوله: حلوًا) قال في فتح القدير: و يستحب كون ذلك المطعوم حلوًا لما في البخاري "كان عليه الصلاة والسلام لايغدو يوم الفطر حتى يأكل تمرات ويأكلهن وترًا" قلت: فالظاهر أنّ التمر أفضل كما اقتضاه هذا الخبر فإن لم يجد يأكل شيئًا حلوًا ...... (الدر مع الرد: (۲/ ۱۶۸) كتاب الصلاة، باب العيدين، ط: سعيد)

مراقي الفلاح مع الطحطاوي: (ص: ۵۲۸) كتاب الصلاة، باب أحكام العيدين، ط: قديمي.

البحر الرائق: (۲/ ۱۵۸) كتاب الصلاة، باب العيدين ط: سعيد.

ش

شافعی امام کی اقتداء میں عید کی نماز پڑھنا

حنفی مسلک والے شافعی امام کے پیچھے عید کی نماز پڑھ سکتے ہیں، البتہ عید کی زائد تکبیرات میں بھی شافعی امام کی اقتدا کرنی چاہیے، یعنی شافعی امام جتنی مرتبہ زائد تکبیریں کہے حنفی مقتدی بھی اس کی متابعت کرے۔ (۱)

شریک ہوا نماز شروع ہونے کے بعد

''نماز عید میں بعد میں شریک ہوا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(ص:۲۴۵)

شہر میں متعدد جگہ عید کی نماز

اگر شہر بڑا ہے اور لوگ زیادہ ہیں تو ایک شہر میں بھی متعدد جگہوں پر عید کی نماز قائم کرنا جائز ہے، اسی طرح ضرورت یا عذر کی صورت میں عید گاہ کے علاوہ متعدد مساجد میں بھی عید کی نماز پڑھنا جائز ہے، اگرچہ ایک جگہ پر عید کی نماز قائم کرنا بہتر ہے۔ (۲)

---

(۱) وأمّا الاقتداء بالمخالف في الفروع كالشافعي فيجوز مالم يعلم منه مايفسد الصلاة على اعتقاد المقتدى عليه الإجماع...... وفي رسالة: "الاهتداء في الاقتداء" لملا على القاري: ذهب عامة مشايخنا إلى الجواز إذا كان يحتاط في موضع الخلاف وإلاّ فلا، والمعنى أنّه يجوز في المراعي بلا كراهة وفي غيرها معها. (الدر مع الرد: (۵۶۳/۱) كتاب الصلاة، باب الإمامة، ط: سعيد)

ولو زاد تابعه إلى ستة عشر ؛ لأنّه مأثور ، (قوله : ولو زاد تابعه الخ) ؛ لأنّه تبع لإمامه فتجب عليه متابعته وترك رأيه برأي الإمام لقوله عليه الصلاة والسلام " إنّما جعل الإمام ليؤتمّ به فلاتختلفوا عليه " فما لم يظهر خطؤه بيقين كان اتباعه واجبًا . (الدر مع الرد : (۱۷۲/۲) كتاب الصلاة ، باب العيدين ، مطلب : أمر الخليفة لايبقى بعد موته ، ط: سعيد)

البحر الرائق : (۱۶۱/۲) كتاب الصلاة ، باب العيدين ، ط: سعيد .

(۲) ولهذا كان على رضى الله تعالىٰ عنه يصلى العيد فى الجبانة أى المصلى ويستخلف

= من يصلي بالنّاس بالمدينة. (الاختيار لتعليل المختار : (۸۳/۱) كتاب الصلاة ، باب صلاة الجمعة، ط: دار الكتب العلمية)

✍ وينبغي ان يستخلف من يصلي بأصحاب العلل في المصر لما روينا عن علي رضي الله تعالىٰ عنه وإن لم يفعل جاز .(الاختيار لتعليل المختار : (۸۷/۱) كتاب الصلاة ، باب صلاة العيدين ، ط : دار الكتب العلمية)

✍ ثم الخروج إلى الجبانة سنة وإن وسعهم الجامع لكن يستخلف الإمام من يصلي في المصر بالضعفاء ، والمرضىٰ بناء على ان صلاة العيد في الموضعين جائزه بالاتفاق بخلاف الجمعة . (مجالس الابرار : (ص: ۲٦۷) المجلس الثاني والثلاثون : في بيان صدقة الفطر وأحكام العيدين و بيان البدع فيه ، ط: سهيل اكيڈمي لاهور)

✍ ويستخلف غيره ليصلي في المصر بالضعفاء بناء على ان صلاة العيدين في الموضعين جائزة بالاتفاق وإن لم يستخلف فله ذلک. (شامي: (۱٦۹/۲) كتاب الصلاة، باب العيدين، ط: سعيد)

✍ قال محمد : لابأس بصلاة الجمعة في المصر في موضعين و ثلاثة ولايجوز أكثر من ذلک ؛ لأنّ المصر إذا بعدت اطرافه شق على أهله المشي من طرف إلى طرف فيجوز دفعا للحرج ، وانه يندفع بالثلاث فلاحرج بعدها ...... وقال أبو يوسف : كذلک إلّا أن يكون بين الموضعين نهر فاصل كبغداد ؛ لأنه يصير كمصرين الخ . (الاختيار لتعليل المختار : (۸۳/۱) كتاب الصلاة ، باب العيدين ، ط: دار الكتب العلمية)

صدقہ فطر ادا کرنا

عید کے دن صبح عیدگاہ جانے سے پہلے صدقۂ فطر ادا کرنا مستحب ہے۔ (۱)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے دن صبح جب تک اپنے (فقراء، مساکین) اصحاب کو صدقۂ فطر ادا نہ فرمادیتے صبح نہ نکلتے۔ (۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ایک روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (عیدگاہ کی طرف) نکلنے سے پہلے صدقہ فطر ادا کیا کرو۔ (۳)

صدقہ کرے

عید کے دن جہاں تک ممکن ہو زیادہ سے زیادہ نفلی صدقہ کرنے کی کوشش

---

(۱) (وندب يوم الفطر أكله) حلوًا وترًا ولو قرويًا (قبل) خروجه إلى (صلاتها ...... وأداء فطرته) صح عطفه على أكله؛ لأنّ الكلام كله قبل الخروج . (الدر مع الرد : (۲/۱٦٨) كتاب الصلاة، باب العيدين، ط: سعيد)

(۲) عن ابن عمر قال : كان النّبي صلى الله عليه وسلم لايغدو يوم الفطر حتى يغدّي أصحابه من صدقة الفطر . (سنن ابن ماجه : (ص: ١٢٥) أبواب ماجاء في الصيام ، باب في الأكل يوم الفطر قبل أن يخرج، ط: قديمي)

(۳) عن أبي هريرة سمعتُ رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول في يوم الجمعة والفطر : "من كان خارجًا من المدينة فبدا له فليركب ، فإذا جاء المدينة فليمش إلى المصلى فإنّه أعظم أجرًا ، وقدموا قبل خروجكم زكاة الفطر ، وإن على كل نفس مدين من قمح أو دقيق . (كنز العمال : (٨/٦٤٧) رقم الحديث : ٢٤٥٥٧ ، كتاب الصوم ، صدقة الفطر ، ط: مؤسسة الرسالة)

إعلاء السنن : (٩/١٣) رقم الحديث : ٢٤٥٤ ، أبواب صدقة الفطر ، باب استحباب أداء الصدقة قبل الخروج إلى الصلاة ، ط: إدارة القرآن .

کرے۔[1]

صدقہ کی تاکید

عیداور بقرہ عید کی تقریر اور خطبہ میں صدقہ خیرات کی ترغیب دینی چاہیے، اور مردوں کے علاوہ عورتوں کو بھی صدقہ وخیرات کی ترغیب دینی چاہیے تاکہ ان میں صدقہ کا رواج ہو اور ان کو ثواب ملے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ عید کے دن نکلتے، لوگوں کو دو رکعت نماز پڑھاتے، پھر سلام پھیرتے، اپنی سواری پر لوگوں کی طرف رخ کرتے ہوئے کھڑے ہو جاتے، اور لوگ صف میں بیٹھے ہوئے ہوتے، آپ ان سے (خطبہ میں) فرماتے، صدقہ کرو، عورتیں زیادہ صدقہ کرتیں، بُندے، انگوٹھیاں اور دوسری چیزیں (زیورات) صدقہ کرنے لگ جاتیں پھر (جہاد کے لیے) کسی لشکر کو اگر بھیجنا ہوتا تو اسے روانہ فرماتے، ورنہ واپس لوٹ آتے۔[2]

---

(۱) (قوله: وندب يوم الفطر ان يطعم و يغتسل ويستاك ويتطيب ويلبس احسن ثيابه) ...... وزاد في الحاوي القدسي ان من المستحبات التزين وأن يظهر فرحًا وبشاشةً، ويكثر من الصدقة حسب طاقته وقدرته. (البحر الرائق: (۱۵۸/۲) كتاب الصلاة، باب العيدين، ط: سعيد)

شامي: (۱۶۸/۲) كتاب الصلاة، باب العيدين، ط: سعيد.

مراقي الفلاح مع الطحطاوي: (ص: ۵۳۰) كتاب الصلاة، باب أحكام العيدين، ط: قديمي.

(۲) عن أبي سعيد أنّ رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يخرج يوم العيد فيصلي ركعتين ثم يخطب فيأمر بالصدقة فيكون أكثر من يتصدق النّساء فإن كانت له حاجة أو أراد أن يبعث بعثًا تكلم وإلاّ رجع. (سنن النسائي: (۲۳۴/۱) كتاب صلاة العيدين، حث الإمام على الصدقة في الخطبة، ط: قديمي)

قال أبو سعيد الخدري كان النّبي صلى الله عليه وسلم يخرج يوم الفطر والأضحى إلى المصلى، فأوّل مايبدأ به الصلاة ثم ينصرف فيقوم مقابل النّاس، والنّاس جلوس على صفوفهم، ...... الحديث رواه مسلم، وذكر ابو سعيد الخدري أنّه صلى الله عليه وسلم كان يخرج يوم العيد فيصلي بالنّاس ركعتين ثم يسلّم فيقف على راحلته مستقبل النّاس وهم صفوف جلوس، فيقول: تصدقوا، فأكثر من يتصدق النّساء، بالقرط والخاتم والشيئ، فإن كانت له حاجة يريد أن يبعث بعثًا يذكره لهم وإلاّ انصرف. (زاد المعاد في هدى خير العباد: (۴۳۵/۱) فصل: في هديه صلى الله عليه وسلم في العيدين، ط: مؤسّسة الرسالة)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں عید کے دن آپ ﷺ کے ساتھ تھا، آپ نے اذان، اقامت کے بغیر خطبہ سے پہلے نماز پڑھی، نماز ختم ہوئی، تو آپ حضرت بلال کے سہارے کھڑے ہوئے حمد وثناء کے بعد لوگوں کو وعظ فرمایا، ان کو نصیحت فرمائی اور عبادت وطاعت کی ترغیب دی، پھر عورتوں میں تشریف لے گئے، ساتھ میں حضرت بلال بھی تھے، آپ نے ان عورتوں کو تقویٰ کا حکم دیا، نصیحت فرمائی، اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کی پھر ان کو بھی اللہ کی اطاعت کی ترغیب دی، اور فرمایا کہ صدقہ کرو کیونکہ اکثر عورتیں جہنم کا ایندھن ہوں گی...... الخ۔ (۱)

156 صف سیدھی ہوتی ہے

کندھے اور ٹخنے سیدھے کرنے سے صف سیدھی ہوتی ہے، انگوٹھا ملانے سے نہیں۔ (۲)

---

(۱) عن جابر رضي الله عنه قال شهدت الصلاة مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في يوم عيد فبدأ بالصلاة قبل الخطبة بغير أذان ولا إقامة فلما قضى الصلاة قام متوكئًا على بلال فحمد الله وأثنى عليه و وعظ النّاس وذكرهم وحثهم على طاعته ثم مال ومضى إلى النّساء ومعه بلال، فأمرهنّ بتقوى الله و وعظهن وذكرهن وحمد الله وأثنى عليه ثم حثهنّ على طاعته ثم قال تصدقن فإن أكثركن حطب جهنم، فقالت امرأة من سفلة النساء، سفهاء الخدين، لم يارسول الله! قال: تكثرن الشكاة و تكفرن العشير، فجعلن ينزعن قلائدهن وأقرطهن وخواتيمهن يقذفنه في ثوب بلال يتصدقن به. (سنن النسائي: (۱/۲۳۳) كتاب صلاة العيدين، قيام الإمام في الخطبة متوكئا على إنسان، ط: قديمي)

الصحيح لمسلم: (۱/۲۸۹) كتاب صلاة العيدين، ط: قديمي.

في هذا الأحاديث استحباب وعظ النساء وتذكيرهن بالآخرة وأحكام الإسلام وحثهن على الصدقة...... (شرح صحيح المسلم للنووي: (۱/۲۸۹) كتاب صلاة العيدين، ط: قديمي)

(۲) وينبغي للقوم إذا قاموا إلى الصلاة ان يتراصوا ويسدوا الخلل ويسووا بين مناكبهم في الصفوف...... وروى ابو داؤد والإمام أحمد: عن ابن عمر أنه ﷺ قال اقيموا الصفوف وحاذوا بين المناكب وسدوا الخلل...... (البحر الرائق: (۱/۳۵۳) كتاب الصلاة، باب الإمامة، ط: سعيد)

الدر مع الرد: (۱/۵۶۸) كتاب الصلاة، باب الإمامة، ط: سعيد. =

صفیں سیدھی کرے

امام کو چاہیے کہ صفیں سیدھی کرے، یعنی صف میں لوگوں کو آگے پیچھے ہونے سے منع کرے، سب کو برابر کھڑے ہونے کا حکم دے، صف میں ایک دوسرے سے مل کر کھڑا ہونا چاہیے، درمیان میں خالی جگہ نہیں چھوڑنی چاہیے۔ (۱)

= مراقي الفلاح مع الطحطاوي : (ص: ٣٠٦، ٣٠٧) كتاب الصلاة ، باب الإمامة ، فصل في بيان الأحق بالإمامة و بيان ترتيب الصفوف ، ط: قديمي.

(۱) وينبغي للقوم إذا قاموا إلى الصلاه أن يتراصوا ويسدوا الخلل ويسووا بين مناكبهم في الصفوف ولا بأس ان يأمرهم الإمام بذلك وينبغي أن يكملوا ما يلي الإمام من الصفوف ثم ما يلي ما يليه وهلم جرا ، وإذا استوى جانبا الإمام فإنّه يقوم الجائي عن يمينه وإن ترجح اليمين فإنّه يقوم عن يساره وإن وجد في الصف فرجة سدها ..... وروى ابوداؤد والإمام أحمد : عن ابن عمر أنه ﷺ قال : أقيموا الصفوف و حاذوا بين المناكب وسدوا الخلل ولينوا بأيديكم اخوانكم لاتذاروا فرجات للشيطان من وصل صفا وصله الله ومن قطع صفا قطعه الله . (البحر الرائق : (۱/ ٣٥٣) كتاب الصلاة ، باب الإمامة ، ط: سعيد)

الدر مع الرد : (۱/ ٥٦٨) كتاب الصلاة ، باب الإمامة ، ط: سعيد .

مراقي الفلاح مع الطحطاوي : (ص: ٣٠٦، ٣٠٧) كتاب الصلاة ، باب الإمامة ، فصل في بيان الأحق بالإمامة و بيان ترتيب الصفوف ، ط: قديمي .

ع

عصا کس ہاتھ میں پکڑے

خطیب جمعہ وعیدین کے خطبے میں عصا سیدھے ہاتھ میں پکڑے یا بائیں ہاتھ میں دونوں صورتیں جائز ہیں، جس کو جوصورت موافق ہو اس پر عمل کر سکتا ہے اگر خطبہ کی کتاب ہاتھ میں نہ ہو تو عصا سیدھے ہاتھ میں پکڑنا بہتر ہے، اور اگر خطبہ کی کتاب ہاتھ میں ہو تو اس کو سیدھے ہاتھ سے پکڑنا، اور عصا کو بائیں ہاتھ میں لینا بہتر ہے۔ (۱)

عصا لینا خطبۂ عید میں

خطبہ دیتے وقت لاٹھی ہاتھ میں رکھنا مستحب ہے لازم نہیں۔ (۲)

---

(۱) وفی الحاوی القدسی : إذا فرغ المؤذنون قال الإمام والسیف فی یساره وهو متکیٔ علیه. (الدر مع الرد : (۲/۱۶۳) کتاب الصلاة ، باب الجمعة ، ط: سعید)

البحر الرائق : (۲/۱۴۸) کتاب الصلاة ، باب صلاة الجمعة ، ط: سعید .

وینبغی له أن یأخذ السیف أو العصا أو غیرهما بیده الیمنیٰ أذ إنها السنة ؛ ولأنّ تناول الطهارات إنّما یکون بالیمین والمستقذرات بالشمال ، ولا حجة لمن قال انه یأخذه بالیسار لکونه أیسر علیه فی مناولته إذا أراد أحد اغتیاله ؛ لأنّ هذا المعنی مما یختصّ بالامراء الّذین یخافون انفسهم الغیلة ، وهذا مامون فی هذا الزمان فی الغالب إذ ان الإمام لیس له تعلق بالامارة فی الغالب حتی یغتاله احد . (المدخل لابن الحاج : (۲/۲۶۷) فصل في هیئة الإمام علی المنبر، ط: دار التراث بیروت)

(۲) حدثنا شعیب بن رزیق الطائفی قال : جلست إلی رجل له صحبة من رسول الله ﷺ فاقمنابها أیاماً شهدنا فیها الجمعة مع رسول الله ﷺ فقام متکئا علی عصا أو قوس ، فحمد الله وأثنیٰ علیه کلمات خفیفات طیبات مبارکات .... (سنن أبی داؤد : (۱/۱۶۳) کتاب الصلاة، باب الرجل یخطب علی قوس ، ط: مکتبه امدادیه ملتان)

الحکمة فیه الإشارة إلی أنّ هذا الدین قد قام بالسیف ، وفیه إشارة إلی أنّه یکره الاتکاء علی غیره کعصا و قوس خلاصة ؛ لأنّه خلاف السنة ، محیط . و ناقش فیه ابن امیر حاج بأنّه ثبت أنّه ﷺ قام خطیبا بالمدینة متکئا علی عصا أو قوس کما فی ابی داؤد ، و کذا رواه البراء بن عازب رضی اللّٰه تعالیٰ عنه۔ ﷺ۔ وصححه ابن السکن . (حاشیة الطحطاوی علی مراقی الفلاح: =

عطر

’’خوشبو‘‘ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۱۳۱)

عمامہ

جعفر ابن محمد کی روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم عید میں عمامہ زیب تن فرماتے۔ [۱]

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سیاہ عمامہ تھا جسے آپ عیدین میں باندھتے تھے اور اس کا شملہ پشت پر ڈال لیتے تھے۔ [۲]

عورت عید کے دن کیا کرے

عیدین کے دنوں میں عورتوں کے لیے غسل کرنا، عمدہ لباس پہننا مستحب ہے،

=(ص: ۵۱۵) كتاب الصلاة، باب الجمعة، ط: قديمي)

وكان إذا قام يخطب أخذ عصا، فتوكأ عليها وهو على المنبر. (زاد المعاد: (۱/۱۸۹) فصل في هديه صلى الله عليه وسلم في خطبته، ط: مؤسسة الرسالة، مكتبة المنار الإسلامية)

(۱) حدثنا جعفر بن محمد قال: كان النبي صلى الله عليه وسلم يعتمّ في كل عيد. (السنن الكبرى للبيهقي: (۳/۲۸۰) كتاب صلاة العيدين، باب الزينة للعيد، ط: دائرة المعارف النظامية هند)

عن جابر رضي الله عنه قال: كان لرسول الله صلى الله عليه وسلم عمامة سوداء يلبسها في العيدين ويرخيها خلفه. (سبل الهدى والرشاد في سيرة خير العباد: (۷/۲۷۲) جماع أبواب سيرته صلى الله عليه وسلم في لباسه و ذكر ملبوساته، الباب الثاني: في سيرته صلى الله عليه وسلم في العمامة والعذبة والتلحي، ط: دار الكتب العلمية)

تحفة الأحوذي: (۵/۳۱۲) أبواب اللباس، باب سدل العمامة بين الكتفين، ط: دار الفكر، بيروت.

معرفة السنن والآثار: (۳/۳۲) رقم الحديث: ۱۸۷۶، كتاب صلاة العيدين، باب الزينة للعيد، ط: دار الكتب العلمية.

کیونکہ یہ دن خوشی اور زینت کے دن ہیں۔ (۱)

عورتوں پر تکبیر تشریق

۹/ذی الحجہ کی فجر سے ۱۳/ذی الحجہ کی عصر تک ہر فرض نماز کے بعد فوراً ایک مرتبہ تکبیر تشریق کہنا جس طرح مردوں پر واجب ہے اسی طرح عورتوں پر بھی فرض نماز کے بعد فوراً ایک مرتبہ آہستہ آہستہ تکبیر تشریق کہنا واجب ہے۔ (۲)

عورتوں پر عید کی نماز واجب نہیں

عورتوں پر عید کی نماز واجب نہیں، لہٰذا عورتیں عید کی نماز نہ پڑھیں اور عیدگاہ میں نہ آئیں۔ (۳)

---

(۱) ویستحب یوم الفطر للرجل الاغتسال والسواک ولبس احسن ثیابه کذا في القنية، جديدا کان او غسيلا. (الهندية: (۱/۱۴۹) کتاب الصلاة، الباب السابع عشر: في صلاة العيدين، ط: رشيديه)

🗀 وظاهر کلامهم تقديم الاحسن من الثياب فی الجمعة والعيدين وان لم يکن أبيض والدليل دال عليه فقد روی البيهقی انه ﷺ کان يلبس يوم العيد بردة حمراء ...... وزاد فی الحاوی القدسی ان من المستحبات التزين وان يظهر فرحًا و بشاشة . (البحر الرائق : (۲/۱۵۸) کتاب الصلاة، باب العيدين ، ط: سعيد)

🗀 شامی : (۲/۱۶۸) کتاب الصلاة ، باب العيدين ، ط: سعيد .

(۲) يجب على المرأة والمسافر ، والمرأة تخافت بالتکبير . (الفتاویٰ الهندية : (۱/۱۵۲) کتاب الصلاة ، الباب السابع عشر في صلاة العيدين ، تکبيرات أيام التشريق، ط: رشيديه)

🗀 البحر الرائق : (۲/۱۶۵) کتاب الصلاة ، باب العيدين ، ط: سعيد .

🗀 الدر مع الرد : (۲/۱۷۹) کتاب الصلاة ، باب العيدين ، ط: سعيد .

(۳) وشرط وجوبها الإقامة والذکورة والصحة والحرية وسلامة العينين والرجلين ، فلاتجب على مسافر ولا على امرأة . (کنز الدقائق مع البحر الرائق : (۲/۲۶۳) کتاب الصلاة ، باب الجمعة، ط: رشيديه ، و: (۲/۱۵۱) ط: سعيد)

🗀 وتجب صلوٰة العيد على من تجب عليه الجمعة . (البحر الرائق : (۲/۲۷۶) کتاب الصلاة، باب صلاة العيدين ، ط: رشيديه ، و: (۲/۱۵۷) ط: سعيد)

🗀 (تجب صلاتها) فی الأصح (على من تجب عليه الجمعة بشرائطها) المتقدمة . (الدر مع الرد: (۲/۱۶۶) کتاب الصلاة، باب العيدين، ط: سعيد) =

عورتوں کا عیدگاہ میں جانا

اسلام کے ابتدائی زمانے میں عورتوں کو مسجد اور عیدگاہ میں جانے کی اجازت تھی، بلکہ حیض کی حالت میں بھی عیدگاہ میں جانے کی اجازت تھی، اگرچہ نماز میں شریک نہیں ہوتی تھیں۔[1]

اس دور میں نئے نئے احکامات نازل ہوتے تھے، سب کے لیے معلوم ہونا ضروری تھا، اور سب شریک بھی ہوتے تھے، عورتوں پر کوئی پابندی نہیں تھی، پھر اس کے بعد نبی کریم ﷺ نے دوسرا ارشاد فرمایا وہ یہ کہ: ''عورت کا اپنے مکان میں نماز

= (ویکرہ حضورھن الجماعة) ولو لجمعة و عید (مطلقا) ، ولو عجوزا لیلا (علی المذھب) المفتی به الخ . (الدر مع الرد : (۱/ ۵۶۶) کتاب الصلاة ، باب الإمامة ، ط: سعید)

عن عائشة رضی اللّٰه عنها قالت : لو ادرک رسول اللّٰه ﷺ ما احدث النساء لمنعهن المسجد کما منعت نساء بنی اسرائیل ، فقلت لعمرة : أو منعهن ؟ قالت : نعم . (صحیح البخاری: (۱/ ۱۲۰) کتاب الاذان ، باب خروج النساء إلی المساجد باللیل ، ط: قدیمی)

وهذا هو محمل ما رواه ابن عباس رضی اللّٰه عنهما من خروجهن بعد فتح مکة ، ثم منعهن الصحابة رضی اللّٰه تعالیٰ عنهم بعد النبیّ ﷺ لفساد الزمان کما یشعر به قول عائشة رضی اللّٰه تعالیٰ عنها ولا شک أنّها أجل من أم عطیة وکان ابن مسعود یخرج النساء من المسجد یوم الجمعة ویقول : اخرجن إلی بیوتکن خیر لکن . رواه الطبرانی و رجاله موثقون . (إعلاء السنن: (۸/ ۱۰۸) کتاب الصلاة ، أبواب العیدین ، باب وجوب صلاة العیدین ، قبیل . : باب استحباب الأکل قبل الخروج ، ط: إدارة القرآن)

مجمع الزوائد: (۲/ ۱۵۴) باب خروج النّساء إلی المساجد وغیر ذلک...... ، ط: دار الفکر، بیروت.

الصحیح لمسلم: (۱/ ۱۸۳) کتاب الصلاة، باب خروج النّساء إلی المساجد، ط: قدیمی.

(۱) عن ام عطیة قالت: أمرنا ان نخرج العواتق ذوات الخدور، وعن ایوب عن حفصة بنحوه، وزاد فی حدیث حفصة: قال أو قالت: العواتق و ذوات الخدور، ویعتزلن الحُیّض المصلی. (صحیح البخاری: (۱/ ۱۳۳) کتاب العیدین، باب خروج النساء و الحیض إلی المصلی، ط: قدیمی)

إعلاء السنن : (۸/ ۱۰۶، ۱۰۷) کتاب الصلاة ، أبواب العیدین ، باب وجوب صلاة العیدین، ط: إدارة القرآن.

الصحیح لمسلم: (۱/ ۱۸۳) کتاب الصلاة، باب خروج النساء إلی المساجد، ط: قدیمی.

پڑھنا بہتر ہے، مسجد نبوی میں حضور ﷺ کے پیچھے نماز پڑھنے سے'' اس پر عورتیں بڑی حد تک مسجد نبوی میں جانے سے رک گئیں۔ (۱)

حضور اقدس ﷺ کی وفات کے بعد حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی (عاتکہ بنت زید، جوان سے پہلے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں) کو بڑی علمی تدبیر سے مسجد جانے سے روکا، یعنی ایسی تدبیر کی کہ جس سے انہوں نے مسجد جانا بند کر دیا۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے دریافت فرمانے پر کہ: نماز پڑھنے کے لیے مسجد کیوں نہیں جاتی ہو، یہی جواب دیا کہ: اب مسجد جانے کا زمانہ نہیں رہا، لوگوں کی حالت ٹھیک نہیں ہے۔ حالانکہ پہلے جایا کرتی تھیں، اور فرمایا کرتی تھیں کہ اگر عمر کو میرا مسجد جانا پسند نہیں تو وہ منع کر دیں، میں نہیں جاؤں گی۔ لیکن چونکہ حضور ﷺ نے اجازت دی رکھی تھی اس لیے میں جانے سے باز نہیں آؤں گی۔ مگر جب تجربہ ہوا تو خود ہی سمجھ میں آ گیا کہ اب جانا ٹھیک نہیں ہے۔ (۲)

---

(۱) فمجموع الأحاديث يشعر بكون النساء مأمورات بأن شهدن الجماعات ، وصلاة العيد أولاً، ثم حضهنّ النّبي صلى الله عليه وسلم على الصلاة في البيوت ، و قال ﷺ : ان صلوتها فى بيتها خير من صلوتها فى مسجدى ، ولكنه لم يعزم المنع عن شهود الجماعة ...... ثم منعهنّ الصحابة بعد النّبي صلى الله عليه وسلم لفساد الزمان . (إعلاء السنن : (۸/۱۰۸) كتاب الصلاة، أبواب العيدين ، باب وجوب صلاة العيدين ، ط: إدارة القرآن والعلوم الاسلاميه)

سنن أبي داود: (۱/۹۴) كتاب الصلاة، باب ماجاء في خروج النّساء إلى المسجد، ط: رحمانيه.

(۲) وذكر أبو عمر فى التمهيد ان عمر لما خطبها شرطت عليه ان لايضربها ولايمنعها من الحق، ولا من الصلاة فى المسجد النبوىّ، ثم شرطت ذلک على الزبير، فتحيل عليها ان كمن لها لما خرجت إلى صلاة العشاء، فلما مرت به، ضرب على عجيزتها، فلما رجعت، قالت: انا للّٰه! فسد النّاس فلم تخرج بعد. (الإصابة فى تمييز الصحابة للإمام الحافظ ابن الحجر العسقلانى رحمه الله (۸/ ۲۲۸) رقم الترجمة (۱۱۴۵۲) "عاتكه" حرف العين المهملة، القسم الأوّل، ط: دار الكتب العلمية، بيروت)

فلما خطبها عمر، شرطت عليه أنّه لايمنعها عن المسجد، ولا يضربها فأجابها على كره منه، فلما خطبها الزبير ذكرت له ذلک، فأجابها إليه أيضًا، فلما ارادت الخروج إلى المسجد للعشاء الآخرة، شق ذلک عليه، ولم يمنعها. ولما عيل صبره، خرج ليلة إلى العشاء و سبقها وقعد لها على الطريق بحيث لا تراه، فلما مرت، ضرب بيده على عجزها، فنفرت من ذلک ولم تخرج بعد. (اسد الغابة: (۶/ ۱۸۵) رقم الترجمة: (۷۰۴۹) النساء، حرف العين، عاتكه بنت زيد، ط: دار الفكر بيروت)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اگر آج حضور اکرم ﷺ تشریف فرما ہوتے اور عورتوں کی حالت ملاحظہ فرماتے تو عورتوں کو ہرگز مسجد جانے کی اجازت نہ ملتی، جس طرح بنی اسرائیل کی عورتیں مسجد میں جانے روک دی گئی تھیں اسی طرح اس امت کی عورتیں بھی روک دی جائیں۔ (۱)

آج کے دور میں اگر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ موجود ہوتے یا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا موجود ہوتیں تو موجودہ عورتوں کے متعلق کیا رائے قائم کی جاتی، علماء کرام ان روایات کی بناء پر منع فرماتے ہیں، ضد کی بنا پر نہیں۔

عورتوں کے عید کے احکام

''عورت عید کے دن کیا کرے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۱۵۹)

عورتوں کے لیے عید کی نماز میں شریک ہونا

اس پرفتن زمانہ میں عورتوں کو مسجد اور عید گاہ میں حاضر ہونے کی اجازت نہیں، بے شک فقہاء کرام اس کا انکار نہیں کرتے کہ رسول اللہ ﷺ کے مبارک زمانہ میں عورتیں پانچ وقت کی نماز اور عیدین کی جماعت میں حاضر ہوتی تھیں، لیکن وہ بہترین لوگوں کا زمانہ تھا، فتنوں سے محفوظ تھا، آپ ﷺ بنفس نفیس خود موجود تھے، وحی کا نزول ہوتا تھا، نئے نئے احکام نازل ہوتے تھے، نئے نئے مسلمان تھے، نماز روزے وغیرہ کے احکام سیکھنے کی ضرورت تھی، سب سے بڑھ کر آپ ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا

(۱) عن عائشة رضي الله عنها قالت: لو ادرک رسول الله ﷺ ماأحدث النساء، لمنعهن المسجد كما منعت نساء بني اسرائيل، فقلت لعمرة: أومنعن؟ قالت: نعم. (صحيح البخاري: (۱/ ۱۲۰) كتاب الاذان، باب خروج النساء إلى المساجد بالليل والغلس، ط: قديمي)

الصحيح لمسلم: (۱/ ۱۸۳) كتاب الصلاة، باب خروج النّساء إلى المساجد إذا لم يترتب عليه فتنة ......، ط: قديمي.

سنن الترمذي: (۱/ ۱۲۰) أبواب العيدين، باب خروج النّساء في العيدين، ط: قديمي.

کرنے کا شرف حاصل ہوتا تھا، حضور ﷺ خواب کی تعبیر بیان فرماتے تھے، اور عجیب و غریب علوم کا انکشاف فرماتے تھے، ان کو حاضری کی اجازت تھی، لیکن یہ سمجھنا کہ مردوں کی طرح عورتوں کو بھی جماعت میں حاضر ہونے کا تاکیدی حکم تھا، یہ صحیح نہیں، عورتوں کے لیے مردوں کی طرح جماعت ضروری نہیں تھی، حضور ﷺ کا فرمان ہے کہ:

''عورتوں کی سب سے بہترین مسجد ان کے گھر کی گہرائی ہے''۔

آنحضرت ﷺ نے عورتوں کی کوٹھڑی کی نماز کو مسجد نبوی کی نماز سے بہت زیادہ افضل فرمایا، اس میں عید کی نماز کو الگ نہیں کیا گیا ہے، نیز یہ کہ پانچ وقت کی نماز اور جمعہ کی نماز فرض ہیں، جب ان کے لیے مسجد میں آنا افضل نہیں تو عید کی نماز جو فرض نہیں بلکہ واجب ہے اس کے لیے مسجد آنا اور عید گاہ میں آنا کیسے افضل ہوگا۔ (1)

(۱) وضم معه مقصد آخر من مقاصد الشريعة وهو ان كل ملة لا بد لها من عرصة يجتمع فيها اهلها لتظهر شوكتهم وتعلم كثرتهم، ولذلك استحب خروج الجميع حتى الصبيان والنساء و ذوات الخدور والحيض ويعتزلن المصلى ويشهدن دعوة المسلمين ولذلك كان النبيّ ﷺ يخالف فى الطريق ذهابا وإيابا ليطلع اهل كلتا الطريقين على شوكة المسلمين. (حجة الله البالغة: (۲/ ۳۱) صلاة العيدين، وحكمة تشريعهما، ط: مكتبة صديقية، كتب خانه اكوڑه خٹک، و: مير محمد كتب خانه)

حضورهن غير مستحب فى زماننا لظهور الفساد...... وقد قال أبو حنيفة: ملازمات البيوت لايخرجن، ووجهه الطحاوى بأنّ ذلك كان أوّل الإسلام والمسلمون قليل فأريد التكثير بهن ترهيبا للعدو ومراده ان المسبب يزول بزوال السبب ولذا اخرجت المؤلفة قلوبهم من مصرف الزكاة وليس مراده ان هذا صار منسوخًا. (مرقاة المفاتيح: (۲/ ۲۸۸) كتاب الصلاة، باب صلاة العيدين، الفصل الأوّل، ط: امداديه، و: (۳/ ۴۸۳، ۴۸۴) ط: رشيديه)

وعن أم حميد امرأة أبى حميد الساعدى انها جاءت النبيّ ﷺ فقالت يا رسول الله انى احب الصلوة معك قال: قد علمت انك تحبين الصلاة معى وصلاتك فى بيتك خير من صلاتك فى حجرتك و صلاتك فى حجرتك خير من صلاتك فى دارك و صلاتك فى دارك خير من صلاتك فى مسجد قومك، وصلاتك فى مسجد قومك خير من صلاتك فى مسجدى، قال: فامرت فبنى لها مسجد فى أقصى بيت فى بيتها واظلمه فكانت تصلى فيه حتى لقيت الله عز وجل. رواه احمد ورجاله رجال الصحيح غير عبد الله بن سويد الانصارى و ثقه ابن حبان. (مجمع الزوائد و منبع الفوائد: (۲/ ۳۳) كتاب الصلاة، باب خروج النساء إلى المساجد و غير ذلك وصلاتهن في بيوتهن و صلاتهن في المسجد، ط: دار الكتاب العربي، بيروت لبنان، و: (۲/ ۱۵۴) ط: دار الفكر)

عیدالاضحیٰ کی نماز بے وضو پڑھی تو قربانی کا کیا ہوگا

''وضو کے بغیر عیدالاضحیٰ کی نماز پڑھی، قربانی کا کیا ہوگا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص:۲۴۹)

عیدالاضحیٰ کی نماز جلدی پڑھنا

''بقرہ عید کی نماز جلدی پڑھنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص:۷۶)

= عن ام عطية رضى الله تعالىٰ عنها، امرنا النبىّ ﷺ ان نخرج فى الفطر والاضحى العواتق والحيض و ذوات الخدور، فامّا الحيض فيعتزلن الصلاة ويشهدن الخير ودعوة المسلمين. قال الشيخ ظفر احمد العثمانى رحمه الله تعالىٰ: قلت: يؤيد ماقاله الطحاوى ماقدمناه فى باب منع النّساء عن الحضور فى المساجد عن ام حميد امرأة ابى حميد الساعدى وام سلمة رضى الله تعالىٰ عنها مرفوعًا: صلوٰة المرأة فى بيتها خير من صلاتها فى حجرتها، وصلوتها فى حجرتها خير من صلوتها فى دارها، وصلاتها فى دارها خير من صلاتها فى مسجد قومها. وعن عائشة رضى الله تعالىٰ عنها لو انّ رسول الله ﷺ رأى مااحدث النساء بعده لمنعهن المسجد كما منعت نساء بنى اسرائيل" رواه مسلم. فمجموع الاحاديث يشعر بكون النّساء مامورات بأن يشهدن الجماعات وصلوٰة العيد أوّلاً ثم حضهن النبىّ ﷺ على الصلوات فى البيوت، وقال: "ان صلاتها فى بيتها خير من صلاتها فى مسجدى" ولكنه لم يعزم المنع عن شهود الجماعة وهذا هو محمول ماراوه ابن عبّاس من خروجهن بعد فتح مكّة، ثم منعهن الصحابة بعد النبىّ ﷺ لفساد الزمان كما يشعر به قول عائشة رضى الله تعالىٰ عنها، ولا شك أنّها اجل من ام عطية وكان ابن مسعود رضى الله تعالىٰ عنه يخرج النّساء من المسجد يوم الجمعة ويقول: أخرجن إلى بيوتكن خير لكن، رواه الطبرانى، ورجاله الموثقون وأنّه كان يحلف، فيبلغ في اليمين ما من مصلى للمرأة خير من بيتها...... (إعلاء السنن: (۸/۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸) أبواب العيدين، باب وجوب صلاة العيدين، ط: إدارة القرآن)

(تجب صلاتهما) فى الأصح (على من تجب عليه الجمعة بشرائطها (المتقدمة (سوى الخطبة) فإنّها سنة بعدها. (الدر مع الرد: (۲/ ۱۶۶) كتاب الصلاة، باب العيدين، ط: سعيد)

تجب صلاة العيد على كل من تجب عليه صلاة الجمعة. (الهندية: (۱/۱۵۰) كتاب الصلاة، الباب السابع عشر فى العيدين، ط: رشيديه)

البحر الرائق: (۲/۲۷۶) كتاب الصلاة، باب العيدين، ط: رشيديه، و: (۲/۱۵۱) ط: سعيد.

عیدالاضحیٰ کی نماز سے پہلے کچھ نہیں کھانا چاہیے

''کلیجی'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص:۲۲۹)

عیدالاضحیٰ کی نماز سے پہلے نہ کھانا مستحب ہے

عیدالاضحیٰ کے دن سب کے لیے مستحب یہ ہے کہ عید کی نماز تک روزہ دار کی طرح رہیں، اور عیدالاضحیٰ کی نماز کے بعد کھائیں پئیں، اور اگر اپنے گھر قربانی ہے تو اپنی قربانی سے کھائیں، بلاعذر نماز سے پہلے کھانا مکروہ ہے۔ [۱]

عیدالاضحیٰ کی نماز کب تک مؤخر ہو سکتی ہے

عیدالاضحیٰ کی نماز میں اتفاقیہ کوئی عذر پیش آجائے تو عید کی نماز گیارھویں، بارھویں تاریخ کو بھی ادا کی جاسکتی ہے۔ [۲]

عیدالاضحیٰ کی نماز کے بعد تکبیر تشریق کہنا بھول گیا

اگر عیدالاضحیٰ کی نماز کے بعد تکبیر تشریق کہنا بھول گیا اور لوگوں کے ساتھ بات چیت شروع کرنے کے بعد یاد آیا تو اب اس کا وقت ختم ہو گیا اور ساقط ہو گیا،

---

(۱) والمستحب يوم الاضحى تاخير الاكل إلى ما بعد الصلاة لما في الترمذي كان عليه الصلاة والسلام لايخرج يوم الفطر حتى يطعم ولايطعم يوم الاضحى حتى يصلي ، وقيل : هذا في حق من يضحي لا في حق غيره ، والأوّل اصحّ ، والاصحّ انه يكره الاكل قبل الصلاة هنا . (حلبي كبيرى (غنية المستملي شرح منية المصلي) : (ص : ۳۸۷) صلاة العيد ، ط : نعمانيه)

البحر الرائق : (۲/ ۱۶۳) كتاب الصلاة ، باب العيدين ، ط : سعيد .

الدر مع الرد : (۲/ ۱۷۶ ، ۱۷۷) كتاب الصلاة ، باب العيدين ، ط : سعيد .

(۲) لكن هنا يجوز تاخيرها إلى آخر ثالث أيام النحر بلاعذر مع الكراهة وبه اي بالعذر بدونها . (الدر مع الرد : (۲/ ۱۷۶) كتاب الصلاة ، باب العيدين ، ط : سعيد)

البحر الرائق : (۲/ ۱۶۳) كتاب الصلاة ، باب العيدين ، ط : سعيد .

مراقي الفلاح مع الطحطاوي: (ص: ۵۳۸) كتاب الصلاة، باب أحكام العيدين، ط: قديمی.

تکبیر تشریق نماز کے فوراً بعد کہنی چاہیے، اب اس کی تلافی کی کوئی صورت نہیں۔ (۱)

عید الاضحیٰ کے دن اولاً نماز پھر خطبہ

''بقرہ عید کے دن کے اعمال'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(ص:۷۸)

عید الاضحیٰ میں نماز سے پہلے کھانا

''قربانی کی عید میں نماز سے پہلے کھانا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(ص:۲۲٤)

عید الضحیٰ کہنا

''اضحیٰ'' قربانی کو کہتے ہیں، اور ''ضحیٰ'' چاشت کے وقت کو کہتے ہیں، اس لیے بقرہ عید کو ''عید الاضحیٰ'' کہنا صحیح ہے، ''عید الضحیٰ'' کہنا صحیح نہیں۔ (۲)

عید الفطر کی نماز تاخیر سے پڑھنا

عید الفطر اور بقرہ عید دونوں نمازوں کا وقت سورج طلوع ہونے سے شروع ہو کر

---

(۱) (ویجب تکبیر التشریق) فی الأصح للأمر به (مرّة)...... (عقب کل فرض) بلا فصل یمنع البناء. (قوله بلا فصل یمنع البناء) فلو خرج من المسجد أو تکلم عامدًا أو ساهیًا أو احدث عامدًا، سقط عنه التکبیر. (شامی : (۲/۱۷۷ - ۱۷۹) کتاب الصلاة ، باب صلاة العیدین، ط: سعید)

وأمّا محلّ أدائه، فدبر الصلاة وفورها من غیر أن یتخلل مایقطع حرمة الصلاة، حتی لو ضحک قهقهة أو احدث متعمّدًا أو تکلّم عامدًا أو ساهیًا...... لایکبّر؛ لأنّ التکبیر من خصائص الصلاة. (البحر الرائق: (۲/ ۲۸۸) کتاب الصلاة، باب صلاة العیدین، ط: رشیدیه، و: (۲/ ۱٦۵) ط: سعید)

الهندیة: (۱/ ۱۵۲) کتاب الصلاة ، الباب السابع عشر فی صلاة العیدین ، ط: رشیدیه)

(۲) "والضحی"...... إذا امتد النّهار و قرب ان ینتصف...... والضحی بالضم والقصر فوقه، وبه سمیت صلاة الضحی. و "اضحی" جمع "اضحاة" منونا...... یسمی الیوم اضحی بجمع الاضحاة الّتی هی "الشاة". (لسان العرب: (۱۴/ ۴۷۴ - ۴۷٦) فصل: الضاد المعجمة، تحت لفظ اضحی وضحی، ط: دار صادر)

ضحّی بالشاة ونحوها ذبحها فی الضحی من أیام عید الاضحی ...... ومنه : عید الأضحی . الأضحیة : شاة ، ونحوها ، یضحی بها فی عید الأضحی ، ...... الضحی : ارتفاع النّهار وامتداده . (القاموس الفقهیة : (ص: ۲۲۰) حرف الضاد ، تحت لفظ ضحی واضحی ، ط: إدارة القرآن)

زوال سے قبل تک رہتا ہے، مگر سنت یہ ہے کہ بقرہ عید کی نماز جلدی ادا کرے اور عید الفطر کی نماز میں ذرا تاخیر کرے۔ (۱)

حضرت ابوالحویرث سے منقول ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرو بن حزم کو نجران میں یہ حکم لکھ کر بھیجا کہ بقرہ عید کی نماز میں ذرا جلدی کریں اور عید الفطر کی نماز میں ذرا تاخیر کریں۔ (۲)

''بقرہ عید کی نماز جلدی پڑھنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص:۷٦)

عید الفطر کی نماز سے پہلے کھجور وغیرہ کھا کر جانا

''کھجور'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص:۲۲۹)

عید الفطر کی نماز مؤخر کرنا

''عید کی نماز دوسرے دن'' اور ''عید کی نماز تیسرے دن'' عنوان کے تحت دیکھیں۔

---

(۱) (و وقتها من ارتفاع الشمس إلى زوالها) ...... ويستحب تعجيل صلاة الاضحى لتعجيل الأضاحي ...... وفي عيد الفطر يؤخر الخروج قليلاً، كتب النبي صلى الله عليه وسلم إلى عمرو بن حزم عجل الأضحى وأخر الفطر، قيل ليؤدي الفطرة ويعجل الأضحية. (البحر الرائق: (۲/۱٦۰) كتاب الصلاة، باب العيدين، ط: سعيد)

الدر مع الرد: (۲/۱۷۱) كتاب الصلاة، باب العيدين، ط: سعيد.

والسنة أن يؤخر الفطر ويعجل الاضحى لما روي ...... أنّ النبي صلى الله عليه وسلم كتب له" أن يقدم الأضحى ويؤخر الفطر، و لأنّ الأفضل أن يخرج صدقة الفطر قبل الصلاة، فإذا أخر الصلاة اتّسع الوقت لإخراج صدقة الفطر، والسنّة أنّ يضحى بعد صلاة الإمام فإذا عجل بادر إلى الأضحية ......هذ الحديث رواه الشافعي في الأم والبيهقي من غير طريق عبد الله بن أبي بكر، وروياه من رواية إبراهيم بن محمد عن أبي الحويرث أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كتب إلى عمرو بن حزم أن عجل الأضاحي وأخّر الفطر ...... (المجموع شرح المهذّب: (۵/۳،۴) كتاب الصلاة، باب صلاة العيدين، ط: دار الفكر)

(۲) أخبرني أبو الحويرث أنّ رسول الله صلى الله عليه وسلم كتب إلى عمرو بن حزم وهو بنجران أن عجل الأضحى وأخر الفطر وذكر النّاس. (السنن الكبرى للبيهقي: (۳/۲۸۲) كتاب صلاة العيدين، باب الغدو إلى العيدين، ط: دائرة المعارف النظامية، هند)

عید کا جوڑا دینا

"عید کے دن کھانا کھلانا" عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص:۱۹۸)

(ص:۱۹۸)

عید کا جھنڈا

عیدالفطر اور بقرہ عید کی اطلاع کے لیے جھنڈا اٹھانا ثابت نہیں، اس لیے اگر کہیں اس کا رواج ہے، تو اس کو ترک کرنا ضروری ہے۔ (۱)

عید کا خطبہ مختصر ہونا چاہیے

عید کا خطبہ مختصر ہونا چاہیے، خطیب کے لئے عید میں لمبا خطبہ دینا مکروہ

(۱) عن عائشة رضي الله عنها قالت: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من أحدث في أمرنا هذا ما ليس منه فهو ردٌّ. متفق عليه. وعن جابر رضي الله عنه قال: قال رسول الله عليه وسلم: أما بعد فإن خير الحديث كتاب الله، و خير الهدى هدى محمد، وشر الأمور محدثاتها و كل بدعة ضلالة، رواه مسلم. (مشكوة المصابيح: (ص: ۲۷) باب الاعتصام بالكتاب والسنة، الفصل الأوّل، ط: قديمى)

قال القاضي: المعنى من أحدث في الإسلام رأيا لم يكن له من الكتاب والسنة سند ظاهر أو خفي، ملفوظ أو مستنبط فهو مردود عليه، قيل: في وصف الأمر بهذا إشارة إلى أنّ أمر الإسلام كمل وانتهى وشاع وظهر ظهور المحسوس بحيث لايخفى على كل ذى بصر و بصيرة فمن حاول الزيادة فقد حاول أمرًا غير مرضي؛ لأنّه من قصور فهمه رآه ناقصًا...... فإن الدين اتباع آثار الآيات والأخبار واستنباط الأحكام منها...... وفي رواية لمسلم: "من عمل عملاً أي من أتى بشيئ من الطاعات أو بشيء من الأعمال الدنيوية والأخروية سواء كان محدثًا أو سابقًا على الأمر ليس عليه أمرنا، أي وكان من صفته أنّه ليس عليه إذننا بل أتى به على حسب هواه فهو رد أي مردود غير مقبول. (مرقاة المفاتيح: (۱/ ۳۳۶) تحت رقم الحديث: ۱۴۰، كتاب الإيمان، باب الاعتصام بالكتاب والسنة، الفصل الأوّل، ط: رشيديه)

التعليق الصبيح على مشكوة المصابيح: (۱/۱۸۷، ۱۸۸) كتاب الايمان، باب الاعتصام بالكتاب والسنة، الفصل الأوّل، ط: رشيديه.

الاعتصام للشاطبي: (۲/ ۲۴۲، ۲۴۳) الباب الخامس: في أحكام البدع الحقيقية والإضافية والفرق بينهما، فصل: البدع الإضافية هل يعتد بها...... ط: دار الكتاب العربي.

ہے۔ (۱)

لیکن خطبہ جتنا بھی لمبا ہو حاضرین کے لئے سننا واجب ہے۔ (۲)

عید کا خطبہ نماز سے پہلے پڑھ لیا

اگر کسی امام نے عید کے مسائل سے ناواقف ہونے کی وجہ سے یا کسی اور وجہ سے جمعہ کی طرح عید کا خطبہ نماز سے پہلے دے دیا اور اس کے بعد عید کی نماز پڑھائی، تو خطبہ ہو گیا، عید کی نماز کے بعد دوبارہ خطبہ دینے کی ضرورت نہیں ہوگی اور عید کی نماز بھی ہوگئی، البتہ یہ افضل طریقہ کے خلاف ہے، آئندہ ایسا نہ کرے۔ (۳)

(۱) (ويسن خطبتان) خفيفتان، وتكره زيادتهما على قدر سورة من طوال المفصل وفي الشامي (قوله: وتكره زيادتهما الخ) عبارة القهستاني وزيادة التطويل مكروهة. (الدر مع الرد: (۲/ ۱۴۸) باب الجمعة، قبيل: مطلب في قول الخطيب: قال الله تعالىٰ: ﴿أعوذ بالله من الشيطان الرجيم﴾، ط: سعيد)

عن عمار قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: إنّ طول صلاة الرجل وقصر خطبته مئنةٌ من فقهه، فأطيلوا الصلاة واقصروا الخطبة وان من البيان سحرًا. رواه مسلم. مشكوة المصابيح: (ص: ۱۲۳) باب الخطبة والصلوة، الفصل الأوّل، ط: قديمي)

البحر الرائق: (۲/ ۱۴۸) كتاب الصلاة، باب الجمعة، ط: سعيد.

(۲) وكذا يجب الاستماع لسائر الخطب كخطبة نكاح و خطبة عيد وختم على المعتمد. (الدر مع الرد: (۲/ ۱۵۹) كتاب الصلاة، باب الجمعة، مطلب: في شروط وجوب الجمعة، ط: سعيد)

البحر الرائق: (۲/ ۱۴۸) كتاب الصلاة، باب الجمعة، ط: سعيد.

مراقي الفلاح: (ص: ۵۲۰) كتاب الصلاة، باب الجمعة، ط: قديمي.

(۳) قوله (لو قدمت الخطبة على الصلاة) اعلم ان الخطبة سنة وتاخيرهما إلى ما بعد الصلاة سنة أيضًا " نهر عن الظهيرية " وكونه مسيئًا بالتقديم لايدلّ على نفي سنية اصلها مطلقًا؛ لأنّ الإساءة لترك سنة التأخير وهي غير أصل السنة. وفي الدرة المنيفة: لو خطب قبل الصلاة جاز وترك الفضيلة ولا تعاد ومحله في مسكين. (طحطاوي على المراقي: (ص: ۵۲۸) كتاب الصلاة، باب أحكام العيدين، ط: قديمي، و: (۲/ ۱۴۸) ط: المكتبة الغوثية كراجي)

(ويخطب بعدها خطبتين) وهما سنة (فلو خطب قبلها صح وأساء) لترك السنة، وما يسنّ في الجمعة ويكره، يسن فيها ويكره.

وفي الشامي (قوله: فلو خطب قبلها الخ) وكذا أو لم يخطب أصلاً كما قدمناه عن البحر. (شامي: (۲/ ۱۷۵) كتاب الصلاة، باب العيدين، مطلب أمر الخليفة لايبقى بعد موته، ط: سعيد)=

عید کا معنی

☆...... ''عید'' اصل میں ''عود'' سے لیا گیا ہے، جس کے معنی ''لوٹنے'' کے ہیں، چونکہ اللہ تبارک وتعالیٰ بھی ان دنوں میں ہر سال اپنے احسانات کا بار بار اعادہ کرتا رہتا ہے، اس لئے اس کو ''عید'' کہتے ہیں۔

☆......اور ''عید'' کو ''عید'' کہنا ایک طرح کی نیک فالی، اور اس تمنا کا اظہار ہے کہ یہ خوشی کا دن بار بار آئے۔

☆......شریعت کی زبان میں شوال کی پہلی تاریخ کو ''عید الفطر'' اور ذی الحجہ کی دس تاریخ کو ''عید الاضحیٰ'' کے نام سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ (۱)

عید کا وقت

''عیدین کا وقت'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۲۱۱)

عید کی پہلی رکعت میں تکبیرات زوائد بھول جائے

اگر امام صاحب عید کی نماز کی پہلی رکعت کے شروع میں تکبیرات زوائد بھول گئے اور سورۂ فاتحہ پڑھنا شروع کر دی، اس دوران یاد آیا، تو اس میں یہ تفصیل ہے کہ اگر سورۂ فاتحہ کا کچھ حصہ یا پوری سورۂ فاتحہ پڑھنے کے بعد یاد آئے تو اُسی وقت تکبیرات کہہ کر سورۂ فاتحہ دوبارہ پڑھیں، اور اگر سورۂ فاتحہ اور سورت پڑھنے کے بعد یاد آئے تو

= البحر الرائق : (۲/۱۶۲) كتاب الصلاة ، باب العيدين ، ط: سعيد .

(۱) سمي به لأنّ لله فيه عوائد الإحسان ولعوده بالسرور غالبًا أو تفاؤلاً. (قوله : سمي به الخ) أي سمي العيد بهذا الإسم ؛ لأنّ لله تعالىٰ فيه عوائد الإحسان أي أنواع الإحسان العائدة على عباده في كل عام...... (قوله : أو تفاؤلاً) أي لعوده على من أدركه . (الدر مع الرد : (۲/ ۱۶۵، ۱۶۶) كتاب الصلاة ، باب العيدين ، ط: سعيد)

البحر الرائق : (۲/۱۵۷) كتاب الصلاة ، باب العيدين ، ط: سعيد .

طحطاوي على مراقي الفلاح: (ص: ۵۲۷) كتاب الصلاة، باب أحكام العيدين، ط: قديمي.

صرف تکبیرات کہیں، قراءت کا اعادہ نہ کریں اور رکوع میں چلے جائیں۔ (۱)

عید کی تکبیرات کو زوائد کہنے کی وجہ

عیدین کی نماز میں چھ تکبیرات کو زوائد کہنے کی وجہ یہ ہے کہ یہ تکبیرات تکبیر تحریمہ اور تکبیر رکوع سے زائد ہیں، اس لئے ان تکبیروں کو زائد تکبیر کہتے ہیں۔ (۲)

عید کی تکبیرات کے لئے رکوع سے قیام کی طرف لوٹنا

''قیام کی طرف لوٹنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۲۲۷)

عید کی تیاری

عید کے دن غسل کرنا، مسواک کرنا، اچھے کپڑے پہننا، اور خوشبو وغیرہ لگانا

---

(۱) ولو نسي التكبير في الركعة الأولىٰ حتى قرأ بعض الفاتحة أو كلها، ثم تذكر يكبّر ويعيد الفاتحة، وإن تذكر بعد قراءة الفاتحة والسورة يكبر ولايعيد القراءة؛ لأنها تمّت، ولأنّ التام لايقبل النقض و الاعادة. (مجالس الابرار: (ص: ۲۹۴)، المجلس الخامس والثلاثون، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

نسي التكبير في الأولىٰ حتى قرأ بعض الفاتحة أو كلها ثم تذكر يكبر، ويعيد الفاتحة وإذا تذكر بعد ما قرأ الفاتحة والسورة يكبر ولايعيد القراءة؛ لأنها تمت وصحت بالكتاب والسنة فلاتقبل النقض بالرأي وفي إعادتها بعد التمام نقضها بخلاف الوجهين الأولين لأنها لم تتم فكأنه لم يشرع فيها فيعيدها رعاية للترتيب...... (حلبي كبير: (ص: ۲۹۲، ۲۹۳) فصل: في صلاة العيد، فروع، ط: نعمانيه كوئٹه)

البحر الرائق: (۲/۱۶۱) كتاب الصلاة، باب العيدين، ط: سعيد.

الدر مع الرد: (۲/۱۷۴) كتاب الصلاة، باب العيدين، ط: سعيد.

(۲) (قوله: مثنيا قبل الزوائد)...... وسميت زوائد لزيادتها على تكبيرات الإحرام والركوع الخ. (شامي: (۲/۱۷۲) كتاب الصلاة، باب العيدين، قبل: مطلب تجب طاعة الإمام فيما ليس بمعصية، ط: سعيد)

البحر الرائق: (۲/۱۶۰) كتاب الصلاة، باب العيدين، ط: سعيد.

مراقي الفلاح مع الطحطاوي: (ص: ۵۳۲) كتاب الصلاة، باب أحكام العيدين، ط: قديمي

مستحب ہے۔ [1]

عید کی جماعت کے لئے صرف دو آدمی کافی ہیں

''جماعت'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۹۹)

عید کی خاص دعا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ عید الفطر اور بقرہ عید میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ دعا ہوتی تھی:

اللّٰهم إنَّا نسئلك عِيشةً تقيَّةً و ميتة سَوِيَّةً و مردًا غير مُخزٍ ولا فاضحٍ. اللّٰهم لا تُهلكنا فجأةً ولا تأخذنا بغتةً ولا تُعجلنا عن حقٍّ ولا وصيَّةٍ اللّٰهم إنَّا نسئلك العَفافَ والغِنى والتُّقى والهُدى وحُسنَ عاقبةِ الآخرةِ والدُّنيا ونعوذبك من الشَّكِّ والشِّقاقِ والرِّياءِ والسُّمعةِ في دينك يا مُقلِّبَ القلوب لاتُزِغْ قلوبنا بعد إذ هديتنا وهب لنا من لدُنك رحمةً إنَّك أنت الوهّاب. [2]

---

(۱) ويستحب يوم الفطر للرجل الاغتسال والسواك ولبس أحسن ثيابه. (الفتاوى الهندية: (۱/ ۱۴۹) كتاب الصلاة، الباب السابع عشر: في صلاة العيدين، ط: رشيديه)

الدر مع الرد: (۲/ ۱۶۸) كتاب الصلاة، باب العيدين، ط: سعيد.

البحر الرائق: (۲/ ۱۵۸) كتاب الصلاة، باب العيدين، ط: سعيد.

(۲) عن عبد الله بن مسعود قال: كان دعاء النبي صلى الله عليه وسلم في العيدين: اللّٰهم إنّا نسئلك عيشةً تقيّةً و ميتة سويّةً ومردًا غير مُخزٍ ولا فاضحٍ. اللّٰهم لا تُهلكنا فجاةً ولاتأخذنا بغتةً ولاتُعجلنا عن حقٍّ ولا وصيّةٍ اللّٰهم إنّا نسئلك العفاف والغنى والتُّقى والهُدى وحُسن عاقبة الآخرة والدُّنيا ونعوذبك من الشّكّ والشّقاق والرّياء والسُّمعة في دينك يا مُقلّب القلوب لاتُزغْ قلوبنا بعد إذ هديتنا وهب لنا من لدنك رحمةً إنّك أنت الوهاب. (مجمع الزوائد مع بغية الرائد: (۲/ ۴۳۵) رقم الحديث: ۳۲۲۶، كتاب الصلاة، أبواب العيدين، باب الدعاء يوم العيد، ط: دار الفكر)=

عید کی دوسری رکعت میں تکبیر زائد بھول جائے

"تکبیر زائد دوسری رکعت میں بھول جائے" عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۹۵)

عید کی رات بڑی رات ہے

عید کی رات جاگ کر اللہ کی عبادت، درود شریف اور قرآن مجید کی تلاوت کرتے رہنا مستحب ہے، اس رات کی بھی بہت زیادہ فضیلت ہے۔ (۱)

عید کی راتوں میں عورتوں کا مہندی لگانا

"مہندی لگانا" عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۲٤۰)

عید کی مشروعیت

دنیا میں موجود ہر قوم اور ہر مذہب والوں کے لئے لازمی طور پر کوئی ایسا دن ہوتا ہے جس میں وہ اپنا کوئی خاص مذہبی تہوار مناتے ہیں، یا جسے وہ اپنی خوشی اور کامیابی کی علامت سمجھ کر مسرت کا اظہار کرتے ہیں، اسلام سے قبل بھی یہی دستور تھا، فارس میں لوگ نوروز (شمسی سال کا پہلا دن) اور "مہرگان" (موسم بہار کا پہلا دن) کے نام سے مخصوص ایام میں اپنی خوشی کا اظہار کرتے تھے، اور کھیل کود سے اپنا دل بہلاتے تھے۔

= المعجم الأوسط للطبراني: (۷/۳۰٦) رقم الحديث: ۷۵۷۲، باب الميم، من اسمه محمد، ط: دار الحرمين.

(۱) عن عبادة بن الصامت أنّ رسول الله ﷺ قال: من أحيا ليلة الفطر وليلة الاضحى لم يمت قلبه يوم تموت القلوب. رواه الطبراني في الكبير والاوسط. (مجمع الزوائد و منبع الفوائد. (۲/ ۱۹۸) رقم الحديث: ۳۲۰۳، كتاب الصلاة، باب احياء ليلتي العيد، ط: دار الكتاب العربي، بيروت)

السنن الكبرى للبيهقي مع الجوهر النقي: (۳/ ۳۱۹) باب عبادة ليلة العيدين، ط: مجلس دائرة المعارف النظامية هند، حيدر آباد.

معرفة السنن والآثار: (۳/ ٦۷) رقم الحديث: ۱۹۵۸، كتاب صلاة العيدين، باب عبادة ليلة العيدين، ط: دار الكتب العلمية، بيروت.

جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو مدینہ کے لوگ بھی ان مخصوص دنوں میں اپنی خوشی مناتے تھے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی اس ضرورت کا احساس کرتے ہوئے فرمایا:

''بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے اس سے زیادہ بہتر دو دن مقرر کئے ہیں، ایک عید الاضحیٰ کا دن اور دوسرا عید الفطر کا دن''۔

حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ اپنی بے نظیر کتاب ''حجۃ اللہ البالغۃ'' میں فرماتے ہیں کہ مسلمانوں کی خوشی اور مسرت کا دن جاہلیت کے زمانہ کی طرح صرف لہو لعب کھیل کود نہیں بن سکتا تھا، بلکہ ملت ابراہیمی کے شعائر اور مذہبی نشانوں کو زندہ رکھنے، اور اللہ کے دین کی سربلندی اور اطاعت و فرمانبرداری کے جذبہ کو پروان چڑھانے کے لئے مسلمانوں کے خوشی کے دن میں دو رکعت عید کی نماز مقرر کی گئی، جس میں اس حقیقت کو واضح کرنا ہے کہ خوشی کی انتہاء یہی ہے کہ بندہ کی پیشانی اپنے خالق و مالک کے سامنے سجدہ ریز ہو جائے، اور وہ صدقۂ فطر اور قربانی جیسے احکام کے ذریعے اپنے مسلمان بھائیوں سے اپنی محبت اور ہمدردی کا اظہار کرے۔ (۱)

(۱) الأصل فيهما أنّ كل قوم لهم يوم يتجملون فيه ويخرجون من بلادهم بزينتهم، وتلك عادة لاينفك عنها أحد من طوائف العرب والعجم، وقدم صلى الله عليه وسلم المدينة ولهم يومان يلعبون فيهما، فقال: " ماهذان اليومان ؟ قالوا: كنا نلعب فيهما، فقال قد أبدلكم الله بهما خيرًا منهما يوم الأضحى و يوم الفطر " ...... فأبدلهما بيومين فيهما تنويه بشعائر الملّة الحنفية وضم مع التجمل فيهما ذكر الله وأبوابا من الطاعة لئلا يكون اجتماع المسلمين بمحض اللعب، ولئلا يخلو اجتماع منهم من إعلاء كلمة الله، أحدهما يوم فطر صيامهم وأداء نوع من زكاتهم فاجتمع الفرح الطبيعي من قبل تفرغهم عما يشق عليهم وأخذ الفقير الصدقات، ...... والثاني يوم ذبح إبراهيم ولده إسمٰعيل عليهما السلام وإنعام الله عليهما بأن فداه بذبح عظيم .... (حجة الله البالغة: (۲/۳۰) مبحث في العيدين وحكمة تشريعهما، ط: مير محمد كتب خانه)

حكمة التشريع و فلسفته: (۱/۹۱) الحكمة في صلاة العيدين، ط: حقانيه.

عید کی نماز امام صاحب نے دو دفعہ پڑھادی

''امام صاحب کا عید کی نماز کا مکرر پڑھنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(ص:۹۰)

عید کی نماز انفرادی پڑھنا

''انفرادطور پر عید کی نماز پڑھنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(ص:۷۲)

عید کی نماز ایک جگہ متعدد بار پڑھنا

اگر غیر مسلم ممالک میں عید کی نماز پڑھنے کے لیے بڑی جگہ عید گاہ یا مسجد نہ ملے تو وہاں عید کی نماز پڑھنے کے لیے جنگل وغیرہ میں کوئی جگہ تجویز کر لینی چاہیے، اگر ایسا میدان میسر نہ ہو تو شہر میں کسی محفوظ میدان یا بڑے ہال یا بڑے مکان میں عید کی نماز پڑھی جائے، اگر ایک ہال یا ایک مکان تمام نمازیوں کے لئے کافی نہ ہو تو باقی نمازیوں کی عید کی نماز کے لیے دوسری جگہ تجویز کر لینی چاہیے۔ شرعی عذر اور مجبوری کے بغیر ایک ہی جگہ پر ایک سے زائد مرتبہ عید کی نماز نہ پڑھی جائے۔ ہاں! اگر حتی المقدور کوشش کے باوجود باقی لوگوں کے لیے دوسری جگہ نہ ملے، اور عید کی نماز فوت ہونے کا اندیشہ ہو تو عید کی نماز دوبارہ اسی جگہ پر پڑھی جاسکتی ہے، مگر امام دوسرا ہونا ضروری ہے، پہلا امام دوسری جماعت کا امام نہیں بن سکتا۔[1]

---

(۱) ویکرہ تکرارها في مسجد باذان وإقامة وعن أبي يوسف إنّما يكره تكرارها بقول كثير وعنه لابأس به مطلقًا إذا صلى في غير مقام الإمام . (البحر الرائق : (۱/۳۴۶) كتاب الصلاة، باب الإمامة ، ط: سعيد)

الهنديه : (۱/۸۳) كتاب الصلاة ، الباب الخامس : في الإمامة ، الفصل الأوّل : في الجماعة ، ط: رشيديه .

ولايصح اقتداء المفترض بالمتنفل . (الهنديه : (۱/۸۶) كتاب الصلاة ، الباب الخامس : في الإمامة ، الفصل الثالث في بيان من يصلح إمامًا لغيره ، ط: رشيديه)

شامي : (۱/۵۷۹) كتاب الصلاة ، باب الإمامة ، ط: سعيد .

عید کی نماز بے وضو پڑھادی

''وضو کے بغیر عید کی نماز پڑھادی'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۲۵۰)

عید کی نماز پڑھنا روزہ رکھ کر

''روزہ رکھ کر عید کی نماز پڑھنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۱٤٦)

عید کی نماز پڑھنا کہاں جائز ہے؟

جس جگہ جمعہ کی نماز پڑھنا جائز ہے، وہاں عید کی نماز پڑھنا بھی درست ہے، اور جہاں جمعہ کی نماز پڑھنا جائز نہیں وہاں عید کی نماز پڑھنا بھی درست نہیں، بلکہ مکروہ تحریمی ہے۔[۱]

واضح رہے کہ جمعہ اور عید کی شرائط ایک ہیں، لہٰذا جہاں پر جمعہ جائز ہے وہاں پر عید کی نماز بھی جائز ہے اور جہاں پر جمعہ جائز نہیں وہاں پر عید کی نماز بھی جائز نہیں۔[۲]

---

(۱) تجب صلاة العيدين على من تجب عليه الجمعة بشرائطها سوى الخطبة ...... صلوٰة العيد فی الرساتيق تكره كراهة تحريم ...... لأنّ المصر شرط الصحة . (البحر الرائق: (۲/۲۷۷) كتاب الصلاة ، باب صلاة العيدين ، ط: رشيديه ، و: (۲/۱۵۷ ، ۱۵۸) ط: سعيد)

الدر مع الرد: (۲/۱٦۷) كتاب الصلاة ، باب صلاة العيدين ، ط: سعيد .

حلبي كبير: (ص: ۲۸۷) فصل في صلاة العيد ، ط: نعمانيه كوئٹه .

(۲) ولها شرائط وجوب و أداء ...... ونظمها بعضهم فقال: وحر صحيح بالبلوغ مذكر ...... مقيم وذو عقل لشرط وجوبها ، ومصر وسلطان و وقت و خطبة ، وإذن كذا جمع لشرط أدائها . (رد المحتار: (۲/۱۳۷) كتاب الصلاة ، باب الجمعة ، ط: سعيد)

لاتجوز فی الصغيرة الّتی ليس فيها قاض ومنبر و خطيب ...... لو صلوا فی القری لزمهم أداء الظهر . (شامی: (۲/۱۳۸) كتاب الصلاة ، باب الجمعة ، ط: سعيد)

(تجب صلاتهما) في الأصح (على من تجب عليه الجمعة بشرائطها) المتقدمة سوى الخطبة ، فإنّها سنة بعدها ، وفی القنية: صلاة العيد فی القری تكره تحريما أي لأنّه اشتغال بما لايصحّ ؛ لأنّ المصر شرط الصحة . (الدر مع الرد: (۲/۱٦٦) كتاب الصلاة ، باب صلاة العيدين، ط: سعيد)=

عید کی نماز پڑھے قربانی نہ کرنے والا بھی

''قربانی نہ کرنے والا عید کی نماز پڑھ سکتا ہے یا نہیں'' عنوان کے تحت دیکھیں۔

عید کی نماز پہلے پڑھے پھر خطبہ دے

''خطبہ سے پہلے عید کی نماز پڑھے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(ص:۱۱۰)

عید کی نماز ترک کرنا

''تارک عیدین'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(ص:۸٤)

عید کی نماز تیسرے دن

عید الفطر کی نماز اگر عذر کی وجہ سے پہلے دن ادا نہیں کر سکا تو دوسرے دن پڑھنے کی اجازت ہے، لیکن تیسرے دن عید الفطر کی نماز ادا کرنے کی اجازت نہیں، باقی عید الاضحیٰ کی نماز عذر کی وجہ سے تیسرے دن بھی پڑھنا جائز ہے۔ (۱)

عید کی نماز جنازے کی نماز پر مقدم ہے

اگر اتفاق سے جنازہ بھی حاضر ہو اور عید کی نماز کا وقت بھی ہو تو پہلے عید کی نماز پڑھی جائے پھر اس کے بعد جنازے کی نماز پڑھی جائے، پھر اس کے بعد خطبہ پڑھا جائے۔ (۲)

= الهندية : (۱/۱۵۰) كتاب الصلاة ، الباب لسابع عشر فى صلاة العيدين ، ط: رشيديه.

عن علي رضى الله تعالىٰ عنه قال : لاجمعة ولا تشريق ولا صلاة فطر ولا اضحى الا فى مصر جامع أو مدينة عظيمة . (إعلاء السنن : (۸/۱) أبواب الجمعة ، باب عدم جواز الجمعة فى القرى ، ط: إدارة القرآن)

(۱) تخریج کے لئے ''عید کی نماز دوسرے دن'' عنوان کے تحت دیکھیں۔

(۲) ويصلى المغرب ثم الجنازة ...... وتقدم صلاة العيد ، ثم هى على الخطبة . (الدر المنتقى فى شرح الملتقى على هامش مجمع الأنهر : (۱/۲۷۷) باب الجنائز ، ط: مكتبة غفارية) =

عید کی نماز جیل میں

''قیدیوں کے لیے عید کی نماز کا حکم'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۲۲۸)

عید کی نماز دوبارہ پڑھنا

''نماز عید دوبارہ پڑھنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۲٤۲)

عید کی نماز دو جگہ پر پڑھنا

''نماز عید دو جگہ پڑھنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۲٤۳)

عید کی نماز دو رکعت ہے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عید الفطر اور عید الاضحیٰ میں دو رکعت نماز پڑھنا تواتر سے ثابت ہے، صحابۂ کرام کے زمانہ سے اب تک تمام امت کا اجماع ہے، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے دن نکلے اور لوگوں کو دو رکعت نماز پڑھائی، پھر واپس آگئے، نہ اس سے پہلے نماز پڑھی نہ اس کے بعد۔ (۱)

= (وتقدم) صلاتها (على صلاة الجنازة إذا اجتمعا)؛ لأنه واجب عينا، والجنازة كفاية، وتقدم (صلاة الجنازة على الخطبة ....). (الدر مع الرد: (۲/۱٦۷) كتاب الصلاة، باب العيدين، مطلب فيما يترجح تقديمه من صلاة عيد وجنازة أو كسوف أو فرض أو سنة، ط: سعيد)

الهندية: (۱/۱۵۲) كتاب الصلاة، الباب السابع عشر في العيدين، ط: رشديه.

(۱) عن ابن عباس رضي الله عنهما أن النبي صلى الله عليه وسلم خرج يوم الفطر فصلى ركعتين لم يصل قبلها ولا بعدها، ومعه بلال. (صحيح البخاري: (۱/۱۳۵) كتاب العيدين، باب الصلاة قبل العيد وبعدها، ط: قديمي)

سنن أبي داود: (۱/۱٦۱) كتاب الصلاة، باب الصلاة بعد صلاة العيد، ط: رحمانيه.

مشكوة المصابيح: (ص: ۱۲۵) كتاب الصلاة، باب صلاة العيدين، الفصل الأول؛ ط: قديمي.

عید کی نماز دوسرے دن

سورج کے زوال کے بعد عیدین کی نماز پڑھنا درست نہیں، اگر بارش، طوفان، کرفیو یا سیلاب وغیرہ کی وجہ سے پہلے دن زوال سے پہلے پہلے عید کی نماز پڑھنا ممکن نہیں ہوا تو عید الفطر کی نماز دوسرے دن پڑھنے کی اجازت ہوگی، اور عید الاضحیٰ کی نماز اگر دوسرے دن بھی نہ ہو سکے تو تیسرے دن بھی پڑھنے کی اجازت ہوگی۔ (۱)

عید کی نماز دیہات میں پڑھنے کے مفاسد

''دیہات میں عید کی نماز پڑھنے کے مفاسد'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(ص:۱۳۹)

عید کی نماز سے پہلے اذان نہیں

''اذان'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(ص:۶۳)

عید کی نماز سے پہلے اقامت نہیں

''اذان'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(ص:۶۳)

عید کی نماز سے پہلے اور بعد میں کوئی اور نماز نہ پڑھے

☆......عید کے دن عید کی نماز سے پہلے اور بعد میں عید گاہ میں سنن اور نوافل میں سے کوئی نماز نہ پڑھے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ

---

(۱) وابتداء وقت صحة صلاة العيدين من ارتفاع الشمس...... إلى قبيل زوالها...... وتؤخر صلاة عيد الفطر بعذر كان غم الهلال، وفي حاشيته: قوله: كان غم الهلال الخ) وكالمطر ونحوه...... إلى الغد فقط...... وتؤخر صلوة عيد الاضحى بعذر...... إلى ثلاثة أيام. (مراقي الفلاح مع حاشية الطحطاوي: (ص: ۵۳۲، ۵۳۶، ۵۳۸) كتاب الصلاة، باب صلاة العيدين، ط: قديمي)

الدر مع الرد: (۱۷۶/۲) كتاب الصلاة، باب العيدين، ط: سعيد.

البحر الرائق: (۱۶۲/۲، ۱۶۳) كتاب الصلاة، باب العيدين، ط: سعيد.

علیہ وسلم عید یا بقرہ عید کے دن نکلے اور لوگوں کو دو رکعت نماز پڑھائی پھر واپس آ گئے نہ اس سے پہلے نماز پڑھی نہ اس کے بعد۔ (۱)

☆......عید گاہ میں عید کی نماز سے پہلے اور عید کی نماز کے بعد اشراق وغیرہ کوئی نفل نماز نہ پڑھے، بلکہ عید کی نماز کے لئے جانے سے پہلے گھر میں بھی کوئی نفل نماز نہ پڑھے، البتہ عید کی نماز پڑھ کر گھر آنے کے بعد نفل نماز پڑھنا درست ہے۔ (۲)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عید کی دو رکعت نماز پڑھتے، اس سے پہلے اور اس کے بعد کوئی نماز نہیں پڑھتے۔ (۳)

حضرت ابوسعید کی ایک روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم عید سے پہلے کوئی نماز نہیں پڑھتے تھے، گھر لوٹتے تو گھر میں دو رکعت پڑھ لیتے۔

---

(۱) عن ابن عباس رضی اللّٰہ عنهما أنّ النّبي صلی اللّٰہ علیه وسلم خرج یوم الفطر فصلی رکعتین لم یصل قبلها ولا بعدها ، ومعه بلال . (صحیح البخاري : (۱/۱۳۵) کتاب العیدین ، باب الصلاة قبل العید وبعدها ، ط: قدیمی)

سنن ابی داود : (۱/۱۷۱) کتاب الصلاة ، باب الصلاة بعد صلاة العید ، ط: رحمانیه .

مشکوٰة المصابیح: (ص: ۱۲۵) کتاب الصلاة، باب صلاة العیدین، الفصل الأوّل؛ ط: قدیمی.

(۳،۲) عن ابن عباس رضی اللّٰہ عنهما أنّ النّبي صلی اللّٰہ علیه وسلم خرج یوم الفطر فصلی رکعتین ثم لم یصل قبلها ولا بعدها ...... اعلم أنّهم أجمعوا علی أنّه لیس للعیدین سنة قبلهما ولا بعدهما...... وما ذهب إلیه أبو حنیفة من عدم الکراهة بعدها في البیت فلما في حدیث أبي سعید الخدري عند ابن ماجة : فإذا رجع إلی منزله صلی رکعتین .... (معارف السنن : (۴/۴۴۳) أبواب العیدین ، باب لاصلاة قبل العیدین ولابعدها ، ط: سعید)

إعلاء السنن : (۸/ ۱۲۰، ۱۲۱) رقم الحدیث : ۲۱۱۷، ۲۱۱۸، أبواب صلاة العیدین ، باب کراهة النافلة في العیدین قبل الصلاة مطلقًا و بعدها في المصلی خاصه ، ط:إدارة القرآن .

صحیح البخاري : (۱/۱۳۵) کتاب العیدین ، باب الصلاة قبل العید و بعدها ، ط: قدیمی .

عید کی نماز سے پہلے تکبیر تشریق پڑھانا

''عید گاہ پہنچنے سے پہلے پہلے راستہ میں تکبیر پڑھنے کا حکم ہے، عید گاہ پہنچنے کے بعد تکبیرات، ذکر اللہ، وغیرہ میں لگ جائیں، لیکن بلند آواز سے منع ہے، آہستہ پڑھیں یا خاموش بیٹھے رہیں، امام صاحب یا کسی مقتدی کے تکبیر تشریق پڑھانے پر حاضرین کا بلند آواز سے تکبیر پڑھنا سنت کے خلاف اور مکروہ ہے۔ (۱)

عید کی نماز سے پہلے خطبہ پڑھنا

''خطبہ عید نماز سے پہلے پڑھنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(ص:۱۱۸)

عید کی نماز فوت ہوجائے

''عید کی نماز کی قضاء نہیں'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(ص:۱۸۷)

عید کی نماز کا حکم

☆ عیدین کی نماز میں امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے وجوب اور سنیت کی دونوں روایتیں منقول ہیں، اور امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اس کے متعلق سنت کا لفظ استعمال کیا ہے، لیکن راجح قول کے مطابق عیدین کی نماز واجب ہے، سنت نہیں۔ (۲)

(۱) ویکبر جهرًا اتفاقًا فی الطریق، قیل: وفی المصلی و علیه عمل النّاس الیوم، لا فی البیت. (قوله: قیل وفي المصلی) قال في المحیط: وفي روایة لایقطعه مالم یفتتح الإمام الصلاة؛ لأنّه وقت التکبیر فیکبر عقب الصلاة جهرًا. (الدر مع الرد: (۲/ ۱۷۶) کتاب الصلاة، باب العیدین، ط: سعید)

🗀 طحطاوی علی المراقی: (ص: ۵۳۷) کتاب الصلاة، باب أحکام العیدین، ط: قدیمی.

🗀 البحر الرائق: (۲/ ۱۶۳) کتاب الصلاة، باب العیدین، ط: سعید.

(۲) محمد عن یعقوب عن أبی حنیفة (رضی الله عنه) عیدان اجتمعا فی یوم واحد، فالأوّل سنة، والآخر فریضة، ولایترک واحد منهما. قوله: (فالأوّل سنة) الخ، فلایترک واحدا منها، اما فریضة الثانیة فلأنّها واجبه، والأولیٰ واجبة، وإنّما سماها سنة؛ لأنّه ثبت وجوبها بالسنة. (الجامع الصغیر: (ص: ۱۱۳) کتاب الصلاة، باب فی العیدین، ط: إدارة القرآن) =

☆ جن فقہاء کرام نے عید کی نماز کو سنت مؤکدہ کہا ہے، ان کا مطلب یہ ہے کہ اس کا وجوب سنت یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مواظبت اور مداومت سے ثابت ہے، اور ان فقہاء کرام کے نزدیک ''سنت مؤکدہ'' بھی عمل کرنے کے اعتبار سے اسی طرح لازم اور ضروری ہے جس طرح واجب پر عمل کرنا ضروری ہے۔

علامہ کاسانی رحمہ اللہ نے عید کی نماز کو دین کے شعائر میں سے بنیادی شعار کہا ہے، اور قرآن وسنت، اور تعامل امت، اور خلفائے راشدین کے عمل سے اس کے واجب ہونے پر استدلال کیا ہے۔(۱)

= واشتبه المذهب في صلاة العيد أنّها واجبة ام سنة؟ فالمذكور في الجامع الصغير: انّها سنة؛ لأنّه قال في العيدين يجتمعان في يوم واحد، فالأوّل منها سنة. وروى الحسن عن أبي حنيفة رحمهما اللّٰه تعالىٰ أنّه تجب صلاة العيد على من تجب عليه الجمعة. (المبسوط للسرخسي: (١/ ٥٧) كتاب الصلاة، باب صلاة العيدين، ط: الغفارية، و: (٢/ ٦٦) ط: دار الفكر)

فنقول: روى الحسن عن أبي حنيفة رحمه اللّٰه تعالىٰ أنّه قال: وتجب صلاة العيدين على من تجب الجمعة، فهٰذا يدلّ على وجوبها وذكر في الجامع الصغير: في العيدين اجتمعا في يوم فالأولىٰ سنة والثانية فريضة ...... وقد سمى صلاة العيد هٰهنا سنة ...... فمن مشايخنا رحمهم اللّٰه تعالىٰ من قال: في المسألة روايتان في إحدى الروايتين هي واجبة، وفي إحدى الروايتين هي سنة ...... وعامة المشايخ رحمهم اللّٰه تعالىٰ على أنّ المذهب انّها واجبة وتأويل ما ذكر في الجامع الصغير "أنّها سنة" ان وجوبها بالسنة لا بالكتاب (المحيط البرهاني: (١/ ٤٧٦، ٤٧٧) كتاب الصلاة، الفصل السادس والعشرون: صلوة العيدين، ط: إدارة القرآن)

بدائع الصنائع: (٢/ ٢٣٦) كتاب الصلاة، فصل في صلاة العيدين. ط: عباس احمد الباز.

التاتارخانية: (٢/ ٦٦، ٦٧) كتاب الصلاة، الفصل السادس والعشرون في صلاة العيدين، ط: مكتبة محمودية، و: (٢/ ٨٥) ط: إدارة القرآن)

(١) فقد نص الكرخي على الوجوب فقال وتجب صلاة العيدين على أهل الأمصار كما تجب الجمعة...... وسماه سنة في الجامع الصغير...... فتأويل ماذكره في الجامع الصغير أنّها واجبة بالسنة أم هي سنة مؤكدة وأنّها في معنى الواجب...... ولأنّها من شعائر الإسلام فلو كانت سنة فربما اجتمع النّاس على تركها فيفوت ما هو من شعائر الإسلام فكانت واجبة صيانة لما هو من شعائر الإسلام عن الفوت. (بدائع الصنائع: (١/ ٢٧٤، ٢٧٥) كتاب الصلاة، فصل: وأمّا صلاة العيدين، ط: سعيد)

البحر الرائق: (٢/ ١٥٧، ١٥٨) كتاب الصلاة، باب العيدين، ط: سعيد.

الدر مع الرد: (٢/ ١٦٦) كتاب الصلاة، باب العيدين، ط: سعيد.

عید کی نماز کا رکوع رہ جائے

''رکوع رہ جائے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۱۴۳)

عید کی نماز کا وقت

☆ عید کی نماز کا وقت سورج طلوع ہو کر ایک نیزہ کے بقدر بلند ہونے کے بعد سے زوال تک ہے، زوال کے بعد عیدین کی نماز درست نہیں۔

ایک نیزہ کا اندازہ تقریباً پندرہ منٹ ہے، یعنی اشراق کی نماز کے وقت کے ساتھ ہی عید کی نماز کا وقت شروع ہو جاتا ہے۔ (۱)

☆ البتہ عید الفطر کی نماز کو ذرا دیر کر کے پڑھنا مستحب ہے تاکہ نماز سے پہلے صدقۂ فطر ادا کیا جا سکے، اور عید الاضحیٰ کی نماز جلدی پڑھنا مستحب ہے تاکہ عید کی نماز سے فارغ ہونے کے بعد جلدی قربانی کی جا سکے۔ (۲)

عید کی نماز کو مؤخر کرنا

چاند کی رؤیت ثابت ہونے کے بعد بلا عذر عید الاضحیٰ کی نماز کو ایک دن مؤخر

---

(۱) وابتداء وقت صحة صلاة العيد من ارتفاع الشمس قدر رمح او رمحين إلى قبيل زوالها.
(مراقي الفلاح شرح نور الايضاح: (ص: ۵۳۲) كتاب الصلاة، باب أحكام العيدين، ط: قديمي)

الهنديه : (۱/۱۵۰) كتاب الصلاة ، الباب السابع عشر في صلاة العيدين ، ط: رشيديه)

المحيط البرهاني : (۲/۲۰۹) كتاب الصلاة ، الفصل السادس والعشرون في صلاة العيدين ، نوع آخر في بيان وقتها ، ط: مكتبة غفارية .

(۲) يستحب تعجيل الإمام الصلاة في أوّل وقتها في الأضحى و تأخيرها قليلاً عن أوّل وقتها في الفطر ، بذلك كتب رسول الله صلى الله عليه وسلم إلى عمرو بن حزم وهو بنجران : عجل الأضحى وأخر الفطر ، قيل : ليؤدى الفطر ، ويعجل إلى التضحية . (طحطاوي على مراقي : (ص: ۵۳۲) كتاب الصلاة ، باب أحكام العيدين ، ط: قديمي)

البحر الرائق : (۲/۱۶۰) كتاب الصلاة ، باب العيدين ، ط: سعيد .

شامي : (۲/۱۷۱) كتاب الصلاة ، باب العيدين ، ط: سعيد .

کرنا مکروہ ہے، اگر چاند کی رؤیت ثابت نہ ہو یا شرعی عذر ہو تو اس کی وجہ سے مؤخر کرنا مکروہ نہیں۔ (۱)

عید کی نماز کی ایک رکعت نہیں ملی

اگر مقتدی کو عید کی نماز کی ایک رکعت نہیں ملی تو امام کے سلام کے بعد فوت شدہ رکعت اس طرح پڑھے کہ پہلے سورۂ فاتحہ اور سورت پڑھنے کے بعد رکوع سے پہلے تین تکبیر زائد کہے، پھر رکوع میں جائے اور اپنی نماز پوری کرے۔ (۲)

عید کی نماز کی بجائے نفل کی جماعت کرنا

جہاں عید کی نماز کی شرائط موجود ہیں، وہاں عید کی نماز پڑھنا واجب ہے، اور جہاں عید کی نماز کی شرائط موجود نہیں ہیں وہاں عید کی نماز کی بجائے نفل نماز جماعت

---

(۱) (وتؤخر) صلوٰۃ عید الفطر (بعذر) کان غم الهلال وشهدوا بعد الزوال أو صلوها فی غیم فظهر أنها كانت بعد الزوال، فتؤخر (إلى الغد فقط)...... (وتؤخر) صلوة الاضحى (بعذر) لنفی الكراهة وبلا عذر مع الكراهة لمخالفة المأثور (إلى ثلاثة أيام)...... (قوله: كان غم الهلال الخ) وكالمطر ونحوه كما فی السراج، وكما لو صلى بالنّاس على غير طهارة، ولو لم يعلم الا بعد الزوال، كما فی الخانية. (قوله: وشهدوا بعد الزوال أو قبله بحيث لايمكن اجتماع النّاس، برهان، ...... (حاشية الطحطاوی علی مراقی الفلاح: (ص: ۵۳۶، ۵۳۸) كتاب الصلاة، باب أحكام العيدين، ط: قديمی)

الدر مع الرد: (۲/ ۱۷۶) كتاب الصلاة، باب العيدين، ط: سعيد.

البحر الرائق: (۲/ ۱۶۲، ۱۶۳) كتاب الصلاة، باب العيدين، ط: سعيد.

(۲) ولو أنّ رجلا فاتته ركعة من صلوة العيد مع الإمام وقد كبر الإمام تكبير ابن مسعود، و والى بين القراء تين وهذا الرجل يرى تكبير ابن مسعود فلما سلم يتكلم الإمام وقد قام الرجل يقضی ما فاته، فإنّه يبدأ بالقراءة، ثم بالتكبير هكذا ذكره فی عامة الروايات. (التاتارخانية: (۲/ ۹۵) كتاب الصلاة، الباب السادس والعشرون: فی صلاة العيدين، نوع يتعلق بتكبيرات العيد، ط: إدارة القرآن)

البحر الرائق: (۲/ ۱۶۱) كتاب الصلاة، باب العيدين، ط: سعيد.

الدر مع الرد: (۲/ ۱۷۳، ۱۷۴) كتاب الصلاة، باب العيدين، ط: سعيد.

کے ساتھ پڑھنا جائز نہیں ہے۔ [1]

ایک وجہ یہ ہے کہ نفل نماز کی جماعت عید کی نماز کے قائم مقام نہیں ہوسکتی، دوسری وجہ یہ ہے کہ نفل نماز اعلانیہ طور پر لوگوں کو بلا کر جماعت کے ساتھ ادا کرنا مکروہ ہے، البتہ انفرادی طور پر اپنے اپنے گھروں میں اشراق کی نماز پڑھنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

عید کی نماز کی جگہ پاک ہو

عید کی نماز کے لیے بھی جگہ پاک ہونا شرط ہے، اگر ناپاک جگہ پر عید کی نماز پڑھی گئی تو وہ صحیح نہیں ہوئی۔ [2]

عید کی نماز کی دوسری رکعت میں قراءت سے پہلی تکبیر کہے

"دوسری رکعت میں قراءت سے پہلے تکبیر کہہ دیں" عنوان کے تحت دیکھیں۔

---

(۱) ولا يصلى تطوّعًا بجماعة إلّا قيام رمضان، وحكى عن شمس الأئمة السرخسي رح: أنّ التطوّع بالجماعة على سبيل التداعي مكروه أمّا لو اقتدى واحد بواحد أو إثنان بواحد لايكره...... (الفتاوىٰ التاتارخانية: (۱/ ٦٧٠) كتاب الصلوة، الفصل الثالث عشر في التراويح، نوع آخر في المتفرّقات، ط: إدارة القرآن)

(تجب صلاتهما) في الأصح (على من تجب عليه الجمعة بشرائطها) .... وفي القنية: صلاة العيد في القرىٰ تكره تحريمًا أي لأنّه اشتغال بمالايصح؛ لأنّ المصر شرط الصحة. (الدر مع الرد: (۲/ ١٦٦، ١٦٧) كتاب الصلاة، باب العيدين، ط: سعيد)

البحر الرائق: (۲/ ١٥٧) كتاب الصلاة، باب العيدين، ط: سعيد.

(۲) تطهير النجاسة من بدن المصلى وثوبه والمكان الّذى يصلى عليه واجب. (الهنديه: (۱/ ٥٨) كتاب الصلاة، الباب الثالث في شروط الصلاة، الفصل الأوّل فى الطهارة، وستر العورة، ط: رشيديه)

خلاصة الفتاوىٰ: (۱/ ٧٥) كتاب الصلاة، الفصل السابع: في طهارة الثوب والمكان، ط: رشيديه.

بدائع الصنائع: (۱/ ١١٤) كتاب الصلاة، فصل: وأمّا شرائط الأركان، ط: سعيد.

عید کی نماز کی قضا نہیں

عید کی نماز واجب ہے، اگر کسی شخص سے عید کی نماز فوت ہو جائے تو پھر اس کی قضا نہیں، کیونکہ عید کی نماز میں جماعت اور وقت دونوں کی شرط ہے، لہٰذا جماعت کے بغیر انفرادی طور پر عید کی نماز پڑھنا بھی درست نہیں، اور وقت گزرنے کے بعد بھی صحیح نہیں۔ (۱)

عید کی نماز کی نیت

۱۔ امام اس طرح نیت کرے کہ: ”میں دو رکعت عید کی واجب نماز چھ تکبیر زائد کے ساتھ قبلہ رخ ہو کر امام بن کر پڑھتا ہوں، **اللہ اکبر**“.

۲۔ مقتدی اس طرح نیت کرے کہ: ”میں دو رکعت عید کی واجب نماز چھ تکبیراتِ زوائد کے ساتھ قبلہ رخ ہو کر امام کے پیچھے اقتداء کر کے پڑھتا ہوں، **اللہ اکبر**“.

---

(۱) تجب صلاة العيدين على من تجب عليه الجمعة ...... تصريح بوجوبها وهو إحدى الروايتين عن أبي حنيفة وهو الأصح ...... وهو قول الأكثرين ...... ومن جهة الدليل مواظبته ﷺ عليها من غير ترك . (البحر الرائق : (۱۵۸/۲) كتاب الصلاة ، باب العيدين ، ط: سعيد)

التاتارخانية : (۸۳/۲) كتاب الصلاة ، الفصل السادس والعشرون : في صلاة العيدين ، ط: إدارة القرآن .

شامي : (۱۶۶/۲) كتاب الصلاة ، باب العيدين ، ط: سعيد .

(قوله : ولم تقض ان فاتت مع الإمام) ؛ لأنّ الصلاة بهذه الصفة لم تعرف قربة الا بشرائط لاتتم بالمنفرد فمراده نفى صلاتها وحده ...... و أطلقه فشمل ما إذا كان في الوقت أو خرج الوقت وما إذا لم يدخل مع الإمام أصلاً أو دخل معه وأفسدها فلاقضاء عليه .... (البحر الرائق: (۱۶۲/۲) كتاب الصلاة ، باب العيدين ، ط سعيد)

شامي : (۱۷۵/۲) كتاب الصلاة ، باب العيدين ، ط: سعيد .

طحطاوي على الدر : (۳۵۵/۱) كتاب الصلاة ، باب العيدين ، ط: رشيديه .

۳۔ عید کی نماز ادا کرتے وقت دل سے نیت کرنا ضروری ہے، زبان سے کہنا ضروری نہیں، تاہم زبان سے ان الفاظ کو ادا کرنا بہتر ہے، باقی اللہ اکبر کے لفظ کو زبان سے ادا کرنا ہر حال میں ضروری ہے، ورنہ نیت درست نہیں ہوگی۔[1]

عید کی نماز کے بعد تکبیراتِ تشریق

''نمازِ عید کے بعد تکبیراتِ تشریق'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۲۴۴)

عید کی نماز کے بعد دعا

عیدین کی نماز کے بعد دعا کرنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے، حدیث شریف میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں حیض اور نفاس

---

(۱) (و) الخامس (النية) بالإجماع ...... (والمعتبر فيها عمل القلب اللازم للإرادة) فلا عبرة للذكر باللسان إن خالف القلب ...... (وهو) أي عمل القلب (أن يعلم) عند الإرادة (بداهة) بلاتأمل (أي صلاة يصلي) ...... (والتلفظ) عند الإرادة (بهامستحب) هو المختار ...... (ولا بد من التعيين عند النية) ...... (لفرض) ...... (و واجب) أنه وتر أو نذر ...... (وينوى) المقتدى (المتابعة) ...... (قوله: و واجب) ...... وقد عد منه في البحر قضاء ماأفسده من النفل، والعيدين وركعتى الطواف ...... (والإمام ينوى صلاته فقط) و (لا) يشترط لصحة الإقتداء نية (إمامة المقتدى) بل لنيل الثواب (قوله: بل لنيل الثواب) ...... أي بل يشترط نية إمامة المقتدى لنيل الإمام ثواب الجماعة. (الدر مع الرد: (۱/۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۴) كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، بحث النية، ط: سعيد)

الهندية: (۱/۶۵، ۶۶) كتاب الصلاة، الباب الثالث في شروط الصلاة، الفصل الرابع: في النية، ط: رشيديه.

خلاصة الفتاوىٰ: (۱/۷۹، ۸۰) كتاب الصلاة، الفصل الثامن: في النية، ط: رشيديه.

وأمّا بيان وقت النية فقد ذكر الطحاوى أنّه يكبر تكبيرة الافتتاح مخالطا لنيته إيّاها ...... وهو عندنا محمول على الندب والاستحباب ...... ومنها التحريمة وهي تكبيرة الافتتاح وأنّها شرط صحة الصلاة، عند عامة العلماء ...... ولنا قول النّبي صلى الله عليه وسلم: لايقبل اللّٰه صلاة امرئ حتى يضع الطهور مواضعه، ويستقبل القبلة ويقول اللّٰه أكبر .... (بدائع الصنائع: (۱/۱۲۹، ۱۳۰) كتاب الصلاة، فصل: وأمّا شرائط الأركان، ط: سعيد)

والی عورتیں دعاؤں میں شرکت کے لئے عیدگاہ میں جایا کرتی تھیں۔ (۱)

عید کی نماز کے بعد دعا مانگے یا خطبہ کے بعد

''دعا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(ص:۱۲۳)

عید کی نماز کے لیے جانے والوں کو نماز سے روکنا

عید کی نماز کے لیے جانے والے لوگوں کو عید کی نماز اور دعا کرنے سے روکنے والا شخص کمال درجہ کا سرکش اور گمراہ ہے، شیطان ابولہب اور ابوجہل مردود کا پیروکار اور کافرانہ فعل کا ارتکاب کرنے والا ہے، شدید وعید کا مستحق ہے، اس پر توبہ لازم ہے۔ (۲)

عید کی نماز کے لیے جماعت شرط ہے

عید کی نماز کے لیے جماعت شرط ہے، تنہا تنہا عید کی نماز پڑھنا جائز نہیں۔ (۳)

(۱) عن أم عطية رضي الله عنها قالت : أمرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم أن نخرجن في الفطر والأضحى والعواتق والحيض وذوات الخدور ، فأمّا الحيّض فيعتزلن الصلاة ويشهدن الخير ودعوة المسلمين . (الصحيح لمسلم : (۱/ ۲۹۰) كتاب صلوة العيدين ، ط: قديمي)

صحيح البخاري: (۱/ ۱۳۴) كتاب صلوة العيدين، باب اعتزال الحيض المصلى ط: قديمي.

سنن ابن ماجه: (ص: ۹۲) ماجاء في صلاة العيدين، ماجاء في خروج النساء في العيدين، ط: قديمي.

(۲) ﴿ ومن أظلم ممن منع مساجد الله أن يذكر فيها اسمه وسعىٰ فى خرابها أولئک ما كان لهم أن يدخلوها إلّا خائفين لهم فى الدنيا خزى ولهم فى الآخرة عذاب عظيم﴾. (البقرة: ۱۱۳)

المراد من منع من كل مسجد إلى يوم القيامة، وهو الصحيح؛ لأنّ اللفظ عام ورد بصيغة الجمع...... خراب المساجد قد يكون حقيقيًا ويكون مجازًا، كمنع المشركين المسلمين حين صدوا رسول الله صلى الله عليه وسلم عن المسجد الحرام، وعلى الجملة ، فتعطيل المساجد عن الصلاة وإظهار شعائر الإسلام فيها خراب لها. (الجامع لأحكام القرآن للقرطبي : (۲/ ۷۵) (البقر، الآية : ۱۱۳) ، ط: رشيديه)

(۳) ثم لوجوبها شرائط فى المصلي ...... ومنها الجماعة ...... ولايشترط كونهم ممن حضر الخطبة. (الهندية: (۱/ ۱۴۸) كتاب الصلاة، الباب السادس عشر : في صلاة الجمعة، ط: رشيديه)

(تجب صلاتهما) في الأصح (على من تجب عليه الجمعة بشرائطها (المتقدمة ، ...... (ولايصليها وحده إن فاتت مع الإمام) ولو بالإفساد اتفاقًا في الأصح...... =

عید کی نماز کے لیے حجرہ کرایہ پر لینا

بعض غیر مسلم ممالک میں عید کی نماز کے لیے جگہ وغیرہ کا انتظام نہیں ہوتا اور مسجد بھی چالیس پچاس میل کے فاصلے پر ہوتی ہے، وہاں تک پہنچنا اتنا آسان نہیں ہوتا، اور اگر پہنچ بھی جائے تو مسجد میں اتنی جگہ نہیں ہوتی کہ سارے لوگ آ جائیں تو مجبوراً کوئی حجرہ یا مکان کرایہ پر لیکر عید کی نماز ادا کرنا پڑتی ہے، تو یہ جائز ہے۔ عید کی نماز صحیح ہو جائے گی، کیونکہ عید کی نماز صحیح ہونے کے لیے مسجد ہونا شرط نہیں، بلکہ شہر یا فنائے شہر ہونا کافی ہے، چونکہ مذکورہ مکان یا حجرہ شہر یا فنائے شہر میں ہوتا ہے، اس لیے اس میں عید کی نماز صحیح ہے۔ (۱)

عید کی نماز کیلئے کس وقت نکلنا چاہیے

سورج طلوع ہونے کے بعد ذرا بلند ہو جائے تو عید کی نماز کے لئے نکلنا چاہیے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سورج ذرا بلند ہونے کے بعد عید کی نماز کے لیے نکلتے۔ (۲)

= (الدر مع الرد: (۲/ ۱٦٦، ١٧٥) كتاب الصلاة، باب العيدين، ط: سعيد)

البحر الرائق: (۲/ ۱٦۲) كتاب الصلاة، باب العيدين، ط: سعيد.

(۱) وشرائط أدائها المصر...... أو مصلاه (قوله: أو مصلاه) أي مصلى المصر؛ لأنه من توابعه، فكان في حكمه، والحكم غير مقصور على المصلى بل يجوز في جميع أفنية المصر؛ لأنها بمنزلة المصر في حوائج أهله. (البحر الرائق: (۲/ ۱۴۰) كتاب الصلاة، باب الجمعة، ط: سعيد)

الدر مع الرد: (۲/ ۱۵۳) كتاب الصلاة، باب الجمعة، مطلب في شروط وجوب الجمعة، ط: سعيد.

التاتارخانية: (۲/ ۵۱) كتاب الصلاة، الباب الخامس والعشرون في صلاة الجمعة، شرائط الجمعة، ط: إدارة القرآن.

(۲) عن عطاء...... عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: كانوا لايخرجون حتى يمتد الضحى فيقولون: نطعم لئلا نعجل عن صلاتنا. رواه أحمد و رجاله رجال الصحيح. (مجمع الزوائد: و منبع الفوائد: (۲/ ۱۹۸، ۱۹۹) باب الأكل يوم الفطر قبل الخروج، ط: دار الفكر، و دار الكتب العلمية، بيروت)

حضرت جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کو عید کی نماز پڑھائی جب کہ سورج دو نیزے کے برابر اوپر آ گیا تھا۔ [1]

عید کی نماز کے لئے منبر عیدگاہ لے جانا

''منبر عیدگاہ لے جانا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۲٤۰)

عید کی نماز کے واجبات

''واجبات'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۲٤۹)

عید کی نماز متعدد جگہوں پر

''شہر میں متعدد جگہ عید کی نماز'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۱۵۲)

عید کی نماز مسبوق کس طرح پوری کرے

''مسبوق عید کی نماز کس طرح پوری کرے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۲۳٤)

عید کی نماز میں تین دفعہ تکبیر کہہ کر ہاتھ چھوڑنا

''تکبیرات زوائد میں ہاتھ چھوڑنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۸۹)

---

(۱) عن جندب قال: كان النبي صلى الله عليه وسلم يصلي بنا يوم الفطر والشمس على قيد رمحين، والأضحى على قيد رمح. (تلخيص الحبير: (۲/۲۱۱) ۹- كتاب صلاة العيدين، رقم الحديث: ۶۸۴، مكتبة نزار، مصطفى الباز، مكة المكرمة)

وابتداء وقت صحة صلاة العيدين من ارتفاع الشمس قدر رمح أو رمحين حتى تبيض...... لأنه صلى الله عليه وسلم كان يصلي العيد حتى ترتفع الشمس قدر رمح أو رمحين، فلو صلوا قبل ذلك، لاتكون صلاة بل نفلاً محرمًا. (مراقي الفلاح مع الطحطاوي: (ص: ۵۳۲) كتاب الصلاة، باب العيدين، ط: قديمى)

🗀 التاتارخانية: (۲/۸۵) كتاب الصلاة، الفصل السادس والعشرون: في صلاة العيدين، وقت صلاة العيدين، ط: إدارة القرآن.

🗀 الدر مع الرد: (۲/۱۷۱) كتاب الصلاة، باب العيدين، ط: سعيد.

عید کی نماز میں حدث لاحق ہونا

''حدث لاحق ہو جائے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص:۱۰۳)

عید کی نماز میں سہو سجدہ نہیں

☆ اگر عید کی نماز میں کسی وجہ سے سہو سجدہ لازم ہو گیا ہے تو سہو سجدہ کرنا واجب نہیں، مجمع بڑا ہونے کی وجہ سے سہو سجدہ ساقط ہو جائے گا۔

☆ ہاں اگر جماعت زیادہ بڑی نہ ہو اور سہو سجدہ کرنے سے گڑ بڑ کا خوف نہ ہو، تو سہو سجدہ کر لینا چاہیے۔(۱)

عید کی نماز میں قعدہ میں شریک ہوا

''قعدہ میں شریک ہوا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص:۱۲۷)

عید کی نماز میں کونسی سورت پڑھے

''سورۃ'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص:۱۵۰)

عید کی نماز میں وضو ٹوٹ گیا

اگر کسی آدمی کا وضو عید کی نماز کے دوران ٹوٹ گیا تو فوراً وہیں تیمم کر کے نماز

---

(۱) (والسهو في صلوٰة العيد والجمعة والمكتوبة والتطوع سواء) والمختار عند المتأخرين عدمه في الأوليين لدفع الفتنة كما في جمعة البحر (قوله: عدمه في الأولين). الظاهر ان الجمع الكثير فيما سواهما كذلك ...... وقال خصوصا في زماننا ...... بل الأولىٰ تركه لئلا يقع النّاس في فتنة ...... (قوله: وبه جزم في الدرر) لكنه قيده محشيهاالواني بما إذا حضر جمع كثير والا فلا داعي إلى الترك ط. (الدر مع الرد: (۹۲/۲) كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: سعيد)

الهندية: (۱۲۸/۱) كتاب الصلاة، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط: رشيديه.

حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح: (ص: ۴۶۵) كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: قديمي.

میں شریک ہو جائے۔ [1]

عید کی نماز نفل کی نیت سے پڑھنا

عید کی نماز واجب ہے، نفل نہیں۔ [2]

اس لیے عید کی نماز واجب کی نیت سے پڑھنی چاہیے نفل کی نیت سے

---

(۱) وإذا حدث رجل في الجبانة وخاف إن رجع إلى الكوفة ليتوضأ تفوته الصلاة ، وهو لايجد الماء ، فإن كان قبل الشروع في الصلاة يتيمم ويصلي مع النّاس ، ومن أصحابنا رحمهم الله من قال هذا في جبانة الكوفة ؛ لأنّ الماء بعيد وأمّا في ديارنا ، الماء محيط بالمصلى فينبغي أن لايجوز التيمم ، قال شمس الأئمة السرخسي والصحيح انه متى خاف الفوت يجوز له التيمم فی أی موضع كان ، وفي الخانية : بلا خلاف ، وكذلک ان احدث بعدما دخل في الصلاة يتيمم ويصلي . (التاتارخانية : (۲/۱۰۰) كتاب الصلاة ، الباب السادس والعشرون في صلاة العيدين، المتفرقات ، ط: إدارة القرآن)

المبسوط للسرخسي : (۲/۷۱) كتاب الصلاة ، باب صلاة العيدين ، ط: دار الفكر .

المحيط البرهاني : (۲/۲۲۹) كتاب الصلاة ، الفصل السادس والعشرون في صلاة العيدين ، ط: دار إحياء التراث العربي .

(۲) عن الربيع : ﴿ فصل لربک وانحر ﴾ قال إذا صليت يوم الاضحى فانحر ، قال الشيخ ظفر احمد العثمانی رحمه الله تعالیٰ : قلت : فی هذه الآثار دلالة علی أنّ المراد بقوله تعالیٰ : ﴿ فصلّ لربک وانحر ﴾ صلوٰة العيد يوم النحر فدلّ على وجوبها . (إعلاء السنن : (۸/۱۰۳) رقم الحديث : ۲۰۹۶ ، أبواب العيدين ، باب وجوب صلوة العيدين ، ط: إدارة القرآن)

أمّا الأوّل فقد نص الكرخی علی الوجوب ، فقال : وتجب صلوٰة العيدين على اهل الامصار كما تجب الجمعة ، وهكذا روی الحسن عن أبی حنيفة رحمه الله تعالیٰ أنّه تجب صلوٰة العيدين على من تجب عليه صلوٰة الجمعة . (بدائع : (۱/۲۱۶) كتاب الصلاة ، فصل : وأمّا صلوٰة العيدين ، ط: رشيديه، و: (۱/۲۷۴ ، ۲۷۵) ط: سعيد)

(تجب صلاتهما) فی الأصح قال المحقق : (قوله : فی الأصح) مقابلة لقول بأنّها سنة ، وصحح النسفی فی المنافع، لكن الأوّل قول الاكثرين ...... وفی الخلاصة : هو المختار ؛ لأنّه ﷺ واظب عليها ، وسماها فی الجامع الصغير سنة ؛ لأنّ وجوبها ثبت بالسنة ...... (شامی : (۲/۱۶۶) كتاب الصلاة ، باب العيدين ، ط: سعيد)

البحر الرائق: (۲/۲۷۶) كتاب الصلاة، باب العيدين، ط: رشيديه، و: (۲/۱۵۷) ط: سعيد.

نہیں۔ (۱)

البتہ گزشتہ زمانے میں نفل کی نیت سے جتنی عید کی نمازیں ادا کی گئی ہیں، ان کو لوٹانے کی ضرورت نہیں۔ (۲)

عید کی نماز نہیں ملی

☆......اگر کسی جگہ پر عید کی نماز ہوگئی، اور کچھ لوگوں کو عید کی نماز نہیں ملی، تو ان لوگوں کے لیے اسی عید گاہ میں دوسری دفعہ عید کی نماز پڑھنا مکروہ ہے، لہٰذا ایسے لوگوں پر ضروری ہے کہ وہ دوسری جگہ یا کسی ایسی مسجد میں جا کر عید کی نماز با جماعت ادا کریں جہاں عید کی نماز ادا نہیں کی گئی، اور دوسری جماعت میں دوسرا امام ہونا ضروری ہے۔ جس نے پہلی مرتبہ عید کی نماز ادا کی ہے (چاہے امام بن کر ہو یا مقتدی بن کر) وہ دوبارہ امام نہیں بن سکتا۔ (۳)

☆......جس کو عید کی نماز نہیں ملی وہ تنہا عید کی نماز نہیں پڑھ سکتا، اسی طرح دو

---

(۱) ولابد من التعيين عند النية...... (الفرض)...... (وواجب) انه وتر او نذر، (قوله: واجب) بالجر عطفا على قوله: لفرض وقد عدّ منه في البحر قضاء ما افسده من النفل أو العيدين الخ (شامی: (۱/۴۱۸، ۴۱۹) كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ط: سعيد)

والنذر و الوتر وصلاة العيدين وركعتي الطواف، فلابد من التعيين لاسقاط الواجب عنه. (البحر الرائق: (۱/ ۲۹۱) كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ط: رشيديه، و: (۱/ ۲۸۲) ط: سعيد)

بدائع الصنائع: (۱/ ۲۳۰) كتاب الصلاة، الكلام في النية، ط: رشيديه، و: (۱/ ۱۲۸) ط: سعيد.

(۲) وبه علم أنّ الواجب نوعان أيضا؛ لأنّه كما يطلق على هذا الفرض الغير القطعي، يطلق على ماهو مادونه في العمل و فوق السنه، وهو مالايفوت الجواز بفوته كقراءة الفاتحة، وقنوت الوتر وتكبيرات العيدين. (شامی: (۲/ ۴) كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد)

حاشية الطحطاوی علی مراقی الفلاح: (ص: ۲۴۷) كتاب الصلاة، فصل في واجبات الصلاة، ط: قديمی.

(۳) (قوله: ولم تقض ان فاتت مع الإمام)؛ لأنّ الصلاة بهذه الصفة لم تعرف قربة الا بشرائط لاتتم بالمنفرد، فمراده نفي صلاتها وحده والا فإذا فاتت مع الإمام وامكنه ان يذهب إلى امام آخر، فإنّه يذهب إليه؛ لأنّه يجوز تعدادها في مصر واحد في موضعين واكثر اتفاقا. (البحر الرائق: (۲/ ۱۶۲) كتاب الصلاة، باب العيدين، ط: سعيد) =

چار آدمیوں کو عید کی نماز نہیں ملی، تو وہ بھی علیحدہ عید کی نماز کی جماعت نہ کریں، بلکہ اپنے مکان پر جا کر دو چار نفلیں الگ الگ پڑھ لیں۔ (۱)

عید کی نماز نہیں ہوئی

۱۔ اگر کسی وجہ سے دسویں ذی الحجہ کو عید الاضحیٰ کی نماز نہیں ہوئی، تو گیارھویں ذی الحجہ کو عید کی نماز پڑھیں، اور اگر گیارھویں ذی الحجہ کو عید کی نماز نہیں ہوئی تو بارھویں ذی الحجہ کو عید کی نماز پڑھیں۔ (۲)

۲۔ اگر کسی وجہ سے دسویں ذی الحجہ کو عید کی نماز نہیں ہوئی تو اس دن زوال کے

= الهنديه: (۱/۱۵۱) كتاب الصلاة، الباب السابع عشر : في صلاة العيدين، ط: رشيديه.
شامي (۲/۱۷٦) كتاب الصلاة، باب العيدين، ط: سعيد.
ولايصح اقتداء المفترض بالمتنفل. (الهنديه: (۱/۸٦) كتاب الصلاة، الباب الخامس: في الإمامة، الفصل الثالث: في بيان من يصلح إمامًا لغيره، ط: رشيديه)
شامي: (۱/۵۷۹) كتاب الصلاة، باب الإمامة، ط: سعيد.
(۱) عن الشعبي رحمه الله تعالىٰ، قال: قال عبد الله بن مسعود رضي الله تعالىٰ عنه: "من فاتته العيد فليصل أربعًا". قوله: عن الشعبي الخ: قال المؤلف: دلالته على الباب ظاهرة، ولا دليل على الوجوب، وأقلّ ما يثبت به الاستحباب، وبه نقول...... وقال أبو حنيفة رحمه الله تعالىٰ: ان شاء صلى، وإن شاء لم يصل، فإن شاء صلى اربعًا، وإن شاء ركعتين...... (إعلاء السنن: (۸/۱۲۷، ۱۲۸) رقم الحديث: ۲۱۳۲، أبواب العيدين، باب من لم يدرك صلوة العيد، ط: إدارة القرآن)
فإن عجز، صلى أربعًا كالضحى (قوله: صلى أربعًا كالضحى) أي استحبابًا كما في القهستاني وليس هذا قضاء؛ لأنّه ليس على كيفيتهما. (شامي: (۲/۱۷٦) كتاب الصلاة، باب العيدين، ط: سعيد)
البحر الرائق: (۲/۲۸۴) كتاب الصلاة، باب العيدين، ط: رشيديه، و: (۲/۱٦۲) ط: سعيد.
(۲) (وتؤخر بعذر إلى ثلاثة أيام)؛ لأنّها موقتة بوقت الاضحية فتجوز مادام وقتها باقيا ولا تجوز بعد خروجه؛ لأنّها لاتقضى، قيد بالعذر؛ لأنّ تأخيرها لغير عذر عن اليوم الأوّل مكروه. (البحر الرائق: (۲/۱٦۳) كتاب الصلاة، باب العيدين، ط:سعيد)
الهنديه: (۱/۱۵۱) كتاب الصلاة، الباب السابع عشر في صلاة العيدين، ط: سعيد.
التاتارخانية: (۲/۸٦) كتاب الصلاة، الباب السادس والعشرون في صلاة العيدين، وقت صلاة العيد، ط: إدارة القرآن.
شامي: (۲/۱۷٦) كتاب الصلاة، باب العيدين، ط: سعيد.

بعد قربانی کریں۔ (۱)

۳۔ عید الفطر کی نماز کے لئے ''عید کی نماز تیسرے دن'' عنوان کے تحت دیکھیں۔

عید کے خطبہ سے پہلے منبر پر بیٹھنا

عید کا خطبہ شروع کرنے سے پہلے منبر پر بیٹھنا مکروہ ہے، بلکہ منبر پر جاتے ہی خطبہ شروع کردیا جائے اور بیٹھا نہ جائے، البتہ خطبہ سے پہلے اپنی زبان میں بیان کرنے کے لیے بیٹھنا جائز ہے۔ (۲)

عید کے دن خوشی کا اظہار کرنا

عید کے دن شریعت کی حدود میں رہ کر جائز طریقہ سے خوشی کا اظہار کرنا جائز ہے، البتہ ناجائز طریقہ اور ناجائز کاموں سے خوشی کا اظہار کرنا اور غیر قوموں سے مشابہت اختیار کرنا ناجائز اور حرام ہے۔ (۳)

---

(۱) إذا ترک الصلاة یوم النحر بعذر أو بغیر عذر لاتجوز الاضحیة حتی تزول الشمس. (الهندیه: (۲۹۵/۵) الباب الثالث فی وقت الاضحیة، ط: رشیدیه)

اللباب في شرح الكتاب: (۲۵۰/۱) كتاب الأضحية، ط: دار الكتاب العربي.

درر الحكام شرح غرر الأحكام: (۲۰۹/۱) كتاب الأضحية، ط: رشيديه كندهار.

(۲) ثم يخطب بعد الصلاة خطبتين، ويجلس بينهما جلسة خفيفة...... وإذا صعد المنبر لايجلس عندنا، كذا في العينى شرح الهداية. (الهندية: (۱۵۰/۱) كتاب الصلاة، الباب السابع عشر: في صلاة العيدين، ط: رشيديه)

ومايسن في الجمعة ويكره، يسن فيها ويكره، ...... (و) أن (يكبر قبل نزوله من المنبر أربع عشرة) وإذا صعد عليه لايجلس عندنا، معراج، ...... (قوله: يسن فيها ويكره) أي إلا التكبير، وعدم الجلوس قبل الشروع فيها فإنهما سنة هنا لا في خطبة الجمعة، ...... (قوله: لايجلس عندنا) لأنّ الجلوس لانتظار فراغ المؤذن من الاذان، والأذان غير مشروع في العيد، فلاحاجة إلى الجلوس، معراج. (الدر مع الرد: (۱۷۵/۲) كتاب الصلاة، باب العيدين، ط: سعيد)

طحطاوي على الدر: (۳۵۴/۲، ۳۵۵) كتاب الصلاة، باب العيدين، ط: رشيديه.

(۳) قوله: وندب يوم الفطر ان يطعم و يغتسل ويستاک ويتطيب ويلبس أحسن ثيابه؛ اقتداء بالنبي صلى الله عليه وسلم ..... وزاد في الحاوى القدسى ان من المستحبات التزين =

عید کے دن روزہ رکھنا

''روزہ رکھنا عید کے دن'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(ص:۱٤۷)

عید کے دن زیارت قبور

عید کا دن خوشی اور مسرت کا ہوتا ہے، بسا اوقات خوشی میں مصروف ہوکر آخرت سے غفلت ہوجاتی ہے، اور زیارت قبور سے آخرت یاد آتی ہے، اس لیے اگر کوئی شخص عید کے دن قبر کی زیارت کرے تو مناسب ہے، لیکن اس کو لازم اور ضروری سمجھنا جائز نہیں ہے۔(۱)

=وان يظهر فرحا و بشاشة ...... والتهنئة بقوله تقبل الله منا و منكم لا تنكر. (البحر الرائق: (۲/ ۱۵۸) ط: كتاب الصلاة، باب العيدين، ط: سعيد)

شامي: (۲/ ۱۶۹) كتاب الصلاة، باب العيدين، ط: سعيد.

عن عائشة رضي الله تعالىٰ عنها قالت: دخل عليّ النبيّ ﷺ وعندي جاريتان تغنيان بغناء بعاث، فاضطجع على الفراش وحول وجهه، ودخل أبو بكر، فانتهرني و قال مزمارة الشيطان عند النبيّ ﷺ؟ فأقبل عليه رسول الله ﷺ فقال: "دعهما" فلما غفل غمزتهما خرجتا، وكان يوم عيد يلعب السودان، بالدرق والحراب، فاما سئلت رسول الله ﷺ واما قال: تشتهين تنظرين؟ فقلت: نعم فاقامني وراءه خدي على خده، وهو يقول: "دونكم يابني أرفدة" حتى اذا مللت، قال لي: "حسبک" قلت: نعم، قال: "فاذهبي". (صحيح البخاري: (۱/ ۱۳۰) كتاب العيدين، باب الحراب والدرق يوم العيد، ط: قديمي)

عن ابن عمر قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من تشبه بقوم فهو منهم. (سنن أبي داؤد: ۲/ ۲۰۳) رقم الحديث: ۴۰۳۱، كتاب اللباس، باب ماجاء في الأقبية، باب في لبس الشهرة، ط: رحمانيه)

(۱) عن سليمان بن بريده عن ابيه قال: قال رسول الله ﷺ: قد كنت نهيتكم عن زيارة القبور، فقد اذن لمحمد في زيارة قبر امه فزوروها فانّها تذكرة الآخرة. (جامع الترمذي: (۱/ ۲۰۳) أبواب الجنائز، باب ماجاء في الرخصة في زيارة القبور، ط: سعيد)

(وعن جابر قال كان النبيّ ﷺ إذا كان يوم العيد خالف الطريق رواه البخاري) أي رجع في غير طريق الخروج قيل والسبب فيه وجوه ...... ومنها ان يزور قبور اقاربه. (مرقاة المفاتيح (۲/ ۲۹۰) كتاب الصلاة، باب صلاة العيدين، الفصل الأوّل، ط: امداديه ملتان، و: (۳/ ۴۸۷) رقم الحديث: ۱۴۳۴، ط: رشيديه)

فتح الباري: (۲/ ۴۷۳) تحت رقم الحديث: ۹۸۶، كتاب العيدين، باب من خالف الطريق إذا رجع يوم العيد، ط: دار المعرفة.

عید کے دن سب سے پہلا کام

عیدالفطر اور بقرہ عید کے دن غسل وغیرہ سے فارغ ہونے کے بعد سب سے پہلا کام عید کی نماز پڑھنا ہے، اس لئے پہلے عید کی نماز پڑھے پھر اس کے بعد دوسرے کام کرے۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عیدالفطر اور بقرہ عید میں آپ ﷺ عیدگاہ جاتے، اور سب سے پہلے کام آپ کا نماز پڑھنا ہوتا تھا۔(۱)

عید کے دن کیا فکر ہونی چاہیے؟

عید کے دن یہ فکر ہونی چاہیے کہ ہمارے رمضان المبارک کے روزے، تراویح، تلاوت، عبادات اور صدقہ خیرات قبول ہوجائے، ہماری کمی کوتاہی کی وجہ سے رد نہ ہوجائے، حضرت جبیر بن نفیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرات صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم جب عید کے دن آپس میں ملتے تو ایک دوسرے کو یہ دعا دیتے "تقبل اللہ منا ومنکم" اللہ تعالیٰ ہمارے اور آپ کے اعمال قبول فرمائے۔(۲)

عید کے دن کھانا کھلانا

عید کے دن کھانا کھلانا درست ہے۔

حضرت امام حمادؒ رمضان المبارک کے مہینے میں ہر روز پانچ سو افراد کو کھانا

---

(۱) عن أبي سعيد الخدري قال كان النّبي صلى الله عليه وسلم يخرج يوم الفطر والأضحى إلى المصلى فأوّل شئ يبدأ به الصلاة، ثم ينصرف فيقوم مقابل النّاس والنّاس جلوس على صفوفهم فيعظهم ويوصيهم ويأمرهم وإن كان يريد أن يقطع بعثًا قطعه أو يأمر بشئ أمر به ثم ينصرف.
(مشكوة المصابيح: (ص: ۱۲۵) كتاب الصلوة، باب صلوة العيدين، الفصل الأوّل، ط: قديمى)
صحيح البخاري: (۱/۱۳۱) كتاب صلوة العيدين، باب الخروج إلى المصلى، ط: قديمى
الصحيح لمسلم: (۱/۲۹۰) كتاب صلوة العيدين، ط: قديمى.

(۲) قال الحافظ في الفتح: وروينا في المحامليات بإسناد حسن عن جبير بن نفير قال: كان أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا التقوا يوم العيد يقول بعضهم لبعض تقبل الله منا ومنك. (فتح الباري: (۲/۴۴۶) باب سنة العيدين لأهل الإسلام، ط: دار المعرفة، بيروت)

کھلاتے تھے، اور عید کے دن ان میں سے ہر ایک کو ایک ایک جوڑا کپڑا اور ایک ایک سو درہم عنایت کرتے تھے۔[1]

عید کے دن قبر کی زیارت کرنا

''زیارت قبور'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(ص:۱٤٨)

عید کے دن کی سنتیں

عید کے دن تیرہ چیزیں مسنون ہیں:

١۔ شرع کے موافق اپنی آرائش کرنا۔

٢۔ غسل کرنا۔

٣۔ مسواک کرنا۔

٤۔ عمدہ سے عمدہ نئے یا دھلے ہوئے کپڑے جو اپنے پاس ہوں پہننا۔

٥۔ خوشبو لگانا۔

٦۔ صبح کو بہت سویرے اٹھنا۔

٧۔ عیدگاہ میں سویرے سویرے جانا۔

٨۔ عید الفطر میں عیدگاہ میں جانے سے پہلے کوئی میٹھی چیز مثلاً چھوہارے وغیرہ کھانا۔ اور عید الاضحیٰ میں نماز سے پہلے کچھ نہ کھانا مستحب ہے، خواہ قربانی کرے

---

(١) وقال أحمد ابن عبد الله العجلي: كان أفقه أصحاب إبراهيم، وكانت ربما تعتريه موتة وهو يحدّث. وبلغنا: أنّ حمادا كان ذا دنيا متّسعة، وأنّه كان يفطّر في شهر رمضان خمس مائة إنسان، وأنّه كان يعطيهم بعد العيد لكل واحد مائة درهم. (سير أعلام النبلاء: (٥/٢٣٣) حماد بن ابى سليمان مسلم الكوفي، الطبقة الثالثة، ط: مؤسّسة الرسالة، الطبعة الثالثة)

وعن الصلت بن بسطام، قال: وكان يفطر كل يوم في رمضان خمسين إنسانًا، فإذا كان ليلة الفطر، كساهم ثوبًا ثوبًا. (سير أعلام النبلاء: (٥/٢٣٣) حماد بن ابى سليمان مسلم الكوفي، الطبقة الثالثة، ط: مؤسّسة الرسالة، الطبعة الثالثة)

یا نہ کرے۔

۹۔ عید الفطر میں عید گاہ میں جانے سے پہلے صدقۂ فطر دے دینا۔

۱۰۔ عید کی نماز عید گاہ میں جا کر پڑھنا۔

۱۱۔ جس راستے سے جائے اس کے سوا دوسرے راستے سے واپس آنا

۱۲۔ پیدل جانا۔

۱۳۔ راستے میں اللہ اکبر اللہ اکبر لاإلہ الاّ اللّٰہ واللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر وللّٰہ الحمد عید الفطر میں آتے جاتے آہستہ آواز سے پڑھنا، اور عید الاضحیٰ میں بلند آواز سے کہنا۔ (۱)

عید کے دن میت کی ارواح انتظار نہیں کرتیں

''ارواح کا انتظار'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ٦٤)

(۱) ويستحب يوم الفطر للرجل الاغتسال والسواک ولبس احسن ثيابه جديدا كان او غسيلا ...... ويستحب التختم والتطيب والتبكير وهو سرعة الانتباه والابتكار وهو المسارعة إلى المصلى و أداء صدقة الفطر قبل الصلوة وصلاة الغداة فى مسجد حيه والخروج إلى المصلى ماشيا والرجوع فى طريق آخر ...... واستحب فى عيد الفطر ان يأكل قبل الخروج إلى المصلى تميرات ثلاثا أو خمسا أو سبعا أو أقلّ أو اكثر بعد أن يكون وترا والا ماشاء من اى حلو كان. ...... وفي الكبرى : الاكل قبل الصلاة يوم الاضحى هل هو مكروه ، فيه روايتان ، والمختار انه لايكره لكن يستحب له ان لايفعل ويستحب ان يكون اوّل تناولهم من لحوم الاضاحى الّتى هى ضيافة اللّٰه .... ويكبّر فى الطريق فى الاضحى جهرا ويقطعه إذا انتهى إلى المصلى وهو المأخوذ به وفى الفطر المختار من مذهبه انه لايجهر وهو المأخوذ به اما سرا فمستحب . (الهندية : (۱/ ۱۴۹، ۱۵۰) كتاب الصلاة ، الباب السابع عشر : في صلاة العيدين ، ط: رشيديه)

البحر الرائق: (۲/ ۱۵۸) كتاب الصلاة ، باب العيدين ، ط:سعيد .

وأمّا عدده و ماهيته فهو أن يقول: اللّٰه أكبر اللّٰه أكبر لا إلٰه الاّ اللّٰه، واللّٰه أكبر اللّٰه أكبر وللّٰه الحمد. (الهنديه: (۱/ ۱۵۳) كتاب الصلاة، الباب السابع عشر : في صلاة العيدين، ط: رشيديه)

البحر الرائق : (۲/ ۱۶۵) كتاب الصلاة ، باب العيدين ، ط: سعيد .

الدر مع الرد : (۲/ ۱۶۸) كتاب الصلاة ، باب العيدين ، ط: سعيد .

عید کے دن نوافل

عید کی نماز سے پہلے نفل پڑھنا مکروہ ہے، عیدگاہ ہو یا کوئی اور جگہ، اور عید کی نماز کے بعد صرف عیدگاہ میں نماز پڑھنا مکروہ ہے، گھر میں مکروہ نہیں۔ (۱)

عید کے لیے جانے کی فضیلت

حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: جب عید الفطر کا دن ہوتا ہے تو فرشتے راستوں کے سروں پر کھڑے ہو جاتے ہیں، اور آواز لگاتے ہیں کہ: اے مسلمانو! آؤ اپنے کریم پروردگار کی بارگاہ میں جو اپنے کرم و احسان سے بندوں کو نیکیوں کی توفیق دیتا ہے، اور پھر اس پر اجر عظیم عطا فرماتا ہے، تمہیں رات کی عبادت کا حکم ہوا تم نے وہ پورا کیا، تمہیں دن کے روزوں کا حکم ہوا، تم نے وہ بھی پورا کیا اور اپنے رب کی فرمانبرداری کر کے دکھائی، اب اپنے انعامات لے جاؤ، پھر جب وہ نماز عید سے فارغ ہو جاتے ہیں تو ایک پکارنے والا آواز لگاتا ہے: لوگو! یقیناً تمہارے پروردگار نے تم سب کو بخش دیا، پس جاؤ تم کامیاب و بامراد اپنے گھروں کو لوٹ جاؤ۔ اس طرح یہ دن انعام کا دن ہے اور ملأ اعلیٰ میں بھی اس دن کا نام

---

(۱) ولایتنفل قبلها مطلقًا ...... وكذا لايتنفل بعدها في مصلاه فإنّه مكروه عند العامة، وإن تنفل بعدها في البيت جاز ...... قوله (فإنّه مكروه) أى تحريما على الظاهر الخ. (طحطاوى على الدر المختار: (۱/ ۳۵۳) كتاب الصلاة، باب العيدين، ط: رشيديه)

(قوله: غير مكبر و متنفل قبلها أى قبل صلاة العيد ...... وأما الثانى وهو التنفل قبلها فهو مكروه واطلقه فشمل ما اذا كان فى المصلى او فى البيت ولا خلاف فيما اذا كان فى المصلى واختلفوا فيما اذا تنفل فى البيت فعامتهم على الكراهة وهو الاصح. وقيد بقوله قبلها؛ لأنّ التنفّل بعدها فيه تفصيل فإن كان فى المصلى فمكروه عند العامة وان كان فى البيت فلا. (البحر الرائق: (۲/ ۱۵۹، ۱۶۰) كتاب الصلاة، باب العيدين، ط: سعيد)

شامى: (۲/ ۱۶۹، ۱۷۰) كتاب الصلاة، باب العيدين، ط: سعيد.

''انعام کا دن'' ہی ہے۔ (۱)

عید مبارک کہنا

عید کی مبارک باد دینا اور کہنا جائز ہے، البتہ مبارک باد دینے کے لیے کسی ایک لفظ کو خاص سمجھنا صحیح نہیں۔ (۲)

عید میلاد النبی

پوری کائنات میں کوئی وقت اور کوئی لمحہ بھی ایسا نہیں گزرتا جس میں نبی کریم ﷺ کا ذکر کہیں نہ کہیں نہ ہو رہا ہو، مساجد، مدارس، دار الحدیث، خانقاہیں، اذان، نماز، تعلیم، تقریر، اور دعوت و تبلیغ میں بلکہ زمین کی پستی، آسمان کی بلندی، جنت اور عرش پر بھی اس عظیم اور محبوب ہستی کا ذکر ہر لمحہ ہوتا رہتا ہے۔

آپ کی ولادت مشہور قول کے مطابق ربیع الاول میں ہوئی، اس لئے بعض

---

(۱) عن سعد بن اوس الانصاری عن أبیه قال قال رسول الله ﷺ : إذا كان يوم عيد الفطر وقفت الملائكة على أبواب الطريق فنادوا : أغدوا يا معشر المسلمين إلى رب كريم يمن بالخير ثم يثيب عليه الجزيل لقد امرتم بقيام الليل فقمتم ، وامرتم بصيام النّهار فصمتم وأطعتم ربكم فاقبضوا جوائزكم ، فإذا صلوا نادى منادٍ ان ربكم قد غفر لكم فارجعوا راشدين إلى رحالكم ، فهو يوم الجائزة ويسمى ذلك اليوم في السماء يوم الجائزة وفي رواية رب رحيم بدل رب كريم فقال: قد غفرت لكم ذنوبكم كلها . روه الطبراني في الكبير . (مجمع الزوائد ومنبع الفوائد : (۲/ ۲۰۱) رقم الحديث : ۳۲۲۵ ، أبواب العيدين ، باب فضل يوم العيد ، ط: دار الكتاب العربي ، بيروت ، و: (۲/ ۴۳۵) ط: دار الفكر)

المعجم الكبير للطبراني: (۱/ ۲۲۶) رقم الحديث: ٦١٧ ، باب فيما أعد الله عزّوجلّ للمؤمنين يوم الفطر من الكرامة، رقم الترجمة: ۲۹ ، أوس الأنصاري، ط: مكتبه ابن تيميه، قاهره.

(۲) قوله : ونـدب يوم الفطر ان يطعم ويغتسل ...... وزاد في القنية ...... والتهنئة بقوله : تقبل الله منا ومنكم لاتنكر . (البحر الرائق : (۲/ ۱۵۸) كتاب الصلاة ، باب العيدين ، ط: سعيد)

شامي : (۲/ ۱٦۹) كتاب الصلاة ، باب العيدين ، ط: سعيد .

طحطاوي على الدر : (۱/ ۳۵۳) كتاب الصلاة ، باب العيدين ، ط: رشيديه .

حضرات نے آپ کا تذکرہ اور سیرت کو بیان کرنے کے لئے ربیع الاول کے اسی مہینہ یا دن کو خاص کرلیا ہے، اور پیدائش کے دن کو جشن عید میلاد النبی کا نام دیکر عید کی طرح اس کا اہتمام کرنا شروع کردیا ہے، حالانکہ دین اسلام میں سالانہ صرف دو عیدیں ہیں، عید الفطر اور عید الاضحیٰ، ان دو عیدوں کے علاوہ قرآن وحدیث میں کسی اور دن میں کسی قسم کی عید منانا ثابت نہیں ہے۔

عیدگاہ آبادی میں آجائے

عیدگاہ آبادی سے باہر صحرا میں ہونا لازم نہیں ہے، اور عید کی نماز صحیح ہونے کے لئے عیدگاہ میں پڑھنا بھی ضروری نہیں، ہاں عیدگاہ آبادی سے باہر صحرا میں ہونا بہتر ہے، لہٰذا اگر عیدگاہ آبادی کے درمیان واقع ہو تو اس میں بھی عید کی نماز پڑھنا بلاکراہت جائز ہے۔[1]

عیدگاہ بنانا قبرستان میں

''قبرستان میں عید کی نماز پڑھنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص:۲۲۳)

عیدگاہ پر چھت ڈالنا

''چھت ڈالنا عیدگاہ پر'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص:۱۰۲)

عیدگاہ پیدل جانا

''پیدل جانا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص:۸۳)

---

(۱) (والخروج إليها) أي الجبانة لصلاة العيد (سنة وإن وسعهم المسجد الجامع) هو الصحيح.
(الدر مع الرد: (۲/۱۶۹) كتاب الصلاة، باب العيدين، ط: سعيد)
البحر الرائق: (۲/۱۵۹) كتاب الصلاة، باب العيدين، ط: سعيد.
مراقي الفلاح مع الطحطاوي: (ص: ۵۳۱) كتاب الصلاة، باب أحكام العيدين، ط: قديمي.

عیدگاہ تکبیر کہتے ہوئے جانا

''تکبیر کہتے ہوئے عیدگاہ جانا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(ص:۹٦)

عیدگاہ جانے سے قبل صدقۂ فطر ادا کرنا

''صدقۂ فطر ادا کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(ص:۱٥٤)

عیدگاہ جانے سے قبل مسنون عمل

عیدالفطر میں عیدگاہ جانے سے پہلے طاق عدد چھوارے یا کھجور ورنہ میٹھی چیز کھانا مستحب ہے۔[1]

خاص طور پر شیر خرما، سویاں اور حلوہ کھانا لازم نہیں، یہ رواجی چیز ہے اس کو مسنون نہ سمجھا جائے۔[2]

عیدگاہ سے پیدل آنا

''پیدل جانا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(ص:۸۳)

---

(۱) ویستحب یوم الفطر أن یأکل شیئا قبل الصلاة ؛ لما روی أنس کان علیه الصلاة والسلام لایغدو یوم الفطر حتی یأکل تمرات ویأکلهن وترا رواه البخاری ، فلذا ینبغي أن یکون المأکول تمرا إن وجد وإلا فشیئا حلوا. (حلبی کبیری: (ص: ۳۸۷) فصل: في العید، ط: نعمانیه کوئٹه)

طحطاوي علی الدر : (۱/۳۵۲) کتاب الصلاة ، باب العیدین ، ط: رشیدیه .

الدر مع الرد : (۲/۱٦۸) کتاب الصلاة ، باب العیدین ، مطلب یطلق المستحب علی السنة وبالعکس ، ط: سعید .

(۲) وأما مایفعله النّاس فی زماننا من جمع التمر مع اللبن والفطر علیه فلیس له اصل فی السنة . (البحر الرائق : (۲/۱٥۸) کتاب الصلاة ، باب العیدین . ط : سعید)

عن عائشة رضی الله عنها قالت: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: من أحدث في أمرنا هذا ما لیس منه فهو ردٌّ. متفق علیه (مشکوٰة المصابیح: (ص: ۲۷) باب الاعتصام بالکتاب والسنة، الفصل الأوّل، ط: قدیمی)

مرقاة المفاتیح : (۱/۳۳٦) تحت رقم الحدیث : ۱٤۰ ، باب الاعتصام بالکتاب والسنة ، الفصل الأوّل ، ط: رشیدیه.

عیدگاہ سے لوٹتے وقت تکبیر تشریق

گھر وغیرہ سے عیدگاہ جاتے وقت تکبیر تشریق پڑھی جاتی ہے اور یہ سنت ہے، البتہ عیدگاہ سے واپسی میں تکبیر نہیں پڑھی جاتی۔ (۱)

عیدگاہ شہر سے کتنی دور ہو

عید کی نماز آبادی سے باہر ادا کرنا مستحب ہے، لیکن شریعت میں اس کا کوئی فاصلہ متعین نہیں۔ (۲)

عیدگاہ کا وقف ہونا

عیدین کی نماز درست ہونے کے لئے عیدگاہ کا وقف ہونا ضروری نہیں ہے،

---

(۱) ویکبر في الطریق في الأضحی جهرًا، ویقطعه إذا انتهی المصلی، وهو المأخوذ به، وفي الفطر المختار من مذهبه أنّه لایجهر وهو المأخوذ به کذا في الغیاثیة، أمّا سرًّا فمستحب کذا في الجوهرة النیرة. (الهندیة: (۱/۱۵۰) کتاب الصلاة، الباب السابع عشر: في صلاة العیدین، ط: رشیدیه)

الدر مع الرد: (۲/۱۷۰) کتاب الصلاة، باب العیدین، ط: سعید.

حلبی کبیر: (ص: ۴۸۷، ۴۸۸) فصل فی صلاۃ العید، ط: نعمانیه کوئٹه.

ثم یتوجه إلی المصلی ...... مکبرًا سرًّا ...... ویقطعه أي التکبیر إذا انتهی إلی المصلی ...... (مراقی الفلاح مع الطحطاوي: (ص: ۵۳۱) کتاب الصلاة، باب أحکام العیدین، ط: قدیمی)

(۲) عن أبی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال: کان رسول الله ﷺ یخرج یوم الفطر والاضحی إلی المصلی، فأوّل شیئ یبدأ به الصلاة ...... (صحیح البخاری: (۱/۱۳۱) کتاب العیدین، باب الخروج إلی المصلی ط: قدیمی)

(وندب): أی استحب لمصلی العید (فی) یوم (الفطر ثلاثة عشر شیئًا) ...... (وصلاة الصبح فی مسجد حیه) لقضاء حقه، ویتمحض ذهابه لعبادة مخصوصة، وفی قوله: (ثم یتوجه إلی المصلی) إشارة إلی تقدیم ما تقدم علی الذهاب (ماشیا) بسکون و وقار وغض بصر. (مراقی الفلاح مع الطحطاوي: (ص: ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۱) کتاب الصلاة، باب أحکام العیدین، ط: قدیمی)

(والخروج إلیها) أی الجبانة لصلاة العید سنة وان وسعهم المسجد الجامع. (الدر مع الرد: (۲/۱۶۹) کتاب الصلاة، باب العیدین. ط: سعید)

جس طرح جمعہ اور پانچ وقت کی نمازیں وقف مساجد کے علاوہ دوسری جگہ پڑھنا درست ہے، اسی طرح عید کی نماز بھی کسی چمن، صحرا یا میدان میں پڑھنا جائز ہے، زمین وقف ہو یا وقف نہ ہو دونوں صورتوں میں نماز درست ہے، کیونکہ پوری روئے زمین نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے لئے مسجد بنائی گئی ہے، یعنی ہر پاک جگہ پر نماز پڑھنا درست ہے۔ (۱)

البتہ عیدگاہ اگر عید کی نماز کے لئے باقاعدہ وقف ہو تو زیادہ مناسب ہے۔

عیدگاہ مشترکہ زمین پر

مشترکہ زمین پر تمام مالکوں کی اجازت سے عیدگاہ بنانا جائز ہے، مالکوں کی رضامندی کے بغیر عیدگاہ بنانا جائز نہیں ہے۔ (۲)

عیدگاہ میں آواز ملا کر تکبیر کہنا

عیدگاہ میں بلند آواز سے اجتماعی طور پر تکبیر کہنا نبی کریم ﷺ، خلفائے راشدین، صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین اور ائمہ مجتہدین سے ثابت نہیں، لہٰذا اگر کسی علاقہ میں

---

(۱) عن جابر بن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم جعلت لي الأرض مسجدا و طهورًا . (سنن النسائي : (۱/۱۲۰) كتاب المساجد ، الرخصة في ذلك ، ط: قديمي)

الخروج إلى الجبانة في صلاة العيد سنة ، وإن كان يسعهم المسجد الجامع على هذا عامة المشايخ وهو الصحيح . (الفتاوىٰ الهندية : (۱/۱۵۰) كتاب الصلاة ، الباب السابع عشر في صلاة العيدين ، ط: رشيديه)

الدر مع الرد : (۲/۱۶۹) كتاب الصلاة ، باب العيدين ، ط: سعيد .

البحر الرائق : (۲/۱۵۹) كتاب الصلاة ، باب العيدين ، ط: سعيد .

(۲) لايجوز لأحد أن يتصرف في ملك غيره بلاإذنه أو وكالة منه أو ولاية عليه ، وإن فعل كان ضامنًا . (شرح المجلة لرستم باز : (۱/۵۱) المادة: ۹۶ ، القواعد الكلية الفقهية، ط: فاروقيه كوئته)

الدر مع الرد : (۶/۲۰۰) كتاب الغصب ، ط: سعيد .

الأشباه والنظائر مع الحموي : (۲/۴۴۴) رقم القاعدة : ۱۲ / ۱۷ ، كتاب الغصب ، الفن الثاني : الفوائد ، ط: إدارة القرآن.

یہ رسم ہے تو وہ غلط اور سنت کے خلاف ہے، اس کو ترک کرنا لازم ہے۔ (۱)

عیدگاہ میں تکبیر تشریق پڑھنا پڑھانا

عیدگاہ جاتے ہوئے تکبیر کہنا مستحب ہے، عیدگاہ پہنچ کر بلند آواز سے تکبیر کہنا موقوف کردینی چاہیے اگر عیدگاہ میں آہستہ کہے تو گنجائش ہے، اس لیے روکا بھی نہ

(۱) وهى احكام الاضحى ، لكن هنا يؤخر الأكل عنها ، ويكبر فى الطريق جهرًا قوله : ويكبر فى الطريق جهرًا) ...... وظاهره انه ليس بمستحب فى البيت و فى المصلى ، وفى المحيط : ويكبر فى حال خروجه إلى المصلى جهراً فإذا انتهىٰ إلى المصلى يترك . (البحر الرائق : (۲/ ۲۸۴، ۲۸۵) كتاب الصلاة ، باب العيدين ، ط: رشيديه ، و: (۲/ ۱۶۳) ط: سعيد)

والاصح ما ذكرنا انه لايكبر فى عيد الفطر فافاد ان الخلاف فى أصله لا فى صفته وان الاتفاق على عدم الجهرية ورده فى فتح القدير بأنه ليس بشىء اذ لا يمنع من ذكر الله بسائر الالفاظ فى شىء من الاوقات بل من ايقاعه على وجه البدعة ، فقال أبو حنيفة رفع الصوت بالذكر بدعة ويخالف الامر من قوله تعالىٰ واذكر ربك فى نفسك تضرعًا و خيفة و دون الجهر من القول فيقتصر على مورد الشرع . (البحر الرائق : (۲/ ۱۵۹) ط: كتاب الصلاة ، باب العيدين، ط: سعيد)

أراد عبد الله بن مسعود رضى الله تعالىٰ عنه لما أخبر بالجماعة الّذين كانوا يجلسون بعد المغرب و فيهم رجل يقول : كبروا الله كذا و كذا ، سبحوا الله كذا و كذا ، احمدوا الله كذا و كذا ، فيفعلون فحضرهم ، فلما سمع ما يقولون ، قام فقال : انا عبد الله بن مسعود ، فوالّذى لا إله غيره ، لقد جئتم ببدعة ظلماء او لقد فقتم على اصحاب محمد عليه السلام علمًا . (مجالس الابرار : (ص: ۱۵۰) المجلس الثامن عشر : في بيان أقسام البدع وأحكامها وغيرها من الأمور المهمة ، ط: سهيل اكيڈمى لاهور)

عن ابن مسعود رضى الله تعالىٰ عنه انه أخرج جماعة من المسجد يهللون ويصلون على النبىّ ﷺ جهرًا ، وقال لهم : مأأراكم الا مبتدعين . (شامى : (۶/ ۳۹۸) كتاب الحظر والإباحة، فصل فى البيع ، ط: سعيد)

ومنها (أى : البدعة) التزام العبادات المعينة فى أوقات معينة لم يوجد لها ذلك التعيين فى الشريعة . (الاعتصام للشاطبى : (ص: ۲۶) باب فى تعريف البدع ، ط: دار المعرفة ، بيروت)

من اصر على امر مندوب ، وجعله عزمًا ، ولم يعمل بالرخصة ، فقد أصاب منه الشيطان من الاضلال فكيف من اصر على بدعة أو منكر ؟ . (مرقاة المفاتيح : (۳/ ۲۶) كتاب الصلاة ، باب الدعاء فى التشهد ، رقم الحديث : ۹۴۷ ، ط: رشيديه)

جائے، اور بلند آواز سے بھی نہ پڑھا جائے۔ (۱)

عیدگاہ میں دوبارہ جماعت کرنا

''عیدگاہ میں دوبارہ عید کی نماز پڑھنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۲۰۸)

عیدگاہ میں دوبارہ عید کی نماز پڑھنا

ایک عیدگاہ میں ایک مرتبہ عید کی نماز پڑھنے کے بعد اسی دن اس میں دوبارہ عید کی نماز پڑھنا مکروہ ہے، اس لیے اگر کچھ لوگ رہ گئے تو وہ اسی عیدگاہ میں دوبارہ عید کی نماز نہ پڑھیں، بلکہ دوسری جگہ جا کر عید کی نماز پڑھیں، یا جہاں دیر سے جماعت ہوتی ہے وہاں جا کر پڑھیں۔ (۲)

عیدگاہ میں سترہ

''سترہ'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۱٤۸)

عیدگاہ میں عید کی نماز پڑھنا

عید کی نماز عیدگاہ اور صحرا میں پڑھنا **افضل** اور مستحب ہے، اور مسجد میں پڑھنا

---

(۱) ویقطعه أی التکبیر إذا انتهی إلی المصلی فی روایة جزم بها فی الدرایة، وفی روایة اذا افتتح الصلوٰه کذا فی الکافی و علیه عمل النّاس، قال أبو جعفر وبه نأخذ. (مراقی الفلاح مع الطحطاوي: (ص: ۵۳۱) کتاب الصلاة، باب أحکام العیدین، ط: قدیمی)

البحر الرائق: (۱۶۳/۲) کتاب الصلاة، باب العیدین، ط: سعید.

الهندية: (۱۵۰/۱) کتاب الصلاة، الباب السابع عشر: في صلاة العيدين، ط: رشیدیه.

(۲) (قوله: لم تقض ان فاتت مع الإمام) ...... والا فإن فات مع إمام وأمکنه ان یذهب إلی امام آخر فإنّه یذهب إلیه، لأنّه یجوز تعدادها فی مصر واحد فی موضعین وأکثر اتفاقا. (البحر الرائق: (۱۶۲/۲) ط: کتاب الصلاة، باب العیدین، ط: سعید)

شامی: (۱۷۵/۲) کتاب الصلاة، باب العیدین، ط: سعید.

مراقی الفلاح مع الطحطاوي: (ص: ۵۳۵) کتاب الصلاة، باب أحکام العیدین، ط: قدیمی.

بھی جائز ہے۔ (۱)

عیدگاہ میں غیر مقلد پہلے نماز پڑھ لیں

اگر حنفیوں کی عیدگاہ میں حنفی امام کی اجازت کے بغیر غیر مقلدین کا امام غیر مقلدین کے ساتھ عید کی نماز پڑھ کر چلا جائے تو ان کی جماعت کا کچھ اعتبار نہیں ہوگا، حنفی لوگ جو بعد میں عید کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کریں گے اس کا اعتبار ہوگا، اس کی فضیلت اور ثواب میں کچھ کمی نہیں آئے گی۔ (۲)

---

(۱) (ثم خروجه) ...... (ماشيا إلى الجبانة) وهي المصلى العام (قوله: المصلى العام): أي في الصحراء، (والخروج إليها) أي الجبانة لصلوة العيد (سنة، وان يسعهم المسجد الجامع) هو الصحيح. (قوله: هو الصحيح) ...... وفي الخلاصة والخانية: السنة ان يخرج الإمام إلى الجبانة ويستخلف غيره ليصلي في المصر بالضعفاء بناء على ان صلوة العيدين في موضعين جائزة بالاتفاق، وإن لم يستخلف، فله ذلك. (شامي: (۲/۱۶۸) كتاب الصلاة، باب صلاة العيدين، ط: سعيد)

عن أبي سعيد الخدري رضي الله تعالىٰ عنه قال: كان رسول الله ﷺ يخرج يوم الفطر والاضحى إلى المصلى، فأول شيئ يبدأ به الصلاة، ثم ينصرف .... (صحيح البخاري: (۱/۱۳۱) كتاب العيدين، باب الخروج إلى المصلى، ط: قديمي)

ذلك (الخروج إلى الصحراء لصلوة العيد) أفضل من صلوتها في المسجد لمواظبة النبي ﷺ على ذلك مع فضل مسجده. (فتح الباري: (۲/۵۲۷) كتاب العيدين، باب الخروج إلى المصلى، ط: قديمي)

الخروج إلى الجبانة في صلوة العيد سنة وإن كان يسعهم المسجد الجامع على هذا عامة المشايخ وهو الصحيح. (الهنديه: (۱/۱۵۰) كتاب الصلاة، الباب السابع عشر في صلاة العيدين، ط: رشيديه)

التاتارخانيه: (۲/۸۹) كتاب الصلاة، الفصل السادس والعشرون في صلاة العيدين شرائط صلاة العيد، ط: إدارة القرآن.

شامي: (۲/۱۶۹) كتاب الصلاة، باب العيدين، ط: سعيد.

(۲) فتاویٰ دارالعلوم دیوبند: (۵/۱۵۲) كتاب الصلاة، الباب السادس عشر في صلاة العيدين، عنوان: عیدگاہ میں غیر مقلد پہلے نماز پڑھ لیں تو اس کا اعتبار نہیں۔ ط: دارالاشاعت کراچی۔

عیدگاہ میں کھیلنا

عیدگاہ کو مستقل طور پر کھیل کے لیے مقرر کرنا مناسب نہیں۔[1]

عیدگاہ میں نماز شروع کرنے کے لیے لوگوں کا انتظار کرنا

''انتظار کرنا نماز شروع کرنے کے لیے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(ص: ۲۱)

عید میں دوسرا خطبہ چھوڑ دیا

عید کی نماز کے بعد دو خطبے دینا سنت ہے، لہٰذا اگر کسی امام نے عید کی نماز پڑھانے کے بعد پہلا خطبہ دیا پھر بیٹھنے کے بعد کھڑے ہوکر دوسرا خطبہ نہیں دیا تو بھی نماز ادا ہوجائے گی، لیکن سنت کے خلاف ہوگا، اس لئے جان بوجھ کر ایسا نہیں کرنا چاہیے۔[2]

عیدی

عید کے دنوں میں عیدی مانگنا تو درست نہیں البتہ خوشی سے بچوں کو، ماتحتوں

---

(۱) (واما المتخذة لصلاة جنازة أو عيد) فهو (مسجد في حق جواز الاقتداء) ...... (لا في حق غيره به يفتىٰ، قال المحقق الشامي: لكن، قال في البحر: ظاهره انه يجوز الوطء والبول والتخلي فيه ولايخفىٰ مافيه فإن الباني لم يعد لذلك فينبغي ان لايجوز. (الدر مع الرد: (۱/ ۶۵۷) كتاب الصلاة، باب مايفسد الصلوٰة ومايكره فيها، مطلب في أحكام المسجد، ط: سعيد)

البحر الرائق: (۲/ ۳۶) كتاب الصلاة، باب مايفسد الصلاة، ومايكره فيها، قبيل: باب الوتر والنوافل، ط: سعيد.

فتاوىٰ دار العلوم ديوبند: (۵/ ۲۱۴) كتاب الصلاة، الباب السادس عشر: في صلاة العيدين، مكتبه امداديه ملتان، و: (۵/ ۱۵۷، ۱۵۸) ط: دار الإشاعت.

کفایت المفتی: (۳/ ۱۸۶) کتاب الصلاۃ، فصل شانزدہم، عیدگاہ کے احکام، ط: دارالاشاعت کراچی۔

(۲) (ويخطب بعدها خطبتين) وهما سنة. (الدر مع الرد: (۲/ ۱۷۵) كتاب الصلاة، باب العيدين، مطلب: أمر الخليفة لا يبقى بعد موته، ط: سعيد)

البحر الرائق: (۲/ ۱۶۲) كتاب الصلاة، باب العيدين، ط: سعيد.

مراقي الفلاح مع الطحطاوي: (ص: ۵۳۲) كتاب الصلاة، باب أحكام العيدين، ط: قديمي

کو، ملازموں کو ہدیہ کے طور پر عیدی دینا نہ صرف جائز بلکہ بہت ہی اچھا کام ہے، حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے استاد حضرت حماد رحمہ اللہ عید کے دن پانچ سو افراد کو ایک ایک جوڑا کپڑا اور ایک ایک سو درہم عنایت کرتے تھے۔[1]

عیدی دینا

''عیدی''عنوان کے تحت دیکھیں۔(ص: ۲۱۰)

عیدین کا خطبہ

''خطبہ سنت ہے''عنوان کے تحت دیکھیں۔(ص: ۱۰۹)

عیدین کا خطبہ نماز کے بعد ہے

''خطبہ سے پہلے عید کی نماز پڑھے''عنوان کے تحت دیکھیں۔(ص: ۱۱۰)

عیدین کا وقت

عیدین کا وقت آفتاب طلوع ہونے کے تقریباً پندرہ منٹ بعد شروع ہوجاتا ہے، لیکن چونکہ عید کا دن ہے، لوگوں کو مسنون طریقہ سے تیار ہونا ہے، غسل کرنا، اچھے کپڑے اور خوشبو کا اہتمام کرنا ہے اور عید الفطر میں صدقۂ فطر بھی ادا کرنا ہے، اور اطراف سے بھی لوگ نماز کے لیے شہر میں آتے ہیں، اس لیے نماز کا وقت اس

---

(۱) وقال أحمد ابن عبد الله العجلي: كان افقه أصحاب إبراهيم، وكانت ربّما تعتريه موتة وهو يحدّث. وبلغنا: أنّ حمادا كان ذا دنيا متّسعة، وأنّه كان يفطّر في شهر رمضان خمس مائة إنسان، وأنّه كان يعطيهم بعد العيد لكل واحد مائة درهم. (سير أعلام النبلاء: (۲۳۴/۵) حماد بن ابى سليمان مسلم الكوفي، الطبقة الثالثة، ط: مؤسّسة الرسالة، الطبعة الثالثة)
وعن الصلت بن بسطام، قال: وكان يفطر كل يوم في رمضان خمسين إنسانا، فإذا كان ليلة الفطر، كساهم ثوبا ثوبا. (سير أعلام النبلاء: (۲۳۴/۵) حماد بن ابى سليمان مسلم الكوفي، الطبقة الثالثة، ط: مؤسّسة الرسالة، الطبعة الثالثة)

طرح مقرر کیا جائے کہ لوگ آسکیں، اس قدر جلدی کرنا کہ لوگ نماز سے رہ جائیں مناسب نہیں، بلا وجہ بہت تاخیر کرنا بھی کراہت سے خالی نہیں، ہاں اگر کوئی عذر ہو تو لوگوں میں اعلان کر کے اول وقت میں پڑھ سکتے ہیں، جب کہ لوگوں کی نماز رہ جانے کا ڈر نہ ہو۔ (۱)

عیدین کی چھ تکبیروں کا ثبوت

عن سعيد بن العاص قال سألت أبا موسى وحذيفة كيف كان رسول اللّٰه صلى الله عليه وسلم يكبر في الأضحى والفطر فقال أبوموسى كان يكبّر أربعًا تكبيره على الجنائز فقال حذيفة صدق رواه أبو داؤد. (مشكوٰة المصابيح: (۱/۱۲۶) باب صلوٰة العيدين، الفصل الثاني، ط: قديمي)

ترجمہ: اور حضرت سعید ابن عاص فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوموسیٰ و حضرت حذیفہ سے سوال کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم عید و بقر عید کی نماز میں کتنی تکبیریں کہتے تھے؟ تو حضرت ابوموسیٰ نے جواب دیا کہ: جس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ جنازہ میں چار تکبیریں کہتے تھے اسی طرح عیدین کی نماز میں بھی چار تکبیریں کہا کرتے تھے، حضرت حذیفہ نے (یہ سن کر) فرمایا کہ ابوموسیٰ نے سچ کہا۔ (مظاہر حق جدید: (۱/۹۱۲) ط: دار الاشاعت)

---

(۱) وابتداء وقت صحة صلوة العيد من ارتفاع الشمس قدر رمح أو رمحين حتى تبيض...... لأنه ﷺ كان يصلي العيد حين ترتفع الشمس قدر رمح او رمحين، فلو صلوا قبل ذلك لاتكون صلاة بل نفلاً محرمًا. (مراقي الفلاح مع طحطاوي: (ص: ۵۳۲) كتاب الصلاة، باب العيدين، ط: قديمي)

التاتارخانية: (۲/۸۵) كتاب الصلاة، الفصل السادس والعشرون: في صلاة العيدين، وقت صلاة العيد، ط: إدارة القرآن.

الدر مع الرد: (۲/۱۷۱) كتاب الصلاة، باب العيدين، ط: سعيد.

اور جس روایت میں نو تکبیریں دونوں رکعتوں میں وارد ہیں اس سے مراد بھی چھ تکبیرات زوائد ہیں، کیونکہ اول رکعت میں تکبیر تحریمہ اور تکبیر رکوع داخل ہیں، اور دوسری رکعت میں تکبیر رکوع داخل ہے۔ (۱)

عیدین کی رات

عیدین کی رات میں عبادت اور شب بیداری کی بڑی فضیلت ہے، کہ ایسے لوگوں کا دل قیامت کے دن زندہ رہے گا۔

خالد بن معدان نے کہا کہ سال میں پانچ راتیں ایسی ہیں کہ ان میں جو ثواب کی نیت سے، اور ثواب کے وعدہ پر یقین کرتے ہوئے عبادت پر مداومت کرے گا اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل فرمائے گا: ۱- رجب کے پہلے دن کو روزہ رکھنا اور رات کو عبادت کرنا، ۲- عید الفطر کی رات، ۳- عید الاضحیٰ کی رات، ۴- عاشورہ اور ۵- پندرہ شعبان کی رات۔ (۲)

---

(۱) وروى عن ابن مسعود أنه قال: في التكبير في العيدين تسع تكبيرات، في الركعة الأولىٰ خمس تكبيرات قبل القراءة، وفي الركعة الثانية يبدأ بالقراءة ثم يكبر أربعًا مع تكبيرة الركوع، وقد روى عن غير واحد من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم نحو هذا، وهو قول أهل الكوفة، وبه يقول سفيان الثوري. (جامع الترمذي: (۱/ ۱۲۰) أبواب العيدين، باب في التكبير في العيدين، ط: قديمي)

أن سعيد بن العاص سأل أبا موسى الأشعري وحذيفة بن اليمان، كيف كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يكبّر في الأضحى والفطر فقال أبو موسىٰ كان يكبّر أربعًا تكبيره على الجنائز، فقال حذيفة صدق، فقال أبو موسىٰ كذلك كنت أكبّر في البصرة، حيث كنت عليهم، قال أبو عائشة وأنا حاضر سعيد بن العاص. (سنن أبي داود: (۱/ ۱۷۰) كتاب الصلاة، باب التكبير في العيدين، ط: حقانيه ملتان)

مشكوة المصابيح مع مرقاة المفاتيح: (۳/ ۴۹۴) رقم الحديث: ۱۴۴۳، كتاب الصلاة، باب صلاة العيدين، الفصل الثاني، ط: رشيديه.

(۲) روى الخلال في كتاب فضل رجب له من طريق خالد بن معدان قال: "خمس ليال في السنة، من واظب عليهن رجاء ثوابهن و تصديقًا بوعدهن أدخله الله الجنة، أوّل ليلة من رجب يقوم ليلها ويصوم نهارها، وليلة الفطر وليلة الأضحى، وليلة عاشوراء وليلة نصف شعبان، وروى الخطيب في غنية الملتمس بإسناده إلى عمر بن عبد العزيز أنه كتب إلى عدى بن أرطاة =

حضرت عمر بن عبدالعزیز نے عدی بن ارطاۃ کو لکھا کہ سال میں چار راتوں کی عبادت کو لازم پکڑو، کہ ان میں اللہ کی رحمت متوجہ ہوتی ہے، رجب کی پہلی رات، پندرہ شعبان کی رات، عید اور بقرہ عید کی رات۔[1]

شہر، فناء شہر اور بڑا گاؤں جہاں جمعہ قائم کرنے کی شرائط پائی جاتی ہیں (مثلاً وہاں کی آبادی کم از کم ڈھائی ہزار ہو، اور زندگی گزارنے کی ضروریات آسانی سے ملتی ہوں، وہاں عیدین کی نماز پڑھنا واجب ہے، البتہ جہاں جمعہ کی شرائط نہ پائی جاتی ہوں وہاں عید کی نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔[2]

= علیک بأربع لیال في السنة فإنّ الله یفرغ فیهنّ الرحمة أوّل لیلة من رجب ولیلة النصف من شعبان ولیلة الفطر ولیلة النحر. (التلخیص الحبیر: (۲/ ۱۹۱) کتاب صلاة العیدین، ط: دار الکتب العلمیة)

عن خالد بن معدان عن أبي أمامة عن النّبي صلی الله علیه وسلم قال: من قام لیلتي العیدین محتسبًا لله لم یمت قلبه یوم تموت القلوب. (سنن ابن ماجه: (ص: ۱۲۷) أبواب ماجاء في الصیام، فیمن قام لیلتي العیدین، ط: قدیمي)

الأذکار للنووي: (ص: ۱۷۱) کتاب الأذکار في صلوات مخصوصة، باب الأذکار المشروعة في العیدین، ط: دار الفکر)

مجمع الزوائد و منبع الفوائد، (۲/ ۱۹۸) رقم الحدیث: ۳۲۰۳، أبواب العیدین، باب إحیاء لیلتي العید، ط: مکتبة القدسي، قاهرة.

(۱) انظر الی الحاشیة السابقة رقم: ۲، علی الصفحة، رقم: ؟؟؟. (روی الخلال في کتاب فضل رجب)

(۲) تجب صلاتهما ...... علی من تجب علیه الجمعة بشرائطها المتقدمة، ...... وفي القنیة: صلاة العید في القری تکره تحریما أي لأنّه اشتغال بمالایصح؛ لأنّ المصر شرط الصحة. (الدر مع الرد: (۲/ ۱۶۶، ۱۶۷) کتاب الصلاة، باب العیدین، ط: سعید)

البحر الرائق: (۲/ ۱۵۷) کتاب الصلاة، باب العیدین، ط: سعید.

مراقي الفلاح مع الطحطاوي: (ص: ۵۲۷، ۵۲۸) کتاب الصلاة، باب أحکام العیدین، ط: قدیمي

امداد المفتیین: (۲/ ۳۴۷) کتاب الصلاة، فصل: في العیدین، عنوان: عید کے لئے بھی وہی شرائط ہیں جو جمعہ کے لئے، ط: دار الاشاعت۔

عیدین کی نماز کا طریقہ

۱۔ امام نیت اس طرح کرے کہ میں دو رکعت عید کی واجب نماز چھ تکبیراتِ زوائد کے ساتھ قبلہ رو ہو کر امام بن کر پڑھتا ہوں۔

اور مقتدی اس طرح نیت کرے کہ میں دو رکعت عید کی واجب نماز چھ تکبیرات زوائد کے ساتھ قبلہ رو ہو کر امام کے پیچھے اقتداء کر کے پڑھتا ہوں اللہ اکبر، اور اللہ اکبر کہتے ہوئے دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھا کر پھر ناف کے نیچے باندھ لیں، اس کے بعد امام اور مقتدی دونوں ثناء (سبحانک اللّٰھم) آخر تک پڑھیں، اس کے بعد امام تین تکبیر زائد اس طرح کہے کہ دو تکبیروں میں امام اور مقتدی دونوں کانوں تک ہاتھ اٹھا اٹھا کر چھوڑتے رہیں، اور تیسری تکبیر میں بھی ہاتھ اٹھائیں مگر چھوڑیں نہیں بلکہ دونوں ہاتھوں کو ناف کے نیچے باندھ لیں۔ (اور ہر تکبیر کے بعد اتنا توقف کرنا چاہیے جتنے عرصہ میں تین تکبیریں کہی جاسکیں، اور اس اثناء میں کوئی ذکر مسنون نہیں) پھر امام أعوذ باللّٰہ ...... الخ اور بسم اللّٰہ ...... الخ آہستہ پڑھے، اس کے بعد سورۂ فاتحہ اور کوئی سورت بلند آواز سے پڑھے، اور بہتر یہ ہے کہ سورۂ اعلیٰ اور سورۂ غاشیہ پڑھی جائیں، مگر اس پر ہمیشہ پابندی نہ کی جائے، اور مقتدی حسب معمول خاموش رہیں، اور ولا الضالین کے بعد آہستہ سے آمین کہیں۔ اور دوسری نمازوں کی طرح رکوع سجدہ وغیرہ کر کے پہلی رکعت مکمل کریں۔

پھر دوسری رکعت کے شروع میں امام صرف بسم اللہ الرحمٰن الرحیم آہستہ سے پڑھ کر سورۂ فاتحہ اور سورت بلند آواز سے پڑھیں اس کے بعد امام اور مقتدی زائد تکبیرات کہیں، اور تینوں تکبیروں میں ہاتھ اٹھا اٹھا کر چھوڑتے جائیں، پھر ہاتھ اٹھائے بغیر چوتھی تکبیر رکوع کے واسطے کہہ کر رکوع میں جائیں، اور دوسری نمازوں کی طرح سجدوں کے بعد التحیات، تشہد اور دعا وغیرہ پڑھ کر سلام پھیر دیں اور جو شخص بعد

میں آ کر شامل ہو اس کی چند صورتیں ہیں، سب کو الگ الگ لکھا جاتا ہے:[1]

پہلی صورت: اگر کوئی شخص تکبیروں سے پہلے ہی آ گیا تب تو نیت باندھ کر شامل ہو جائے۔ اور اگر ایسے وقت پہنچا کہ تکبیریں ہو رہی ہیں، تو جتنی تکبیریں مل جائیں اتنی ساتھ کہہ لے اور باقی ماندہ تکبیر بعد میں اسی وقت کہہ لے، اور اگر تینوں تکبیریں ہو چکی ہیں تو نیت باندھتے ہی فوراً تینوں تکبیریں کہہ لے، خواہ قراءت شروع ہو چکی ہو، اور ہاتھ اٹھانے اور باندھنے کا وہی طریقہ ہے جو اوپر گزر چکا۔[2]

---

(۱) ويصلي الامام ركعتين فيكبر تكبيرة الافتتاح ثم يستفتح ثم يكبّر ثلاثا ثم يقرأ جهرا ثم يكبر تكبيرة الركوع فإذا قام إلى الثانية قرأ ثم كبر ثلاثا وركع بالرابعة فتكون التكبيرات الزوائد ستا ثلاثا في الأولىٰ و ثلاثا في الاخرىٰ وثلاث اصليات تكبيرة الافتتاح وتكبيرتان للركوع فيكبر في الركعتين تسع تكبيرات ويوالي بين القراء تين ...... ويرفع يديه في الزوائد ويسكت بين كل تكبيرتين مقدار ثلاث تسبيحات ...... ويرسل اليدين بين التكبيرتين ولايضع . (الهنديه : (۱/ ۱۵۰) كتاب الصلاة ، الباب السابع عشر : في صلاة العيدين ، ط رشيديه)

وأشار المصنف إلى أنه يسكت بين كل تكبيرتين ؛ لأنه ليس بينهما ذكر مسنون عندنا . (البحر الرائق : (۲/ ۱۶۲) ط: كتاب الصلاة ، باب العيدين ، ط: سعيد)

عن النعمان بن بشير أنّ رسول اللّٰه ﷺ كان يقرأ في العيدين بـ ﴿ سبّح اسم ربّك الأعلىٰ ﴾ ، و ﴿ هل أتاك حديث الغاشية ﴾ (سنن ابن ماجه : (ص: ۹۱) أبواب ماجاء في صلاة العيدين ، باب ماجاء في القراءة في صلوة العيدين ، ط: رحمانيه)

قوله : ويقرأ كالجمعة أي كالقراءة في صلاة الجمعة لما روى أبو حنيفة أنه ﷺ كان يقرأ في العيدين ويوم الجمعة الاعلىٰ والغاشية . (شامي : (۲/ ۱۷۳) كتاب الصلاة ، باب العيدين ، ط: سعيد)

(۲) ولو ان رجلا دخل مع الإمام في صلوة العيد في الركعة الأولىٰ بعد ما كبّر الإمام تكبير ابن عبّاس ست تكبيرات فدخل معه وهو في قراءة والرجل يرى تكبير ابن مسعود فإنّه يكبّر برای نفسه في هذه الركعة حال مايقرأ الإمام . (الهندية : (۱/ ۱۵۱) كتاب الصلاة ، الباب السابع عشر : في صلاة العيدين ، ط: رشيديه)

الدر مع الرد : (۲/ ۱۷۴) كتاب الصلاة ، باب العيدين ، ط: سعيد .

البحر الرائق : (۲/ ۱۶۱) كتاب الصلاة ، باب العيدين ، ط: سعيد .

دوسری صورت: اگر کوئی شخص ایسے وقت آیا کہ امام رکوع میں جا چکا ہے، تو اگر غالب گمان ہو کہ تکبیریں کہنے کے بعد رکوع مل جائے گا تب تو مذکورہ طریقہ کے مطابق تکبیریں کہنے کے بعد رکوع کی تکبیر کہہ کر رکوع میں جائے، اور اگر یہ اندیشہ ہے کہ تکبیریں کہنے کے بعد رکوع نہیں ملے گا تو رکوع میں شریک ہو جائے، اور رکوع ہی میں تسبیح کی جگہ ہاتھ اٹھائے بغیر تکبیریں کہہ لے، اور اگر ایک یا دو تکبیر کے بعد امام رکوع سے اٹھ جائے تو یہ بھی ساتھ ہی اٹھ جائے، باقی تکبیر معاف ہے۔[1]

تیسری صورت: جو شخص دوسری رکعت میں اس وقت آیا ہو جب امام رکوع میں جا چکا ہے، تو اس کا بھی وہی حکم ہے جو پہلی رکعت کے رکوع کا ابھی لکھا گیا ہے، اور پہلی رکعت جو رہ گئی ہے، وہ امام کے سلام کے بعد کھڑا ہو کر پڑھے اور پہلے سورۂ فاتحہ اور سورت ملائے، پھر اس کے بعد تین تکبیریں زائد ہاتھ اٹھا اٹھا کر کہنے کے بعد چوتھی تکبیر ہاتھ اٹھائے بغیر کہہ کر رکوع میں چلا جائے، جیسا کہ دوسری رکعت میں حکم ہے۔[2]

---

(۱) ولو انتهىٰ رجل إلى الإمام فى الركوع فى العيدين فإنّه يكبّر للافتتاح قائما ، فإن أمكنه أن يأتى بالتكبيرات ويدرك الركوع فعل ويكبر على راى نفسه وإن لم يمكنه ركع واشتغل بالتكبيرات ولايرفع يديه إذا أتى بتكبيرات العيد فى الركوع ولو رفع الإمام رأسه بعد ما أدى بعض التكبيرات فإنّه يرفع رأسه ويتابع الإمام وتسقط عنه التكبيرات الباقية . (الهندية : (۱/۱۵۱) كتاب الصلاة ، الباب السابع عشر : في صلاة العيدين ، ط: رشيديه)

البحر الرائق : (۲/۱۶۱) كتاب الصلاة ، باب العيدين ، ط: سعيد .

الدر مع الرد : (۲/۱۷۳) كتاب الصلاة ، باب العيدين ، ط: سعيد .

(۲) ولو ان رجلا فاتته ركعة من صلوة العيد مع الإمام وقد كبّر الإمام تكبير ابن عباس ...... وهذا الرجل يرى تكبير ابن مسعود فلما سلم الإمام وقد قام الرجل يقضى مافاته يبدأ بالقراءة ثم بالتكبير هكذا ذكره فى عامة الروايات . (التاتارخانية : (۲/۹۵) كتاب الصلاة ، الفصل السادس والعشرون : في صلاة العيدين ، نوع يتعلق بتكبيرات العيد ، ط : إدارة القرآن)

الهندية : (۱/۱۵۱) كتاب الصلاة ، الباب السابع عشر : في صلاة العيدين ، ط: رشيديه.

چوتھی صورت: اگر دوسری رکعت کے رکوع کے بعد کسی وقت آکر ملا تو پھر دونوں رکعت اس طریقہ سے پڑھے جو شروع میں لکھا گیا ہے۔ (۱)

عیدین کے دن غسل کرنا

۱۔ حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن غسل فرماتے تھے۔

۲۔ عیدین کے دنوں میں غسل کرنا سنت ہے۔

۳۔ عیدین کے دن عورتوں کے لیے بھی غسل کرنا مستحب ہے، اور عمدہ لباس پہننا چاہیے، کیونکہ یہ خوشی کا دن ہے۔ (۲)

---

(۱) إذا أدرک الإمام في صلاة العيد بعد ماتشهد الإمام قبل ان يسلم أو بعد ما سلم ...... فإنه يقوم ويقضي صلاة العيد . (الهندية : (۱/ ۱۵۱) كتاب الصلاة ، الباب السابع عشر : في صلاة العيدين، ط: رشيديه)

الجوهرة النيرة : (۱/ ۱۱۳) كتاب الصلاة ، باب صلاة العيدين ، ط : قديمي

التاتارخانية : (۲/ ۱۰۰) كتاب الصلاة ، الفصل السادس والعشرون ، في صلاة العيدين ، المتفرقات، ط: إدارة القرآن.

(۲) عن ابن عباس قال : كان رسول الله ﷺ يغتسل يوم الفطر و يوم الاضحى . (ابن ماجه : (ص: ۹۳) أبواب ماجاء في صلاة العيدين ، باب ماجاء في الاغتسال في العيدين ، ط: قديمي)

ويستحب يوم الفطر للرجل الاغتسال والسواک ولبس احسن ثيابه ...... جديدا كان أو غسيلا . (الهندية : (۱/ ۱۴۹) كتاب الصلاة ، الباب السابع عشر : في صلاة العيدين ، ط: رشيديه)

البحر الرائق : (۲/ ۱۵۸) كتاب الصلاة ، باب العيدين ، ط: سعيد .

التاتارخانية : (۲/ ۹۱) كتاب الصلاة ، الباب السادس والعشرون : في صلاة العيدين ، من يجب عليه الخروج في العيدين ، ط: إدارة القرآ .

شامي : (۲/ ۱۶۸) كتاب الصلاة ، باب العيدين ، ط: سعيد .

عیدین میں خطبہ کہاں کھڑے ہو کر دے

عیدین کی نماز کے بعد امام کے لئے منبر پر کھڑے ہو کر خطبہ دینا سنت ہے، نماز اور خطبہ کی جگہ ایک نہیں بلکہ الگ الگ ہے، نماز پڑھانے کے لئے امام نیچے کھڑا ہوتا ہے، اور خطبہ منبر پر کھڑے ہو کر دیتا ہے۔[1]

---

(۱) ومایسن في الجمعة ویکره . یسن فیها ویکره الخ . (الدر مع الرد : (۱۷۵/۲) کتاب الصلاة ، باب العیدین ، ط: سعید)

ویسن خطبتان ...... بجلسة بینهما ...... قائمًا . (الدر مع الرد : (۱۴۸/۲، ۱۵۰) کتاب الصلاة ، باب الجمعة ،ط : سعید)

البحر الرائق : (۱۴۷/۲) کتاب الصلاة ، باب الجمعة ، ط: سعید .

مراقي الفلاح مع الطحطاوي : (ص: ۵۱۵) کتاب الصلاة ، باب الجمعة ، ط: قدیمی .

غسل کرنا

عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن عید کی نماز کے لئے جانے سے پہلے غسل کرنا سنت ہے، اور یہ غسل فجر کے بعد کرنا زیادہ بہتر ہے، اور اگر فجر سے پہلے کرلیا تو بھی کافی ہے، حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر وبقرہ عید کے دن غسل فرماتے تھے۔ (۱)

غیر مقلدین عیدگاہ میں پہلے نماز پڑھ لیں

''عیدگاہ میں غیر مقلد پہلے نماز پڑھ لیں'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص:۲۰۹)

(۱) عن ابن عباس رضي الله عنهما قال: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يغتسل يوم الفطر و يوم الأضحى. (سنن ابن ماجه: (ص: ۹۳) كتاب الصلاة، باب صلاة العيدين، ماجاء في الاغتسال في العيدين، ط: قديمي)

مجمع الزوائد ومنبع الفوائد: (۱۹۸/۲) أبواب العيدين، باب الغسل للعيد، ط: مكتبة القدسي قاهره.

تلخيص الحبير: (۱۹۱/۲) رقم الحديث: ۶۷۲، كتاب العيدين، ط: دار الكتب العلمية.

وندب أي سن أن يغتسل، وتقدم أنه للصلاة؛ لأنه صلى الله عليه وسلم كان يغتسل يوم الفطر و يوم النحر ويوم عرفة. (قوله: و تقدم أنه للصلاة) ذكر السرخسي عن الجواهر: يغتسل بعد الفجر فإن فعل قبله أجزأه. (مراقي الفلاح مع الطحطاوي: (ص: ۵۲۹) كتاب الصلاة، باب أحكام العيدين، ط: قديمي)

فاتحہ پڑھنے کے بعد تکبیرات یاد آئیں

اگر امام نے عید کی نماز میں پہلی تکبیر کہہ کر قراءت شروع کردی اور سورۃ فاتحہ پڑھ لی، اب اس کو یاد آیا کہ تکبیرات زوائد رہ گئی ہیں تو اس صورت میں یاد آتے ہی تین تکبیرات زوائد کہے پھر اس کے بعد دوبارہ سورۂ فاتحہ اور سورۃ پڑھے، نماز ہو جائے گی، عید کا مجمع بڑا ہونے کی وجہ سے آخر میں سہو سجدہ کرنا بھی لازم نہیں ہوگا۔ [1]

فجر کی قضا

۱۔ عید کی نماز سے پہلے فجر کی قضا جائز ہے، مگر گھر میں پوشیدگی سے پڑھے تا کہ دیکھنے والوں کو بدگمانی نہ ہو۔

۲۔ بعض امام عید کی نماز سے پہلے یہ اعلان کرتے ہیں کہ جن لوگوں نے فجر کی نماز نہیں پڑھی وہ پڑھ لیں، اس قسم کا اعلان صحیح نہیں ہے۔ [2]

---

(۱) في البحر عن المحيط: بدأ الإمام بالقراءة سهوًا فتذكر بعد الفاتحة والسورة، يمضي في صلوته وإن لم يقرأ الفاتحة كبّر، وأعاد القراءة لزومًا لأنّ القراءة إذا لم تتم كان امتناعًا عن الاتمام لا رفضًا للفرض. (شامي: (۲/۱۷۳) كتاب الصلاة، باب العيدين، ط: سعيد)

البحر الرائق: (۲/۱٦۱) كتاب الصلاة، باب العيدين، ط: سعيد.

ولا يأتي الإمام بسجود السهو في الجمعة والعيدين رفعًا للفتنة بكثرة الجماعة وبطلان صلاة من يرى لزوم المتابعة وفساد الصلاة بتركه. (مراقي الفلاح مع الطحطاوي: (ص: ۴٦۵، ۴٦٦) كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: قديمي)

الدر مع الرد: (۲/۹۲) كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: سعيد.

(۲) إذا قضى صلاة الفجر قبل صلاة العيد لابأس به، ولو لم يصل صلاة الفجر لايمنع جواز صلاة العيد ...... (التاتارخانية: (۲/۹۷) كتاب الصلاة، الفصل السادس والعشرون: في صلاة العيدين، المتفرقات، ط: إدارة القرآن)

الهندية: (۱/۱۵۰) كتاب الصلاة، الباب السابع عشر: في صلاة العيدين، ط: رشيديه. =

فجر کی نماز نہیں پڑھی عید کی نماز پڑھ لی

اگر ایک شخص نے فجر کی نماز نہیں پڑھی اور عید کی نماز پڑھ لی تو عید کی نماز ہوجائے گی، اور فجر کی نماز عید کی نماز کے بعد پڑھے۔[1]

= (ویکره قضاء ها فيه) لأنّ التاخير معصية فلايظهرها (قوله : لأنّ التاخير معصية) ..... هذا ، ويظهر من التعليل أنّ المكروه قضاؤها مع الاطلاع عليها ولو في غير المسجد . (الدر مع الرد : (١/ ٣٩١) كتاب الصلاة، باب الأذان، مطلب : في أذان الجوق ، ط: سعيد)

(١) اما الأوّل فقد نص الكرخي على الوجوب فقال : وتجب صلاة العيدين على اهل الامصار كما تجب الجمعة ، وهكذا روى الحسن عن أبي حنيفة رحمهما الله تعالىٰ عليهما أنه تجب صلاة العيدين على من تجب عليه صلاة الجمعة . (بدائع الصنائع: (١/ ٦١٦) كتاب الصلاة ، فصل : وأمّا صلاة العيدين ، ط: رشيديه)

(تجب صلاتهما) في الاصح ، الدر المختار . (قوله : في الأصح) مقابلة القول بأنها سنة وصححه النسفي في المنافع لكن الأوّل قول الأكثرين ...... وفي الخلاصة : هو المختار ؛ لأنّه ﷺ واظب عليها ، وسماها في الجامع الصغير سنة ؛ لأنّ وجوبها ثبت بالسنة . (شامي : (٢/ ١٦٦) كتاب الصلاة ، باب العيدين ، ط: سعيد)

البحر الرائق : (٢/ ٢٧٦) كتاب الصلاة ، باب الجمعة ، ط: رشيديه.

قبرستان

اگرنمازی کے آگے قبریں ہوں تو نماز مکروہ تحریمی ہوتی ہے، اس لیے عام نماز ہویا عید کی نماز قبر کو سامنے لیکر ہرگز نہ پڑھیں۔(۱)

قبرستان میں عید کی نماز پڑھنا

قبرستان میں جہاں قبریں ہیں وہاں نماز پڑھنا مکروہ ہے، ہاں اگر قبرستان میں خالی جگہ ہے، نجاست اور گندگی سے پاک ہے اور قبریں اتنے فاصلے پر ہیں کہ اگر نمازی خشوع وخضوع کے ساتھ نماز پڑھیں تو ان قبروں پر نمازیوں کی نظر نہیں پڑتی (یعنی تقریباً تین صفوں کا فاصلہ ہے) یا قبریں قریب ہیں مگر نمازیوں اور قبروں کے درمیان دیوار یا کوئی چیز حائل ہے تو نماز بلا کراہت جائز ہوگی، اور ایسی صورت میں قبرستان کی خالی جگہ پر عید کی نماز پڑھنا جائز ہوگا۔(۲)

(۱) عن ابی مرثد الغنوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال النبیﷺ: "لاتجلسوا علی القبور ولا تصلوا إلیها". (جامع الترمذی: (۱/۲۰۳) أبواب الجنائز، باب ماجاء في كراهة الوطى والجلوس عليها، ط: سعيد)

ورأى عمر رضى الله تعالىٰ عنه انس بن مالك يصلى عند قبر، فقال: القبر القبر ولم يأمر بالاعادة. ...... (قوله: ولم يأمره بالإعادة): أى لم يأمر عمر أنسا باعادة صلاته تلك، فدل على أنه يجوز ولكن يكره. (عمدة القارى: (۴/۲۵۵) كتاب الصلاة، باب هل ينبش قبور شركي الجاهلية، ط: دار الكتب العلمية)

شامی: (۱/۶۵۴) كتاب الصلاة، باب مايفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد.

حاشية الطحطاوى على مراقى الفلاح: (ص: ۳۵۶، ۳۵۷) كتاب الصلاة، فصل فى المكروهات، ط: قديمى.

(۲) وتكره الصلاة في المقبرة إلاّ أن يكون فيها موضع أعدّ للصلاة لانجاسة فيه ولا قذر فيه؛ لأنّ الكراهة معللة بالتشبه وهو منتفٍ حينئذٍ ...... لاتكره الصلاة إلى جهة القبر إلاّ إذا كانت بين يديه بحيث لو صلى صلاة الخاشعين وقع بصره عليه. (حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح: =

قبر کی زیارت

''زیارت قبور'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص:۱٤٨)

قراءت بلند آواز سے پڑھے

عید کی نماز میں امام کے لیے بلند آواز سے قراءت کرنا واجب ہے۔[(۱)]

قربانی کی عید میں نماز سے پہلے کھانا

عید الاضحیٰ کے دن قربانی کرنے والے کے لیے عید کی نماز سے پہلے کھانا بعض کے نزدیک مکروہ ہے اور بعض کے نزدیک مکروہ نہیں، لہٰذا دونوں میں تطبیق کی صورت یہ ہے کہ جو مکروہ کہتے ہیں اس سے مراد مکروہ تنزیہی ہے اور جو کراہت کی نفی کرتے ہیں اس سے مراد کراہت تحریمی ہے۔[(۲)]

= (ص: ٣٥٧) كتاب الصلاة، فصل في المكروهات، ط: قديمي)

حلبي كبير: (ص: ٣١٥) مكروهات الصلاة، ط: نعمانيه.

الدر مع الرد: (٦٥٣/١) كتاب الصلاة، باب مايفسد الصلاة ومايكره فيها، ط: سعيد.

(١) ويجهر بالقراءة كما ذكره في فصل القراءة وصرّح به في البحر هنا. (شامي: (١٦٣/٢) كتاب الصلاة، باب العيدين، ط: سعيد)

ويجهر بالقراءة كذا ورد النقل المستفيض عن النبيّ ﷺ بالجهر به وبه جرى التوارث من الصدر الأوّل إلى يومنا هذا. (بدائع الصنائع: (٢٧٧/١) كتاب الصلاة، فصل وأمّا بيان قدر صلاة العيدين وكيفية أدائها، ط: سعيد)

الهندية: (١٥٠/١) كتاب الصلاة، الباب السابع عشر: في صلاة العيدين، ط: رشيديه.

(٢) وفي يوم النحر لايطعم حتى يرجع فيأكل من أضحيته ...... وفي الكبرىٰ: الأكل قبل الصلاة يوم الأضحى هل هو مكروه؟ فيه روايتان، والمختار أنّه لايكره لكن يستحب له أن لايفعل. (التاتارخانية: (٩١/٢) كتاب الصلاة، الفصل السادس والعشرون في صلاة العيدين، من يجب عليه الخروج في العيدين، ط: إدارة القرآن)

الهندية: (١٥٠/١) كتاب الصلاة، الباب السابع عشر: في صلاة العيدين، ط: رشيديه.

الجوهرة النيرة: (١١٣/١) كتاب الصلاة، باب صلاة العيدين، ط: قديمي.

قربانی کے گوشت سے کھانا

بقرہ عید کے موقع پر ہر ایک کے لئے خواہ قربانی کرے یا نہ کرے، خواہ چھوٹے ہوں یا بڑا سب کے لئے مستحب یہ ہے کہ عید کی نماز سے پہلے کچھ نہ کھائیں اور عید کی نماز کے بعد قربانی کا گوشت پکا کر کھائیں۔

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بقرہ عید کے دن کچھ نہ کھاتے، یہاں تک کہ نماز کے بعد واپس آجاتے، اور جب واپس آتے تو اپنی قربانی میں سے کلیجی کھاتے۔ (۱)

قربانی نہ کرنے والا عید کی نماز پڑھ سکتا ہے یا نہیں

عید کی نماز کا حکم الگ ہے، (۲) ....

---

(۱) ويندب تأخير أكله عنها وإن لم يضح في الأصح . (الدر مع الرد : (۲/۱۷۶) كتاب الصلاة، باب العيدين ، ط: سعيد)

مراقي الفلاح مع الطحطاوي: (ص: ۵۳۶، ۵۳۷) كتاب الصلاة، باب أحكام العيدين، ط: قديمي.

عن عبد الله بن بريدة عن أبيه قال : كان النبي صلى الله عليه وسلم لايخرج يوم الفطر حتى يطعم ولايطعم يوم الأضحى حتى يصلي...... وقد استحب قوم من أهل العلم أن لايخرج يوم الفطر حتى يطعم شيئاً ويستحب له أن يفطر على تمر ولا يطعم يوم الأضحى حتى يرجع .... (معارف السنن : (۴/۳۵۱، ۳۵۲) أبواب العيدين ، باب في أكل يوم الفطر قبل الخروج ، ط: سعيد)

عن ابن بريدة عن أبيه قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا كان يوم الفطر لم يخرج حتى يأكل شيئاً ، وإن كان الأضحى لم يأكل شيئاً حتى يرجع وكان إذا رجع أكل من كبد أضحيته . (السنن الكبرى للبيهقي : (۳/۲۸۳) كتاب صلاة العيدين ، باب مايترك الأكل يوم النحر حتى يرجع ، ط: دائرة المعارف النظامية هند)

(۲) أما الأوّل : فقد نص الكرخي على الوجوب فقال : وتجب صلاة العيدين على أهل الأمصار كما تجب الجمعة وهكذا روى الحسن عن أبي حنيفة رحمه الله تعالىٰ أنه تجب صلوٰة العيدين على من تجب عليه صلوٰة الجمعة . (بدائع الصنائع : (۱/۲۷۶) كتاب الصلاة ، فصل : وأمّا صلاة العيدين ، ط: رشيديه ، (۱/۲۷۴) ط: سعيد)

الدر مع الرد : (۲/۱۶۶) كتاب الصلاة ، باب العيدين ،ط : سعيد.=

اور قربانی کا حکم الگ ہے، [1] دونوں ایک دوسرے پر موقوف یا مشروط نہیں ہیں، جیسا کہ نماز کا حکم الگ ہے، اور روزے کا حکم الگ ہے، لہٰذا اگر کوئی شخص قربانی واجب ہونے کے باوجود قربانی نہیں کرتا، تو اس کے ذمہ قربانی کا وجوب باقی رہ جائے گا، اور وہ قربانی کے ایام میں قربانی نہ کرنے کی وجہ سے گناہ گار ہوگا اور بعد میں ایک بکری یا بڑے جانور کے ایک حصے کی قیمت صدقہ کرنا اس پر واجب ہوگا، [2] مگر اس کی وجہ سے اس کے ذمہ عید کی نماز ساقط نہیں ہوگی، اور ایسے آدمی کو عید گاہ جانے سے روکنا جائز نہیں ہوگا، عجیب بات یہ ہے کہ عید کی نماز سے پہلے قربانی کے جانور کو ذبح کرنا واجب بھی نہیں بلکہ عید کی نماز سے پہلے تو قربانی کرنا ہی صحیح نہیں، [3] ایسی صورت میں کسی شخص کو صرف اس گمان پر عید گاہ جانے سے روکنا کیسے درست ہوسکتا ہے کہ شاید عید کے بعد یہ قربانی نہ کرے، ہوسکتا ہے کہ وہ عید کی نماز کے بعد قربانی کرلے، اس لئے کسی کو عید کی نماز سے روکنے کی اسلام میں کوئی گنجائش نہیں۔

= عن الربيع: ﴿فصل لربک وانحر﴾ قال: إذا صليت يوم الأضحى فانحر...... قلت: في هذه الآثار دلالة على أنّ المراد بقوله تعالىٰ: ﴿فصل لربک وانحر﴾: صلوٰة العيد يوم النحر فدلّ على وجوبها. (إعلاء السنن: (٨/ ٨٣) أبواب العيدين، باب وجوب صلوٰة العيدين، ط: إدارة القرآن)

(١) عن أبي هريرة رضى الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من كان له سعة ولم يضح، فلايقربنّ مصلانا.

قال العلامة ظفر أحمد العثماني رحمه الله تعالىٰ: أقول: واحتج به لأبي حنيفة على قوله لوجوب الأضحية. (إعلاء السنن: (١٧/ ٢١٥) كتاب الأضاحي، باب وجوب الأضحية، ط: إدارة القرآن)

(فتجب) التضحية...... على حر مسلم مقيم بمصر...... موسر. (الدر مع الرد: (٦/ ٣١٣، ٣١٥) كتاب الأضحية، ط: سعيد)

(٢) (ولو تركت التضحية ومضت أيامها تصدق بها حية ناذر) ...... (و) تصدق (بقيمتها غني شراها أوّلا. لتعلقها بذمته بشرائها أوّلا. فالمراد بالقيمة قيمة شاة تجزی فيها. (الدر مع الرد: (٦/ ٣٢٠، ٣٢١) كتاب الأضحية، ط: سعيد)

إعلاء السنن: (١٧/ ٢١٦) كتاب الأضاحي، باب وجوب الأضحية، ط: إدارة القرآن.

(٣) وعن أنس رضى الله تعالىٰ عنه أنّ النبيّ صلى الله عليه وسلم قال: من ذبح قبل الصلوٰة فليعد، ومن ذبح بعد الصلوٰة فقد تم نسكه وأصاب سنة المسلمين. =

قعدہ میں شریک ہوا

اگر کوئی شخص عید کی نماز کے قعدہ میں سجدہ سہو کے دوران بھی شامل ہو جائے تو کہا جائے گا کہ اس کو بھی عید کی نماز مل گئی، لہٰذا امام کے سلام پھیرنے کے بعد خود کھڑا ہو کر دو رکعت عید کی نماز کے طریقہ کے مطابق ادا کرے، اور نماز کا طریقہ "عیدین کی نماز کا طریقہ" عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱)

قیام کی طرف لوٹنا

اگر کوئی امام عید کی نماز کی دوسری رکعت میں تکبیرات زوائد کہنا بھول گیا اور قراءت سے فارغ ہو کر سیدھا رکوع میں چلا گیا، اور لوگوں کے لقمہ دینے پر واپس قیام کی طرف لوٹ آیا تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔ ایسی صورت میں تکبیرات زوائد کہنے

= قال الشيخ ظفر أحمد العثماني رحمه الله تعالىٰ: أقول: أحاديث الباب دالة على أن ابتداء وقت التضحية في حق أهل الأمصار بعد الصلوٰة؛ لأنّ الخطاب ليس بعام بل لأهل المدينة فقط. (إعلاء السنن: (۲۲۹/۱۷) كتاب الأضاحي، باب ابتداء وقت التضحية في حق أهل الأمصار، ط: إدارة القرآن)

وأوّل وقتها بعد الصلوٰة ان ذبح في مصر. الدر المختار.

(قوله: وأوّل وقتها بعد الصلوٰة الخ) فيه تسامح؛ إذ التضحية لايختلف وقتها بالمصرى وغيره، بل شرطها، فأوّل وقتها في حق المصري والقروي طلوع الفجر، إلّا أنّه شرط المصري تقديم الصلاة عليها، فعدم الجواز لفقد الشرط لا لعدم الوقت. (شامي: (۳۱۸/۶) كتاب الأضحية، ط: سعيد)

(۱) إذا أدرك الإمام في صلاة العيد بعد ما تشهد الإمام قبل أن يسلم أو بعدما سلم قبل أن يسجد للسهو أو بعدما سجد للسهو و لم يسلم الإمام فإنّه يقوم و يقضي صلاة العيد. (الهندية: (۱۵۱/۱) كتاب الصلاة، الباب السابع عشر: في صلاة العيدين، ط: رشيديه)

المحيط البرهاني: (۵۰۰/۲) كتاب الصلاة، الفصل السادس والعشرون: صلاة العيدين، نوع آخر من هذا الفصل في المتفرقات، ط: إدارة القرآن.

التاتارخانية: (۶۳۰/۲) كتاب الصلاة، الفصل السادس والعشرون، صلاة العيدين، نوع آخر من هذا الفصل في المتفرقات، ط: مكتبه زكريا ديوبند.

کے بعد دوبارہ رکوع کرے تاکہ نماز کی ترتیب صحیح ہوجائے، اور اگر تکبیرات زوائد سے فارغ ہوکر دوبارہ رکوع نہیں کیا بلکہ سابقہ رکوع پر اکتفا کرلیا تو بھی نماز درست ہوجائے گی لیکن مناسب نہیں ہے۔ (۱)

قیدیوں کے لیے عید کی نماز کا حکم

اگر قید خانہ (جیل) شہر کے اندر ہے، اور وہاں جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنے کی سہولت ہے تو وہاں جمعہ اور عید کی نماز بھی ادا کرنے کی گنجائش ہے، باہر کے لوگوں کو اندر آنے کی اجازت نہ دینا جمعہ اور عیدین سے منع کرنے کے لیے نہیں، بلکہ قانونی تحفظ کے لیے ہے اور یہ اذن عام کے منافی نہیں۔ (۲)

(۱) وذكر في كشف الاسرار: ان الامام إذا سها عن التكبيرات حتى ركع فإنّه يعود إلى القيام بخلاف المسبوق إذا ترك الإمام في الركوع فإنّه يأتي بالتكبيرات في الركوع. كذا في البحر الرائق. (الفتاویٰ الهندية: (۱/۱۲۸) كتاب الصلاة، الباب الثاني عشر في سجود السهو، قبيل: فصل، ط: رشيديه)

وإعادة الركوع لاتفسد أيضًا، فلو أدركه رجل في الركوع الثاني كان مدركًا لتلك الركعة. (حاشية الطحطاوي على الدر المختار: (۱/۲۸۲) كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ط: مكتبه رشيديه كوئته)

فإن عاد إلى القيام وقنت ولم يعد الركوع لم تفسد صلاته؛ لأنّ ركوعه قائم لم يرتفض. (البحر الرائق: (۲/۴۲) كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد)

لو ركع الإمام قبل أن يكبر فإن الإمام يكبر في الركوع ولايعود إلى القيام ليكبر في ظاهر الرواية فلو عاد ينبغي الفساد. (قوله: فلو عاد ينبغي الفساد) تبع فيه صاحب النهر وقد علمت أن العود رواية النوادر على أنّه يقال عليه ماقاله ابن الهمام في ترجيح القول بعدم الفساد فيما لو عاد إلى القعود الأوّل بعد ما استتم قائمًا بأن فيه رفض الفرض لأجل الواجب وهو وإن لم يحل فهو بالصحة لايخل. (الدر مع الرد: (۲/۱۷۴) كتاب الصلاة، باب العيدين، ط: سعيد)

الدر مع الرد: (۲/۹، ۱۰) كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد.

(۲) (السابع الاذن العام)...... فلايضر غلق باب القلعة لعدوم أو لعادة قديمة لاذن العام مقرر لأهله و غلق لمنع العدو لا المصلي (قوله: أو قصره)...... قلت: وينبغي أن يكون محل النزاع مااذا كانت لاتقم الا في محل واحد، اما لوتعذرت فلا؛ لأنّه لايتحقق التفويت كما أفاده التعليل. (شامي: (۲/۱۵۲) كتاب الصلاة، باب الجمعة، ط: سعيد)

منحة الخالق على البحر: (۲/۱۵۱) كتاب الصلاة، باب الجمعة، ط: سعيد.

کلیجی

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بقرہ عید کی نماز کے لئے جانے سے پہلے کچھ نہیں کھاتے تھے، نماز پڑھ کر عیدگاہ سے واپس آنے کے بعد اپنی قربانی کے جانور کی پکی ہوئی کلیجی کھاتے تھے، اس لئے بقرہ عید میں چاہے قربانی کرے یا نہ کرے، بہرصورت کچھ بھی کھائے بغیر عید کے لئے جانا چاہیے۔

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے لئے نہ نکلتے جب تک کہ کچھ کھا نہ لیتے، اور بقرہ عید میں آپ کچھ کھائے بغیر جاتے، اور واپس آکر اپنی قربانی کی پکی ہوئی کلیجی کھاتے۔[1]

کھانا کھانا عید الاضحیٰ کی نماز سے پہلے

"عید الاضحیٰ کی نماز سے پہلے نہ کھانا مستحب ہے" عنوان کے تحت دیکھیں۔

کھجور

عید الفطر کی نماز کے لئے جانے سے پہلے طاق عدد کھجور، چھوہارے، وغیرہ کچھ کھا کر جانا سنت ہے۔

---

(۱) عن ابن بريدة عن أبيه قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا كان يوم الفطر لم يخرج حتى يأكل شيئًا، وإذا كان الأضحى لم يأكل شيئًا حتى يرجع، وكان إذا رجع أكل من كبد أضحيته. (السنن الكبرى للبيهقي: (۲۸۳/۳) كتاب صلوٰة العيدين، باب مايترك الأكل يوم النحر حتى يرجع، ط: دائرة المعارف النظامية الهند)

معارف السنن: (۴۵۲،۴۵۱/۴) أبواب العيدين، باب في الأكل يوم الفطر قبل الخروج، ط: سعيد.

فضائل الأوقات للبيهقي: (ص: ۳۰۶) رقم الحديث: ۲۱۵، باب في فضل يوم النحر، ط: مكتبة المنار.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر سے کچھ پہلے چھوہارے کھا کر جاتے، اور آپ طاق عدد میں کھاتے۔ [1]

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کی نماز کے لئے جانے سے پہلے کچھ کھا لیتے، اور لوگوں کو اسی کا حکم فرماتے۔ [2]

گوشت

''قربانی کے گوشت سے کھانا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص:۲۲۵)

---

(۱) عن أنس رضي الله عنه قال : كان رسول الله صلى الله عليه وسلم لايغدو يوم الفطر حتى يأكل تمرات ويأكلهن وترًا . (مشكوة المصابيح : (ص: ۱۲٦) كتاب الصلاة ، باب صلاة العيدين، ط: قديمي)

صحيح البخاري : (۱۳۰/۱) كتاب صلاة العيدين ، باب الأكل يوم الفطر قبل الخروج، ط: قديمي.

(۲) عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه : أنّ رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يطعم يوم الفطر قبل أن يغدو ، ويأمر الناس بذلك . (المعجم الأوسط للطبراني : (۳۸۴/۴) رقم الحديث: ۴۵۰۲ ، باب العين ، من اسمه عبد الله ، ط: دار الحرمين ، قاهرة)

مجمع الزوائد : (۱۹۹/۲) رقم الحديث : ۳۲۱۰ ، أبواب العيدين ، باب الأكل يوم العيد قبل الخروج ، ط: مكتبة القدسي ، قاهره .

ل

لاٹھی ہاتھ میں رکھنا خطبہ میں

''عصا لینا خطبۂ عید میں'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۱۵۸)

لباس

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر اور عید الاضحیٰ میں عمدہ، خاص اور بہتر لباس زیب تن فرماتے، اور یہی مستحب بھی ہے، آپ ہر سال نیا جوڑا جیسا کہ آج کل بنانے کا رواج ہے نہیں بناتے تھے، بلکہ ایک عمدہ جوڑا رکھا رہتا، جیسے ہر سال عید الفطر اور عید الاضحیٰ میں استعمال فرماتے تھے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر سال عید کے موقع پر نیا جوڑا نہیں خریدتے تھے، جیسا کہ آج کل لوگوں میں رائج ہے، بلکہ ایک عمدہ جوڑا رکھا رہتا جسے عید الفطر اور عید الاضحیٰ میں استعمال فرماتے تھے۔ (۱)

---

(۱) عن أبي جعفر عن جابر أنّ رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يلبس بردة الأحمر في العيدين والجمعة ...... ثنا جعفر بن محمد عن أبيه عن جده أنّ النبي صلى الله عليه وسلم كان يلبس بردة حبرة في كل عيد . (السنن الكبرى : (۲۸۰/۳) كتاب صلاة العيدين ، باب الزينة للعيد، ط: دائرة المعارف النظامية هند)

مجمع الزوائد : (۱۹۸/۲) رقم الحديث : ۳۲۰۸ ، أبواب صلاة العيدين ، باب اللباس يوم العيد ، ط: مكتبة القدسي قاهره .

تلخيص الحبير : (۱۹۲/۲ ، ۱۹۳) كتاب صلاة العيدين ، ط: دار الكتب العلمية .

مبارک باد دینا

عید کے دن ایک دوسرے کو مبارک باد دینا جائز ہے اور یہ صحابہ کرام سے ثابت ہے۔

ابن عمر الانصاری ذکر کرتے ہیں کہ وہ عید کے دن حضرت واثلہ (جو صحابی ہیں) سے ملے، تو فرماتے ہیں کہ میں نے "تقبل اللہ منا و منک" کہا تو انہوں نے کہا: "تقبل اللہ منا و منک"۔ [1]

کبیری میں ہے کہ حضرت ابوامامہ الباہلی، حضرت واثلہ بن الاسقع "تقبل اللہ منا و منک" کہا کرتے تھے، اسی طرح لیث بن سعد سے بھی منقول ہے، ہمارے احناف کے یہاں بھی اس کی کوئی کراہت نہیں ہے۔ [2]

کشف الغمہ میں ہے کہ حضرات صحابہ کرام عید کی نماز سے لوٹتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے: "تقبل اللہ منا و منک" اور اسی طرح لوگ حضرت عمر بن

(۱) عن حبيب بن عمر الأنصاري قال: حدثني أبي قال: لقيت واثلة يوم عيد فقلت: تقبل الله منا ومنك، فقال نعم، تقبل الله منا ومنك. (مجمع الزوائد: (۲/۲۰۶) رقم الحديث: ۳۲۵۵، أبواب العيدين، باب التهنئة بالعيد، ط: مكتبة القدسي قاهره)

(۲) واختلف في قول الرجل لغيره يوم العيد: تقبل الله منا و منك، روى عن أبي أمامة الباهلي و واثلة ابن الأسقع أنهما كانا يقولان ذلك قال ابن حنبل اسناد حديث أبي جيد و روى مثله عن ليث بن سعد ...... ذكر هذه المسئلة في القنية، واختلاف العلماء فيها ولم يذكر الكراهة عن أصحابنا ...... والأظهر أنه لابأس به لما فيه من الأثر. (حلبي كبيري: (ص: ۲۹۳) فصل: في صلاة العيدين، فروع، ط: نعمانيه)

السنن الكبرى للبيهقي: (۳/۳۱۹) كتاب صلوة العيدين، باب ماروى في قول الناس يوم العيد بعضهم لبعض تقبل الله منا ومنك، ط: دائرة المعارف النظامية هند.

عبدالعزیز کو کہتے، وہ بھی کہتے، اور اس پر نکیر نہ فرماتے۔ (۱)

مبارک باد کے الفاظ

عید کے دن ایک دوسرے کو مبارک باد دینے کے لیے یا تو یہ الفاظ کہیں: "تقبّل اللہ منّا و منکم" یعنی اللہ تبارک وتعالیٰ ہمارے اور تمہارے طرف سے عید کو قبول فرمائے۔ (۲) یا "عید مبارک" کہیں۔

متعدد جگہوں پر عید کی نماز

"شہر میں متعدد جگہ عید کی نماز" عنوان کے تحت دیکھیں۔(ص:۱۵۲)

مختلف مسجدوں میں عید کی نماز

ایک ہی شہر میں عید کی نماز مختلف مسجدوں میں پڑھنا جائز ہے۔ (۳)

---

(۱) قال أنس رضی اللہ عنه وکان الصحابة رضی اللہ عنهم یقولون لرسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم: إذا انصرفوا من صلاة العید: تقبل اللہ منا و منک یا رسول اللہ، فیقول: "تقبل اللہ منا ومنکم" وکذلک کان النّاس یقولون لعمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنه فیرد علیهم ولاینکر. (کشف الغمة عن جمیع الأمة: (۱/۱۸۲) کتاب الصلاة، باب صلاة العیدین، ط: دار الکتب العلمیة)

(۲) قوله: وندب یوم الفطر ان یطعم ویغتسل ...... وزاد فی القنیة والتهنئة بقوله: تقبّل اللہ منا ومنکم لاتنکر. (البحر الرائق: (۲/۱۵۸) کتاب الصلاة، باب العیدین، ط: سعید)

شامی: ۲/۱۶۹) کتاب الصلاة، باب العیدین، ط: سعید.

والتهنئة بقوله: تقبل اللّٰه منا ومنکم، لاتنکر، بل مستحبة لورود الأثر بها ...... قال: والمتعامل به في البلاد الشامیة، والمصریة قول الرجل لصاحبه عید مبارک علیک، ونحوه، ویمکن أن یلحق هذا اللفظ بذلک في الجواز الحسن، واستحبابه لما بینهما من التلازم .... (طحطاوي علی المراقي: (ص: ۵۳۰) کتاب الصلاة، باب أحکام العیدین، ط: قدیمی)

(۳) وتجوز إقامة صلاة العید فی موضعین وأمّا إقامتهافی ثلاثة مواضع فعند محمد تجوز. (الهندیة: (۲/۱۵۰) کتاب الصلاة، الباب السابع عشر: في صلاة العیدین، ط: رشیدیه)

(قوله: وتؤدی في مصر في مواضع) أي یصحّ أداء الجمعة في مصر واحد بمواضع کثیرة، وهو قول أبي حنیفة ومحمد وهو الأصح؛ لأنّ فی الاجتماع فی موضع واحد فی مدینة کبیرة =

مسبوق پر تکبیر تشریق واجب ہے

مسبوق اپنی بقیہ نماز پوری کرنے کے بعد تکبیر تشریق کہے، اگر امام نے تکبیریں چھوڑ دیں یا بھول گیا پھر بھی تکبیر کہے۔ (۱)

مسبوق عید کی نماز کس طرح پوری کرے

اگر عیدین کی نماز میں کسی کی پہلی رکعت چھوٹ جائے تو وہ امام کے سلام کے بعد کھڑے ہو کر پہلے ثناء، اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم، بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ کر سورۂ فاتحہ اور کوئی سورت پڑھے، پھر تین تکبیراتِ زوائد کہہ کر رکوع کرے، اور بقیہ نماز پوری کرے۔ (۲)

= حرجا بينا وهو مدفوع وذكر الإمام السرخسي ان الصحيح من مذهب أبي حنيفة جواز اقامتها في مصر واحد في مسجدين وأكثر وبه نأخذ . (البحر الرائق : (۱۴۲/۲) كتاب الصلاة ، باب الجمعة ، ط: سعيد)

الدر مع الرد : (۱۷٦/۲) كتاب الصلاة ، باب العيدين ، ط: سعيد .

(۱) وكذا يجب على المسبوق ويكبر بعد ماقضىٰ مافاته . (الهندية : (۱۵۲/۱) كتاب الصلاة، الباب السابع عشر : في صلاة العيدين ، ط: رشيديه)

المسبوق هل يأتي تكبيرات التشريق إذا فرغ من صلاته ؟ لا شكّ ان على قول أبي يوسف و محمد يأتي به اما على قول أبي حنيفة ان قيل يأتي به فله وجه لأنّه منفرد من وجه متابع الإمام من وجه ..... والتكبيرات وجبت عليه بالشروع مع الإمام فلاتسقط بالشك . (التاتارخانية : (۱۰۵/۲ ، ۱۰٦) ط: كتاب الصلاة ، الفصل السابع والعشرون : في تكبيرات أيام التشريق ، ط: إدارة القرآن)

البحر الرائق : (۱٦۵/۲ ، ۱٦٦) كتاب الصلاة ، باب العيدين ، ط: سعيد .

شامي : (۱۷۳/۲) كتاب الصلاة ، باب العيدين ، ط: سعيد .

(۲) وإذا سبق بركعة ، يبتدئ في قضائها بالقراءة ، ثم يكبر ؛ لأنّه لو بدأ بالتكبير والى بين التكبيرات ، ولم يقل به احد من الصحابة ، فيوافق رأى الإمام على ابن أبي طالب رضي الله تعالىٰ فكان أولىٰ ، وهو مخصوص لقولهم : المسبوق يقضي اوّل صلاته في حق الأذكار . (حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح: (ص: ۵۳۲) كتاب الصلاة، باب أحكام العيدين، ط: قديمي) =

مسبوق نے بھول سے امام کے ساتھ سلام پھیر دیا پھر تکبیر تشریق کہی

اگر مسبوق نے بھول سے امام کے ساتھ سلام پھیرنے کے بعد تکبیر تشریق کہی تو نماز فاسد نہیں ہوئی، مگر اپنی بقیہ رکعات پوری کرنے کے بعد سجدۂ سہو کرے۔ (۱) اور سلام پھیرنے کے بعد پھر سے تکبیر تشریق کہنا بہتر ہے۔ (۲)

مسجد کا فرش

مسجد کا فرش، چٹائی وغیرہ عیدگاہ میں بچھانا درست نہیں۔ (۳)

= ولو سبق بركعة، يقرأ ثم يكبر لئلا يتوالى التكبير. (قوله: لئلا يتوالى التكبير): أى لأنّه إذا كبّر قبل القراءة وقد كبر مع الإمام بعد القراءة لزم توالى التكبيرات فى الركعتين، قال فى البحر: ولم يقل احد من الصحابة رضى الله تعالىٰ عنهم، ولو بدأ بالقراءة يصير فعله موافقًا لقول على رضى الله تعالىٰ، فكان أولىٰ، كذا فى المحيط، وهو مخصوص لقولهم: ان المسبوق يقضى اوّل صلاته فى حق الاذكار. (الدر مع الرد: (۱۷۴/۲) كتاب الصلاة، باب العيدين، ط: سعيد)

البحر الرائق: (۲۸۲/۲) كتاب الصلاة، باب العيدين، ط: رشيديه، و: (۱۶۱/۲) ط: سعيد.

التاتارخانية: (۹۵/۲) كتاب الصلاة، الفصل السادس والعشرون: في صلاة العيدين، نوع يتعلق بتكبيرات العيد، ط: إدارة القرآن.

(۱) (قوله: لاتفسد) لأنّه ذكر، وعن الحسن يتابعه كما في المجتبىٰ ولايعيده بعد الصلاة ...... (الدر مع الرد: ۱۸۰/۲) كتاب الصلاة، باب العيدين، ط: سعيد)

وذكر فى الملتقط: ان المسبوق إذا سلم مع إمامه، وكبّر تكبير التشريق أيّام التشريق مع إمامه سهوًا فعليه السهو. (حلبى كبيرى (ص: ۴۰۲) فصل: في سجود السهو، ط: نعمانيه كوئٹه)

(۲) ولو كبر مع الإمام لاتفسد (قوله: لاتفسد) وهل يعيده الظاهر نعم لوقوعه منه فى غير محله. (طحطاوى على الدر (۳۵۷/۱) صلاة العيدين، ط: رشيديه)

(۳) الفتوىٰ على أنّ المسجد لايعود ميراثًا، ولايجوز نقله ونقل ماله إلى مسجد آخر. (شامى: (۳۵۹/۴) كتاب الوقف، مطلب: فيما لو خرب المسجد أو غيره، ط: سعيد)

البحر الرائق: (۲۵۱/۵) كتاب الوقف، فصل: ومن بنى مسجدًا، ط: سعيد.

ولايجوز إعادة أدواته لمسجد آخر. (الأشباه والنظائر مع الحموي: (۶۴/۳) القاعدة: ۳۷، القول في أحكام المسجد، ط: إدارة القرآن)

مسجد میں عید کی نماز پڑھنا

مسجد میں عید کی نماز پڑھنا جائز ہے، مکروہ نہیں۔

نبی کریم ﷺ کا عید کی نماز مسجد میں نہ پڑھنے کی وجہ یہ نہیں کہ مسجد میں عید کی نماز پڑھنا مکروہ ہے، بلکہ مسجد میں عید کی نماز نہ پڑھنے کی وجہ یہ ہے کہ مسجد میں اتنی جگہ نہیں تھی کہ سارے لوگ ایک ساتھ نماز پڑھ سکیں اس لیے وسیع میدان یا صحرا میں عید کی نماز پڑھتے تھے۔ (۱)

مسنون عمل عیدگاہ جانے سے قبل

''عیدگاہ جانے سے قبل مسنون عمل'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۲۰۴)

مصافحہ

عید کی نماز کے بعد مصافحہ کرنا جائز ہے، البتہ اس کو لازم سمجھنا یا ثواب سمجھ کر

---

(۱) والخروج إلى الجبانة لصلاة العيد سنة وإن كان يسعهم المسجد الجامع وعلى هذا عامة المشايخ ، وبعضهم قالوا : الخروج إلى الجبانة ليس بسنة وإنّما يتعارف النّاس ذلك لضيق المسجد وكثرة الزحام والصحيح ماعليه عامة المشايخ ، وفي الخلاصة والخروج أفضل إن أمكن . (التاتارخانية : (۲/ ۸۹) كتاب الصلاة ، الفصل السادس والعشرون : في صلاة العيدين، شرائط صلاة العيدين ط: إدارة القرآن)

شامی : (۲/ ۱۶۹) كتاب الصلاة ، باب العيدين ، ط: سعيد .

الهندية : (۱/ ۱۵۰) كتاب الصلاة ،الباب السابع عشر في صلاة العيدين ، ط: رشيديه .

عن أبى سعيد الخدرى رضى الله تعالىٰ عنه قال : كان رسول الله ﷺ يخرج يوم الفطر والاضحى إلى المصلى ، فأوّل شيئ يبدأ به الصلوة ثم ينصرف .... (صحيح البخارى : (۱/ ۱۳۱) كتاب العيدين ، باب الخروج إلى المصلى ...... ، ط: قديمى)

وذلك (أى الخروج إلى الصحراء لصلوة العيد) افضل من صلاتها فى المسجد لمواظبة النبىّ ﷺ على ذلك مع فضل مسجده . (فتح البارى : (۲/ ۵۲۲) كتاب العيدين ، باب الخراج إلى المصلى ، ط: قديمى)

کرنا صحیح نہیں۔ (۱)

معانقہ

عید کی نماز کے بعد معانقہ کرنا منع نہیں، البتہ لازم سمجھ کر کرنا درست نہیں۔ (۲)

مفسدات

عیدین کی نماز کو فاسد کرنے والی چیزیں جمعہ کی طرح دو قسم کی ہیں: ایک تو وہ چیزیں ہیں جن سے عام نمازیں بھی فاسد ہو جاتی ہیں، اور دوسری قسم فاسد کرنے والی چیزیں وہ ہیں جن سے صرف جمعہ اور عیدین کی نمازیں فاسد ہوتی ہیں، اور وہ یہ ہیں:

۱۔ عیدین کی نماز کے دوران عیدین کے مخصوص وقت کا نکل جانا۔

۲۔ عیدین کی نماز کے دوران جماعت کی مخصوص تعداد کا فوت ہو جانا یا

---

(۱) وقد صرح بعض علمائنا وغيرهم بكراهة المصافحة المعتادة عقب الصلوات مع ان المصافحة سنة وما ذاك الا لكونها لم تؤثر فى خصوص هذا الموضع فالمواظبة عليها فيه توهم العوام بأنها سنة فيه . (شامي : (۲۳۵/۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة الجنازة ، مطلب في دفن الميت، ط: سعيد)

نقل في تبيين المحارم عن الملتقط أنه تكره المصافحة بعد أداء الصلاة بكل حال لأنّ الصحابة ما صافحوا بعد أداء الصلاة ولأنها من سنن الروافض .... (شامي : (۳۸۱/۶) كتاب الحظر والإباحة ، باب الاستبراء وغيره ، ط: سعيد)

طحطاوي على المراقي : (ص: ۵۳۰) كتاب الصلاة ، باب أحكام العيدين ، ط: قديمي .

أنّ من أصرّ على أمر مندوب وجعله عزمًا ولم يعمل بالرخصة فقد أصاب منه الشيطان من الإضلال ، فكيف من أصرّ على بدعة أو منكر .... (مرقاة المفاتيح : (۳۱/۳) تحت رقم الحديث : ۹۴۶ ، كتاب الصلاة ، باب الدعاء في التشهد ، الفصل الأوّل ، ط: قديمي)

(۲) وقد صرح بعض علمائنا وغيرهم بكراهة المصافحة المعتادة عقب الصلوات مع ان المصافحة سنة. (شامي: (۲۳۵/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب في دفن الميت ، ط: سعيد)

کفایت المفتی: (۳۰۲/۳) کتاب الصلاۃ، چھٹا باب: نمازِ عیدین، عنوان: عید کے دن گلے ملنا رسم ہے، ط: دار الاشاعت کراچی۔

انظر الحاشية المتقدمة آنفًا أيضًا .

کم ہو جانا۔

پہلی قسم کے مفسدات کی وجہ سے اگر عیدین کی نماز فاسد ہو جائے تو دوسرے دن عید کی نماز دوبارہ پڑھ لیں، اور دوسری قسم کے مفسدات پیش آنے کے بعد نماز ساقط ہو جائے گی۔ (۱)

مقتدی نماز میں اس وقت شامل ہوا جب امام تکبیراتِ زوائد کہہ چکا تھا

اگر مقتدی عید کی نماز میں اس وقت شامل ہوا جب امام تکبیراتِ زوائد کہہ چکا تھا تو مقتدی اسی وقت تکبیراتِ زوائد کہہ لے۔ (۲)

مقتدی نے ابھی تک تکبیر نہیں کہی اور امام رکوع میں چلا گیا

اگر مقتدی نے ابھی تک تکبیر نہیں کہی اور امام رکوع میں چلا گیا تو اس صورت میں اگر مقتدی قیام میں تکبیر زوائد کہہ کر رکوع میں شامل ہو سکتا ہے بہتر ورنہ قیام میں

---

(۱) إذا فسدت أو فاتت عن وقتها فكل مايفسد سائر الصلوات ومايفسد الجمعة يفسد صلاة العيدين من خروج الوقت في خلال الصلاة أو بعدما قعد قدر التشهد و فوت الجماعة على التفصيل ...... غير أنها إذا فسدت بما يفسد به سائر الصلوات من الحدث العمد و غير ذلك يستقبل الصلاة عن شرائطها وان فسدت بخروج الوقت أو فاتت عن وقتها مع الإمام سقطت ولايقضيها عندنا .(بدائع الصنائع : (۱/ ۲۷۹) كتاب الصلاة ، فصل : وأمّا بيان ما يفسدها وبيان حكمها ، (صلوة العيدين) ط: سعيد)

البحر الرائق : (۲/ ۲۸۳) كتاب الصلاة ، باب العيدين ، ط: دار الكتب العلمية .

(۲) ولو ان رجلا دخل مع الإمام فى صلاة العيد فى الركعة الأولىٰ بعد ما كبّر الإمام فدخل معه وهو فى القراءة ...... فإنّه يكبّر برای نفسه فی هذه الركعة حال مايقرأ الإمام . (الهندية : (۱/ ۱۵۱) كتاب الصلاة ، الباب السابع عشر : في صلاة العيدين ، ط: رشيديه)

الدر مع الرد : (۲/ ۱۷۴) كتاب الصلاة ، باب العيدين ط: سعيد .

البحر الرائق : (۲/ ۱۶۱) كتاب الصلاة ، باب العيدين ، ط: سعيد .

تکبیر نہ کہے بلکہ وہ امام کے ساتھ رکوع کرے، اور رکوع میں تکبیراتِ زوائد کہہ لے، اور ہاتھ نہ اٹھائے، پھر اس کے بعد رکوع کی تسبیح پڑھے۔[1]

مزید ”رکوع میں تکبیرات عید“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۱۴۴)

مقتدیوں کا انتظار کرنا

اگر عید کی نماز کا وقت پہلے سے متعین ہے تو متعینہ وقت پر ہی عید کی نماز کھڑی کر دینا چاہیے، ورنہ تاخیر کرنے کی صورت میں لوگ نماز کے لیے کم آئیں گے، یا بد ظن ہو جائیں گے۔

ہاں اگر کسی وجہ سے لوگ مقررہ وقت پر عید کی نماز کے لئے نہیں آسکیں تو اس صورت میں زوال سے پہلے پہلے تک نمازیوں کے آنے کا انتظار کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

اور اگر عید کی نماز کے لئے پہلے سے وقت متعین نہیں تو اس صورت میں لوگوں کے آنے کے لئے انتظار کرنے میں کوئی حرج نہیں۔[2]

---

(۱) ومن أدرک الإمام راكعا فى صلاة العيد فخشى ان يرفع رأسه يركع ويكبّر فى ركوعه. (البحر الرائق: (۲/۱٦۱) كتاب الصلاة، باب العيدين، ط: سعيد)

الهندية: (۱/۱۵۱) كتاب الصلاة، الباب السابع عشر: في صلاة العيدين، ط: رشيديه)

شامى: (۲/۱۷۴) كتاب الصلاة، باب العيدين، ط: سعيد.

ولو انتهى رجل إلى الإمام في الركوع في العيدين، فإنّه يكبر الافتتاح قائمًا، فإن أمكنه أن يأتى بالتكبيرات ويدرک الركوع فعل، ويكبر على رأى نفسه، وإن لم يمكنه ركع واشتغل بالتكبيرات ولايرفع يديه إذا أتى بتكبيرات العيد فى الركوع. (الهنديه: (۱/۱۵۱) كتاب الصلاة، الباب السابع عشر: في صلاة العيدين، ط: رشيديه)

شامى: (۲/۱۷۵) كتاب الصلاة، باب العيدين، ط:سعيد.

(۲) و وقتها من الارتفاع قدر رمح فلا تصح قبله ...... إلى الزوال باسقاط الغاية. (الدر مع الرد: (۲/ ۱۷۱) كتاب الصلاة، باب العيدين، ط: سعيد)

مراقي الفلاح مع الطحطاوي: (ص: ۵۳۲) كتاب الصلاة، باب أحكام العيدين، ط: قديمي.

الهندية: (۱/۱۵۰) كتاب الصلاة، الباب السابع عشر في صلاة العيدين، ط: رشيديه.

ملاقات

کسی مسلمان سے ملاقات کرنی ہوتو چہرے سے خوشی اور بشاشت کا اظہار کیا جائے۔[1]

منبر عیدگاہ لے جانا

عید کی نماز ادا کرنے کے لئے عیدگاہ جاتے وقت منبر ساتھ لے جانا سنت کے خلاف ہے، ہاں اگر عیدگاہ میں مستقل طور پر منبر نصب ہوتو اس میں کوئی مضائقہ نہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اونٹنی پر بیٹھ کر عید کا خطبہ دیا کرتے تھے، اس سے معلوم ہوا کہ عیدگاہ میں منبر کے بغیر خطبہ دینا جائز ہے، ورنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم منبر کے بغیر خطبہ نہ دیتے۔[2]

مہندی لگانا

عید اور بقرہ عید کے موقع پر عورتوں کے لئے اہتمام کے ساتھ مہندی لگانا نہ

(۱) وندب كونه من طريق آخر واظهار البشاشة . (الدر مع الرد : (۲/ ۱۶۹) كتاب الصلاة ، باب العيدين ، ط: سعيد)

ويظهر البشاشة في وجه من يلقاه من المؤمنين . (مراقى الفلاح مع الطحطاوي : (ص: ۵۳۰) كتاب الصلاة ، باب أحكام العيدين ، ط: قديمى)

البحر الرائق : (۲/ ۱۵۸) كتاب الصلاة ، باب العيدين ، ط: سعيد .

(۲) ولايخرج المنبر في العيدين ؛ لما روينا أنّ النّبي صلى اللّٰه عليه وسلم لم يفعل ذلك ، وقد صح أنّه كان يخطب في العيدين على ناقته . (بدائع الصنائع : (۱/ ۲۸۰) كتاب الصلاة ، فصل فيما يستحب في يوم العيد ، ط: سعيد)

المحيط البرهاني : (۲/ ۴۸۴) كتاب الصلاة ، الفصل السادس والعشرون في صلاة العيدين ، نوع آخر في بيان شرائطها ، ط: إدارة القرآن .

التاتارخانية : (۲/ ۶۱۲) كتاب الصلاة ، الفصل السادس والعشرون : في صلاة العيدين ، نوع آخر في بيان شرائطها ، ط: مكتبه زكريا ديوبند.

صرف جائز بلکہ ثواب کا کام ہے کیونکہ ازواج مطہرات عیدین کی راتوں میں مہندی لگاتی تھیں۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں کہ مجھے خبر ملی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویاں (عید کے ایام میں) عشاء کے بعد مہندی لگاتی تھیں۔ (۱)

حضرت طاؤس اپنی تمام عورتوں کو حکم دیتے تھے کہ وہ ہاتھ پیر میں مہندی لگائیں۔ (۲)

میٹھی چیز

عیدالفطر کی نماز کے لئے جانے سے پہلے طاق عدد میں کھجور کھانا، یا کوئی میٹھی چیز کھانا سنت ہے۔ (۳)

میدان میں عید کی نماز پڑھنا

''پارک میں عید کی نماز پڑھنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۸۰)

(۱، ۲) أنّ طاؤوسا كان لايدع جارية له سوداء ولا غيرها إلاّ أمرهنّ فيختضبن أيديهنّ وأرجلهنّ ليوم الفطر ويوم الأضحى، يقول يوم عيد، ...... عن ابن جريج قال: أخبرت أنّ أزواج النّبي صلى الله عليه وسلم كان يختضبن بعد العشاء الآخرة إلى الصبح. (المصنف لعبد الرزاق: (۳/۳۳۲، ۳۳۳) رقم الحديث: ۵۸۵۱، ۵۸۵۷، كتاب صلاة العيدين، باب الزينة يوم العيد، ط: المكتب الإسلامي)

(۳) وندب يوم الفطر ان يطعم...... اقتداء بالنّبي صلى الله عليه وسلم، ويستحب كون ذلك المطعوم حلوًا وأمّا مايفعله النّاس في زماننا من جمع التمر مع اللبن والفطر عليه فليس له أصل في السنة. (البحر: (۲/۱۵۸) كتاب الصلاة، باب العيدين، ط: سعيد، (۲/۲۷۷) ط: دار الكتب العلمية)

الدر مع الرد: (۲/۱۶۸) كتاب الصلاة، باب العيدين، ط: سعيد.

مراقي الفلاح: (ص: ۱۹۶) كتاب الصلاة، باب العيدين، ط: دار الكتب العلمية.

نشہ کی حالت میں عیدگاہ میں آئے

جو شخص نشہ کی حالت میں عیدگاہ میں آئے، اور لوگوں کو بدبو کی وجہ سے تکلیف ہو، تو ایسے شخص کو اگر لوگ نکالنا چاہیں تو نکال سکتے ہیں۔ (۱)

نفل نماز عید کے دن

''عید کے دن نوافل'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۲۰۱)

نماز شروع کرنے کے لیے انتظار کرنا

''انتظار کرنا نماز شروع کرنے کے لیے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۷۱)

نماز عید اور جنازہ جمع ہو جائیں

''عید کی نماز جنازہ کی نماز پر مقدم ہے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۱۷۸)

نماز عید دوبارہ پڑھنا

اگر کوئی شخص سعودی عرب میں عید کی نماز پڑھ کر ہوائی جہاز سے مثلاً پاکستان آیا اور اگلے دن پاکستان میں عید کی نماز ہو رہی ہے، تو مذکورہ شخص نفل نماز کی نیت سے

---

(۱) وأكل نحو ثوم و يمنع منه ، و كذا كل مؤذ ولو بلسانه (قوله : وأكل نحو ثوم) أي كبصل ونحوه مماله رائحة كريهة ؛ للحديث الصحيح في النهي عن قربان آكل الثوم والبصل المسجد، ولايختص بمسجده عليه الصلاة والسلام ، بل الكل سواء لرواية مساجدنا بالجمع ، ...... وأيضاً هنا علتان : أذى المسلمين وأذى الملائكة .... (الدر مع الرد : (۶۶۱/۱) كتاب الصلاة ، باب مايفسد الصلاة ، ومايكره فيها ، مطلب : في الغرس في المسجد ، ط: سعيد)

الحلبي الكبير : (ص: ۵۲۶) فصل : في أحكام المسجد ، ط: قديمي .

الطحطاوي على الدر : (۲۷۸/۱) ، كتاب الصلاة ، باب مايفسد الصلاة ، قبيل : باب الوتر والنوافل ، ط: رشيديه .

عید کی نماز میں شریک ہوسکتا ہے، یہ بلا کراہت جائز ہے۔

فتاویٰ سراجیہ میں ہے کہ جب کوئی شخص ایک شہر میں عید کی نماز پڑھ کر دوسرے دن دوسری جگہ پہنچا وہاں عید کی نماز ہورہی تھی اس میں شامل ہوکر دوبارہ عید کی نماز پڑھی تو نماز صحیح ہے، مکروہ نہیں ہے۔ (۱)

نمازِ عید دو جگہ پر پڑھنا

عید کی نماز ایک ہی جگہ پر پڑھنا ہی زیادہ بہتر ہے، تاہم عذر کی وجہ سے ایک سے زائد جگہ پر عید کی نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے، بلکہ اگر ایک جگہ پر عید کی نماز پڑھنے میں فتنہ وفساد کا خوف ہو تو الگ الگ جگہ پر پڑھنا ہی بہتر ہے تاکہ مسلمانوں میں انتشار نہ ہو۔ (۲)

---

(۱) إذا صلى العيد في بلدة ، ثم انتقل من الغد إلى قوم يصلون العيد بلدة اخرى ، فصلى معهم لم يكره. (الفتاوىٰ السراجية : (ص: ۱۸) كتاب الصلاة ، باب العيدين ، فصل ، ط: سعيد)

(۲) وتؤدى صلوة العيد بمصر واحد بمواضع كثيرة اتفاقا . (الدر مع الرد : (۱۷٦/۲) كتاب الصلاة ، باب العيدين ، ط: سعيد)

عن ابى اسحاق : " ان عليا رضى الله تعالىٰ عنه امر رجلا ، فصلى بضعفة النّاس يوم العيد فى المسجد ركعتين ". قال الشيخ ظفر احمد العثمانى رحمه الله تعالىٰ " وان نظرنا إلى انه لم يثبت مانع صريح من التعدد ، فالأظهر الجواز مطلقًا ، والعيد فيه سواء ، الا انه يستحب ان لاتؤدى بغير حاجة الا فى موضع واحد خروجا من الخلاف . (إعلاء السنن : (۹۰/۸) رقم الحديث : ۲۰۸۳ ، أبواب الجمعة ، باب تعدد الجمعة ، ط: إدارة القرآن)

وتجوز إقامة صلاة العيد فى موضعين ، وأمّا إقامتها فى ثلاثة مواضع ، فعند محمد رحمه الله تعالىٰ يجوز . (الهندية : (۱۳۹/۱) كتاب الصلاة ، الباب السابع عشر فى العيدين ، ط:رشيديه)

بدائع الصنائع : (۵۸۷/۱) كتاب الصلاة ، شرائط الجمعة ، ط: رشيديه .

يجوز تعدادها فى مصر واحد فى موضعين واكثر اتّفاقا . (البحر الرائق : (۲۸۳/۲) كتاب الصلاة ، باب العيدين ، ط: رشيديه ، و: (۱٦۲/۲) ط: سعيد)

نمازِ عید دوسرے دن

''عید کی نماز دوسرے دن'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۱۸۰)

نمازِ عید سے پہلے تکبیر تشریق پڑھانا

''عید کی نماز سے پہلے تکبیر تشریق پڑھانا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۱۸۲)

نمازِ عید کا وقت

''عید کی نماز کا وقت'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۱۸٤)

نمازِ عید کا وقت مقرر کرنے کا معیار

عید کی نماز کا وقت ایسا ہونا چاہیے کہ فجر کی نماز سے فارغ ہو کر مسنون طریقہ سے تیاری کر کے عیدگاہ پہنچ جائیں۔ (۱)

نمازِ عید کو مؤخر کرنا

''عید کی نماز کو مؤخر کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۱۸٤)

نمازِ عید کے بعد تکبیرات تشریق

عید الاضحیٰ کی نماز کے بعد تکبیرات تشریق بلند آواز سے کہنی چاہییں، اسی پر

---

(۱) و وقتها من ارتفاع الشمس إلى زوالها اما الابتداء فلأنه عليه السلام كان يصلي العيد والشمس على قيد رمح أو رمحين ...... واستفيد منه أنها لاتصح قبل ارتفاع الشمس بمعنى ؛ لأنه لاتكون صلاة عيد بل نفل محرم ...... ويستحب أن يكون خروجه بعد ارتفاع قدر رمح حتى لايحتاج إلى انتظار القوم . (البحر الرائق : (۱٦۰/۲) كتاب الصلاة ، باب العيدين ، ط: سعيد)

شامي : (۱۷۱/۲) كتاب الصلاة ، باب العيدين ، ط: سعيد .

مراقي الفلاح مع الطحطاوي: (ص: ۵۳۲) كتاب الصلاة ، باب أحكام العيدين ، ط: قديمي .

فتویٰ ہے۔ (۱)

نمازِ عید کے بعد دعا مانگنا

''دعا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص:۱۲۳)

نمازِ عید متعدد جگہوں پر

''شہر میں متعدد جگہ عید کی نماز'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص:۱۵۲)

نمازِ عید میں بعد میں شریک ہوا

☆ اگر امام نے عید کی نماز کی نیت باندھنے کے بعد ثناء پڑھ کر تین تکبیرات زوائد کہہ کر قراءت شروع کی، اس کے بعد ایک آدمی آیا اور وہ نیت باندھ کر جماعت میں شریک ہوا، تو وہ تکبیرِ تحریمہ کے بعد فوراً تکبیراتِ زوائد کہے، پھر اس کے بعد ہاتھ باندھ کر خاموش کھڑا رہے، اور باقی نماز امام کے ساتھ مکمل کرے۔ (۲)

☆ اور اگر دوسری رکعت میں شریک ہوا تو امام کے سلام پھیرنے کے بعد

---

(۱) (قوله : عقب كل فرض ، عيني) شمل الجمعة و خرج به الواجب كالوتر والعيدين والنفل وعند البلخيون يكبرون عقب صلوٰة العيد لأدائها بجماعة كالجمعة ، وعليه توارث المسلمين ، فوجب اتباعه ...... ولا بأس به عقب العيد ؛ لأنّ المسلمين توارثوه ، فوجب اتباعهم وعليه البلخيون . (الدر مع الرد : (۲/۱۷۹، ۱۸۰) كتاب الصلاة ، باب العيدين ، ط: سعيد)

ولو كبّر على أثر صلاة العيد ، لا بأس به ؛ لأنّ المسلمين توارثوا هكذا ، فوجب ان يتبع توارث المسلمين . (البحر الرائق :(۲/۱۶۵) كتاب الصلاة ، باب الجمعة ، ط: سعيد)

إعلاء السنن: (۸/۱۴۹) أبواب العيدين، باب التكبيرات التشريق وأنّها لاتجب الخ، ط: إدارة القرآن.

(۲) (ولو ادرک) المؤتم (والإمام في القيام) بعد ما كبر (كبر) في الحال .... (الدر مع الرد: (۲/ ۱۷۳، ۱۷۴) كتاب الصلاة ، باب العيدين ، ط: سعيد)

الهندية : (۱/ ۱۵۱) كتاب الصلاة ، الباب السابع عشر : في صلاة العيدين ، ط: رشيديه .

البحر الرائق : (۲/ ۱۶۱) كتاب الصلاة ، باب العيدين ، ط: سعيد .

فوت ہونے والی رکعت ادا کرنے کے لیے کھڑا ہو جائے، اور ثناء، تعوذ، تسمیہ، اور سورۂ فاتحہ پڑھے، "ولا الضالین" کے بعد آمین کہے، پھر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر کوئی سورت ملائے، پھر رکوع سے پہلے تین تکبیریں زائد کہے، پھر رکوع میں جائے، اور بقیہ نماز اپنے طریقہ سے پوری کرے۔ (۱)

نمازِ عید میں سہو کا حکم

"عید کی نماز میں سہو سجدہ نہیں" عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص:۱۹۲)

نمازِ عید نہیں ملی

"عید کی نماز نہیں ملی" عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص:۱۹٤)

نمازِ عید واجب کی نیت سے پڑھے

"عید کی نماز نفل کی نیت سے پڑھنا" عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص:۱۹۳)

نمازِ عیدین کے واجبات

"واجبات" عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص:۲٤۹)

نمازی خطبہ کے دوران بلند آواز سے تکبیر نہ کہیں

"خطبہ کے دوران لوگوں کا تکبیر کہنا" عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص:۱۲٦)

---

(۱) ولو سبق بركعة ثم يكبر لئلا يتوالى التكبير . (قوله : لئلا يتوالى التكبير) أي لأنه إذا كبر قبل القراءة وقد كبر مع الإمام بعد القراءة لزم توالى التكبيرات في الركعتين —— ولم يقل به أحد من الصحابة . (الدر مع الرد : (۱۸۳/۲) كتاب الصلاة ، باب العيدين ، ط: سعيد)

التاتارخانية : (۹۵/۲) كتاب الصلاة ، الفصل السادس والعشرون : في صلاة العيدين ، ط: إدارة القرآن.

الهندية : (۱۵۱/۱) كتاب الصلاة ، الباب السابع عشر : في صلاة العيدين ، ط: رشيديه .

نمازیوں کا انتظار کرنا

۱۔ سال میں عید کی نماز کے دو مواقع آتے ہیں کہ بے نمازی بھی اس میں شرکت کرتے ہیں، ضعیف، بیمار اور معذور بھی ہوتے ہیں، عید کی نماز فوت ہوگئی تو بڑی برکتوں سے محروم رہیں گے، لہٰذا امام اور حاضرین کو چاہیے کہ عجلت نہ کریں، مقررہ وقت کے بعد بھی پانچ سات منٹ ٹھہر کر نماز شروع کریں۔

البتہ جو لوگ آخری وقت میں آنے کے عادی ہیں اور ان کو حاضرین کی تکلیف کا احساس نہیں ہے اور اپنی نماز کی بھی فکر نہیں ہے، اس طرح اپنا انتظار کراتے ہیں، ایسے غافل، کاہل، اور سست لوگوں کا انتظار کرنا مناسب نہیں۔ (۱)

نمکین اشیاء

عید الفطر کی نماز کے لئے جانے سے پہلے طاق عدد کھجور یا کوئی میٹھی چیز کھانا سنت ہے، بعض علاقوں میں عید الفطر کے دن نمکین اشیاء بنانے کا رواج ہے، یہ سنت سے ثابت نہیں ہے، مگر ناجائز بھی نہیں ہے، اس لئے میٹھی چیز بنانے کو ترجیح دینی چاہیے۔ (۲)

---

(۱) ویستحب ان یکون خروجه بعد ارتفاع قدر رمح حتی لایحتاج إلی انتظار القوم، وفی عید الفطر یؤخر الخروج قلیلا کتب النبیّ ﷺ إلی عمرو بن حزم عجل الاضحی و اخر الفطر ....

(البحر الرائق: (۲/۱٦۰) کتاب الصلاة، باب العیدین، ط: سعید)

الدر مع الرد: (۲/۱۷۱) کتاب الصلاة، باب العیدین، ط: سعید.

مراقی الفلاح مع الطحطاوي: (ص: ۵۳۲) کتاب الصلاة، باب أحکام العیدین، ط: قدیمی

نمکین اشیاء

(۲) وندب یوم الفطر ان یطعم...... اقتداء بالنّبي صلی الله علیه وسلم، ویستحب کون ذلک المطعوم حلوًا وأمّا مایفعله النّاس في زماننا من جمع التمر مع اللبن والفطر علیه فلیس له أصل في السنة.

(البحر: (۲/۱۵۸) کتاب الصلاة، باب العیدین، ط: سعید، (۲/۲۷۷) ط: دار الکتب العلمیة)

الدر مع الرد: (۲/۱٦۸) کتاب الصلاة، باب العیدین، ط: سعید.=

نواب کا نام لینا خطبہ میں

''خطبہ میں نواب کا نام لینا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۱۳۰)

نہی عن المنکر کرنا خطبہ کے دوران

''خطبہ کے دوران نہی عن المنکر کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۱۲۷)

نیا جوڑا

عید کے موقع پر ہر سال نیا جوڑا بنانا سنت نہیں ہے، اس لئے اس کو لازم نہ سمجھیں، البتہ عید کے دن عمدہ سے عمدہ اور بہتر سے بہتر لباس پہننا چاہیے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر سال نیا جوڑا نہیں سلواتے تھے، بلکہ ایک عمدہ جوڑا رکھا رہتا جسے عیدین میں استعمال فرماتے تھے۔ (۱)

= مراقي الفلاح : (ص: ۱۹٦) كتاب الصلاة ، باب العيدين ، ط: دار الكتب العلمية .

(۱) عن أبي جعفر عن جابر أنّ رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يلبس بردة الأحمر في العيدين والجمعة ...... ثنا جعفر بن محمد عن أبيه عن جده أنّ النّبي صلى الله عليه وسلم كان يلبس بردة حبرة في كل عيد . (السنن الكبرىٰ : (۳/ ۲۸۰) كتاب صلاة العيدين ، باب الزينة للعيد، ط: دائرة المعارف النظامية هند)

مجمع الزوائد : (۲/ ۱۹۸) رقم الحديث : ۳۲۰۸ ، أبواب صلاة العيدين ، باب اللباس يوم العيد ، ط: مكتبة القدسي قاهره .

تلخيص الحبير : (۲/ ۱۹۲ ، ۱۹۳) كتاب صلاة العيدين ، ط: دار الكتب العلمية .

و

واجبات

عید کی نماز کے سارے احکام بقیہ نمازوں کی طرح ہیں، البتہ چند احکامات ایسے ہیں جو عام نمازوں سے زائد ہیں اور وہ یہ ہیں:

۱۔ عیدین کی نماز میں جماعت ضروری ہے، اور کم سے کم امام اور مقتدی دو آدمی کافی ہیں۔ [۱]

۲۔ عیدین کی نماز میں بلند آواز سے قراءت کرنا ضروری ہے۔

۳۔ عیدین کی نماز میں ہر رکعت کے اندر تین تکبیرات زوائد کہنا واجب ہے۔ [۲]

وضو کے بغیر عید الاضحیٰ کی نماز پڑھی قربانی کا کیا ہوگا؟

اگر امام نے عید الاضحیٰ کی نماز پڑھادی، اس کے بعد بعض لوگوں نے قربانی کرلی، زوال کے بعد معلوم ہوا کہ امام صاحب نے عید کی نماز وضو کے بغیر پڑھادی ہے، اس صورت میں جن لوگوں نے قربانی کرلی ہے، ان کی قربانی درست ہوگئی، مگر اگلے دن اشراق کا وقت ہونے کے بعد زوال سے پہلے پہلے عید کی نماز دوبارہ ادا کریں اور اگر زوال سے پہلے معلوم ہوگیا تھا کہ امام نے بے وضو

---

(۱) الحنفية قالوا: صلاة العيدين واجبة في الأصح ...... ويستثنى أيضًا عدد الجماعة فإن الجماعة في صلاة العيد تتحق بواحد مع الإمام. (كتاب الفقه على المذاهب الأربعة: (۱/ ۳۴۵) دليل مشروعية صلاة العيدين، مباحث صلاة العيدين، ط: دار إحياء التراث العربي، بيروت)

(۲) صلاة العيد، لها حكم سائر الصلوات المشروعة؛ فيجب ويفرض فيها كل ما يجب ويفرض في الصلوات الأخرى ويجب فيها زيادة على ذلك مايلي، أوّلاً: أن تؤدى في جماعة وهو قول الحنفية والحنابلة، ثانياً: الجهر بالقراءة فيها ...... ثالثًا: أن يكبر المصلي ثلاث تكبيرات زوائد...... (الموسوعة الفقهية الكويتية: (۲۷/ ۲۴۵، ۲۴۶) حرف الصاد، صلاة العيدين، كيفية أدائها، ط: دار الصفوة مصر)

نماز پڑھادی ہے اس کے باوجود عید کی نماز پڑھے بغیر زوال سے پہلے قربانی کی تو وہ قربانی صحیح نہیں ہوگی۔ (۱)

یہ مسئلہ ان علاقوں کے لئے ہے جہاں عید کی نماز صرف ایک جگہ پر ہوتی ہے، اور اگر کراچی شہر کی مانند بہت ساری جگہوں میں عید کی نماز ہوتی ہے تو پورے شہر میں کہیں بھی عید کی نماز ہو جائے تو اس کے بعد قربانی کرنے سے قربانی ہو جائے گی، لہٰذا اس جیسے شہر میں قربانی صحیح ہوئی یا نہیں اس بات کی فکر کرنے کی ضرورت نہیں، بہر حال قربانی ہو جائے گی۔

250 وضو کے بغیر عید کی نماز پڑھادی

اگر امام نے عید کی نماز پڑھادی، نماز پڑھانے کے بعد معلوم ہوا کہ امام کا وضو نہیں تھا، تو ایسی صورت میں اگر فوری طور پر معلوم ہو جائے اور لوگ بھی ابھی تک موجود ہیں، تو امام صاحب وضو کر کے دوبارہ عید کی نماز پڑھادیں، اور اگر وضو نہ ہونے کی بات فوری طور پر معلوم نہیں ہوئی اور لوگوں کے عیدگاہ سے واپس جانے

---

(۱) إمام صلى بالنّاس صلاة العيد يوم الفطر على غير وضوء، وعلم بذلك قبل الزوال أعاد الصلاة، وإن علم بعد الزوال خرج من الغد وصلى، وإن لم يعلم حتى زالت الشمس من الغد لم يخرج وإن كان ذلك في عيد الأضحى فعلم بعد الزوال، وقد ذبح النّاس جاز ذبح من ذبح، ويخرج من الغد ويصلي، وكذا ان علم في اليوم الثاني صلى بالنّاس مالم تزل الشمس، فإن زالت يخرج من الغد ويصلي مالم تزل الشمس، فإن علم بعد ما زالت في اليوم الثالث لايصلي بعد ذلك، فإن علم يوم النحر قبل الزوال فادى النّاس بالصلاه، وجاز ذبح من ذبح قبل العلم، ومن ذبح بعد العلم لايجوز ذبحه حتى تزول الشمس، كذا في فتاوىٰ قاضيخان. (الفتاوىٰ الهندية: (۱/۱۵۲) قبل: الباب الثامن عشر في صلاة الكسوف، ط: رشيديه)

فتاوىٰ قاضيخان على هامش الهندية: (۱/۱۸۵) باب صلاة العيدين وتكبيرات أيام التشريق، ط: رشيديه.

المحيط البرهاني: (۶/۸۹) كتاب الأضحية، الفصل الثالث: في وقت الأضحية، ط: دار الكتب العلمية.

کے بعد معلوم ہوا اور لوگوں کو دوبارہ واپس لانا مشکل ہے تو یہ کہا جائے گا کہ عید کی نماز ہوگئی۔[1]

وضو نہیں اور عید کی نماز شروع ہوگئی

اگر کوئی شخص ایسے وقت عید گاہ پہنچا کہ عید کی نماز ہو رہی ہے، اور وہ بے وضو ہے، تو اگر اس کو ظن غالب ہو کہ وضو کے بعد نماز کا کوئی حصہ مل جائے گا تو وضو کر کے نماز میں شریک ہو جائے، ورنہ تیمم کر کے نماز میں شریک ہو جائے۔

واضح رہے کہ یہ حکم پانچ وقت کی نماز کے لیے نہیں ہے۔[2]

وقفہ عیدین کی تکبیروں کے درمیان

"تکبیر زائد کے درمیان وقفہ" عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص:۹۶)

---

(۱) (قوله: بعذر كمطر)...... امام صلى العيد على غير وضوء ، ثم علم بذلك قبل أن يتفرق النّاس توضأ ويعيدون وإن تفرق النّاس لم يعد بهم، وجازت صلاتهم صيانة للمسلمين وأعمالهم. (شامي: (۱۷٦/۲) كتاب الصلاة، باب العيدين، مطلب أمر الخليفة لايبقى بعد موته، ط: سعيد)

المحيط البرهاني : (۱۱۳/۲) كتاب الصلاة ، الفصل السادس والعشرون في صلاة العيدين ، ط: دار الكتب العلمية .

بدائع الصنائع: (۷۳/۵) كتاب التضحية، فصل: وأمّا شرائط جواز إقامة الواجب، ط: سعيد.

(۲) وإذا أحدث الرجل في الجبانة وخاف إن رجع إلى الكوفة ليتوضأ تفوته الصلاة ، وهو لايجد الماء فإن كان قبل الشروع في الصلاة ، يتيمم ويصلى مع النّاس ، ومن أصحابنا رحمهم اللّٰه من قال : هذا في جبانة الكوفة ؛ لأنّ الماء بعيد ، أمّا في ديارنا الماء محيط بالمصلى فينبغي أن لا يجوز التيمم ، قال شمس الأئمة السرخسي : والصحيح أنّه متى خاف الفوت يجوز له التيمم في أي موضع كان ، وفي الخانية بلا خالف .... (التاتارخانية : (۱۰۰/۱) كتاب الصلاة ، الفصل السادس والعشرون : في صلاة العيدين ، المتفرقات ، ط: إدارة القرآن)

المبسوط للسرخسي : (۷۱/۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة العيدين ، ط: دار الفكر .

المحيط البرهاني : (۲۲۹/۲) كتاب الصلاة ، الفصل السادس والعشرون : في صلاة العيدين ، ط: دار إحياء التراث العربي .

ہاتھ اٹھانا تکبیر زوائد میں

''تکبیر زائدہ میں ہاتھ اٹھانا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(ص:۹۵)

ہر محلہ میں الگ الگ عید کی نماز

''عید کی نماز دو جگہ پر پڑھنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(ص:۱۷۹)

ہوائی جہاز میں عید کی نماز کا حکم

''پانی کے جہاز میں عید کی نماز کا حکم'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(ص:۸۱)

عیدین کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا

حضرت شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مسلمانوں کی خوشی اور مسرت کا دن جاہلیت کے زمانہ کی طرح صرف لہو لعب، کھیل کود نہیں بن سکتا تھا بلکہ ملت ابراہیمی کے شعائر اور مذہبی نشانوں کو زندہ رکھنے، اور اللہ کے دین کی سربلندی اور اطاعت و فرمانبرداری کے جذبہ کو پروان چڑھانے کے لیے مسلمانوں کے خوشی کے دن میں دو رکعت عید کی نماز مقرر کی گئی، جس میں اس حقیقت کو واضح کرتا ہے کہ خوشی کی انتہا یہی ہے کہ بندہ کی پیشانی اپنے خالق و مالک کے سامنے سجدہ ریز ہو جائے، اور وہ صدقۂ فطر اور قربانی جیسے احکام کے ذریعے اپنے مسلمان بھائیوں سے اپنی محبت اور ہمدردی کا اظہار کرے۔ (حجۃ اللہ البالغہ، ج:۲، ص:۳۰)

غرض کہ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی نماز شہر، فنائے شہر، قصبہ اور بڑے گاؤں میں رہنے والے عاقل و بالغ مردوں پر واجب ہے، اور یہ عید الفطر چونکہ سال میں صرف ایک دفعہ آتی ہے اس لئے اس کے مسائل عام طور پر ذہن میں موجود نہیں ہوتے، اور ضروری مسائل یکجا موجود نہ ہونے کی وجہ سے فوری طور پر مراجعت کرنا اتنا آسان بھی نہیں ہوتا اس لئے بندہ نے عیدین کے ضروری مسائل کو حروف تہجی کی ترتیب سے مرتب کیا ہے تاکہ مراجعت میں آسانی ہو، اور کم وقت میں مطلوبہ مسئلہ تک پہنچنا آسان ہو۔